

اردو

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم
کے آخری تین
پاروں کی تفسیر

مسلمان کے لیے اہم
احکام و مسائل

www.tafseer.info

ISBN : 978-9960-59-085-1



1053705 110024

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

تَقْسِيمِ
العَشْرِ الْاٰخِرِ
من القرآن الكريم

مقدمہ

الحمد لله والصلاة والسلام على سيدنا و نبينا رسول الله ... اما بعد:

میرے اسلامی بھائیو اور بہنو!۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے اوپر چار مسائل کا سیکھنا واجب ہے: پہلا مسئلہ: علم: اس سے مراد اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی معرفت، اس کے نبی ﷺ کی معرفت اور دین اسلام کی معرفت ہے۔ کیونکہ بلا علم و معرفت اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا جائز نہیں ہے، اور جو شخص ایسا کرتا ہے اس کا انجام ضلالت و گمراہی ہے، اور ایسا کرنے میں وہ عیسائیوں کی مشابہت اختیار کر رہا ہے۔

دوسرا: عمل: جس شخص نے علم حاصل کیا اور عمل نہیں کیا، اس نے یہودیوں کی مشابہت اختیار کی، کیونکہ انہوں نے علم حاصل کیا اور عمل نہیں کیا، اور شیطان کے منجملہ حیلوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ انسان کے ذہن میں یہ وہم ڈالتے ہوئے اسے علم سے متنفر کرتا ہے کہ وہ ایسی صورت میں اپنی ناطقہ کی وجہ سے اللہ کے ہاں معذور سمجھا جائے گا، حالانکہ اسے نہیں معلوم کہ جس شخص کے لیے علم حاصل کرنا ممکن ہے پھر بھی اس نے علم حاصل نہیں کیا تو اس پر حجت قائم ہوگی، اور یہی جیلہ قوم نوح کا بھی تھا جس وقت: ﴿انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کچھروں کو اوڑھ لیا﴾ تاکہ ان پر حجت قائم نہ ہو۔

تیسرا: دعوت: کیونکہ علماء اور دعاۃ ہی انبیاء نے کرام کے وارث ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر لعنت فرمائی ہے، کیونکہ وہ: ﴿آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے، جو کچھ بھی یہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا﴾ دعوت اور تعلیم فرض کفایہ ہیں، اگر اسے اتنے لوگ انجام دیتے ہیں جو کافی ہیں تو کوئی بھی گنہگار نہیں ہوگا، اور اگر سبھی لوگ اسے چھوڑ دیتے ہیں، تو سب کے سب گنہگار ہوں گے۔

چوتھا: ایذا رسانی پر صبر کرنا: یعنی علم حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے کی راہ میں پیش آنے والی ایذا و تکلیف پر صبر کرنا۔

جہالت و ناواقفیت کو ختم کرنے میں حصہ لیتے ہوئے اور واجب علم کے حصول کو آسان بنانے کے لیے، ہم نے اس مختصر کتاب میں بعض ان شرعی علوم کو جمع کیا ہے جن سے کفایت حاصل ہوتی ہے، ساتھ ہی ساتھ قرآن قریم کے آخری تین پاروں کے معانی کا ترجمہ بھی شامل کتاب کر دیا گیا ہے؛ کیونکہ بارہا ان کا اعادہ و تکرار ہوتا رہتا ہے، اور سب نہیں سمجھتا ہی سہی۔

ہم نے اس کتاب میں اختصار کو مد نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ سے صحیح طور پر ثابت امور کا اہتمام کیا ہے، ہم کمال کو پہنچنے کا دعویٰ نہیں کرتے کیونکہ کمال کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے مخصوص فرمایا ہے، بلکہ یہ ایک کم مایہ کی کوشش ہے، اگر یہ درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے، اور اگر غلط ہے تو یہ ہمارے نفس اور شیطان کی طرف سے ہے، اور اللہ اور اس کے رسول اس سے بری الذمہ ہیں، اور اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو ہا مقصد تعمیری فقہ کے ذریعہ ہمیں ہمارے محبوب و ناقص سے آگاہ فرمائے۔

ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ اس کی کتاب کی ترتیب و تیاری، اس کی طباعت و تقسیم اور اس کی قراءت و تعلیم میں حصہ لینے والے ہر شخص کو بہترین بدلہ عطا فرمائے، اسے ان کی طرف سے قبول فرمائے اور ان کے اجر و ثواب کو دو چند کرے۔

اللہ ہی سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ درود و سلام نازل فرمائے ہمارے سردار و نبی محمد ﷺ، اور آپ کے سبھی آل و اصحاب پر۔

عالم اسلام کے متعدد علمائے کرام اور طلبہ علم نے اس کتاب کی سفارش کی ہے اور اسے سراہا ہے۔

یہ کتاب مفت تقسیم کی جاتی ہے، اس کی فروخت جائز نہیں۔

مزید معلومات، یا اس کتاب کی فرمائش کرنے کے لیے رابطہ کریں: سائٹ: www.tafseer.info ای میل: urd@tafseer.info

فہرست مضامین

0	1. مقدمہ
2	2. قرآن کریم پڑھنے کی فضیلت
4	3. قرآن کریم کے آخری تین پاروں کی تفسیر
64	4. مسلمان کی زندگی سے متعلق اہم سوالات
67	5. جس نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کی جانچ پڑتال کی وہ انہیں جمع کرنے پر قادر ہوا۔ اور اسماء یہ ہیں
82	6. دل سے متعلق اعمال کا بیان
93	7. ایک سنجیدہ مکالمہ
110	8. لا الہ الا اللہ کی شہادت
112	9. محمد رسول اللہ کی شہادت
114	10. طہارت کے احکام
118	11. عورتوں کے فطری خون (حیض اور استحاضہ اور نفاس) کے احکام
122	12. اسلام میں عورت کے احکام
124	13. نماز
130	14. زکوٰۃ
133	15. روزہ
136	16. حج و عمرہ
140	17. مختلف فوائد
145	18. شرعی دم (جھاڑ پھونک)
152	19. دعاء
154	20. وہ اہم دعائیں جنہیں یاد کر لینا چاہیے
158	21. نفع بخش تجارت
159	22. صبح و شام کے یومیہ اذکار
162	23. ایسے اذکار اور اعمال جن کے بارے میں اجر عظیم وارد ہے
169	24. بعض ایسے کام جن کے ارتکاب سے روکا گیا ہے
173	25. سفرنامہ آخرت
	26. کیفیت وضو
	27. کیفیت نماز
	28. علم، عمل کا متقاضی ہے

قرآن کریم پڑھنے کی فضیلت

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے، اسے دیگر کلام پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جیسے اللہ کو اس کی تمام مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے، اور اس کی تلاوت زبان سے جاری ہونے والی سب سے افضل چیز ہے۔

■ قرآن کریم کی تعلیم و تعلم اور تلاوت کے بہت زیادہ فضائل ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

* قرآن کی تعلیم کا اجر: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" (ترمذی)

* تلاوت قرآن کا اجر: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے اللہ کی کتاب کا ایک حرف پڑھا، تو اس کے لیے اس کے بدلے ایک نیکی ہے، اور نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔" (ترمذی)

* قرآن کی تعلیم حاصل کرنے، اسے حفظ کرنے اور اس کی تلاوت میں مہارت پیدا کرنے کی فضیلت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: "اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے درناخالیکہ وہ اس کا محافظ ہے، وہ اللہ کے نیکو کار بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے، اور اس شخص کی مثال جو قرآن کو پڑھتا اور اسے دہراتا رہتا ہے درناخالیکہ وہ اس پر شاق گذرتا ہے، اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔" (ترمذی و مسلم)

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: "صاحب قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور (جنت کی سیرھیوں پر) چڑھتا جا، اور اسی طرح ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح کہ تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتا تھا، کیونکہ تیرا مقام اس آیت کے پاس ہے جہے تو سب سے آخر میں پڑھے گا۔" (ترمذی)

خطابی کہتے ہیں: اثر میں آیا ہے کہ قرآن کی آیتوں کی تعداد جنت کی سیرھیوں کے برابر ہے، چنانچہ قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: جس قدر تو قرآن کی آیتیں پڑھا کرتا تھا اسی کے بقدر سیرھیوں پر پڑھتا جا، لہذا جس نے مکمل قرآن کی تلاوت کی، وہ آخرت میں جنت کی سب سے آخری سیرھی پر قابض ہوگا، اور جس نے اس کا ایک حصہ پڑھا وہ اسی کے مقدار میں سیرھی پر پڑھے گا، پس ثواب کا آخری حد تلاوت قرآن کی آخری حد ہے۔"

* جس شخص کے بچے نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اس کا اجر: ارشاد نبوی ﷺ ہے: "جس نے قرآن پڑھا، اس کی تعلیم حاصل کی اور اس پر عمل پیرا ہوا، اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوگی، نیز اس کے والدین کو ایسا جوڑا پہنایا جائے گا جس کے سامنے پوری دنیا بھی بیچ ہوگی، وہ دونوں کہیں گے: ہمیں یہ کس صلے میں پہنایا گیا ہے؟ جواب دیا جائے گا: تم دونوں کے بچے کے قرآن سیکھنے کے صلے میں۔" (ماک)

* آخرت میں قرآن کی صاحب قرآن کے حق میں شفاعت: فرمان نبوی ﷺ ہے: "قرآن کی تلاوت کرو، کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔" (مسلم)

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: "روزہ اور قرآن، روز قیامت بندہ کے لیے شفاعت کریں گے۔۔۔" (احمد ماک)

* قرآن کریم کی تلاوت اور اس کا مذاکرہ کرنے کے لیے اکٹھا ہونے کا اجر: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو لوگ بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور آپس میں اس کا مذاکرہ کرتے ہیں، تو

ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت الہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتا ہے۔" (ابوداؤد)

■ **تلاوت قرآن کریم کے آداب:** حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کے آداب ذکر کیے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: باوضو ہو کر قرآن کو چھوا اور پڑھا جائے، تلاوت سے پیشتر مواک کیا جائے، بہترین لباس پہنا جائے، قبلہ کا رخ کیا جائے، جاہی آنے پر تلاوت بند کر دیا جائے، تلاوت کے دوران بلا ضرورت ہاتھ چیت نہ کی جائے، تلاوت کے وقت ذہن و دماغ حاضر رہنا چاہیے، وعدے کی آیت پر توقف کر کے اس کا سوال کیا جائے، اور وعید کی آیت پر رک کر اس سے پناہ مانگی جائے، مصحف کو کھول کر نہ رکھے اور نہ اس کے اوپر کوئی چیز رکھے، قرآن کی تلاوت کرنے والے آپس میں ایک دوسرے پر قراءت کی آواز بلند نہ کریں، بازاروں اور شور و غل کی جگہوں پر قرآن کی تلاوت نہ کی جائے۔

■ **قرآن کو کیسے پڑھا جائے؟** انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی تلاوت کی بابت دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ: "آپ ﷺ مد کیا کرتے تھے (تلاوت کرتے وقت آواز کو کھینچتے تھے)، جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تو: بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے، الرحمن کو کھینچ کر پڑھتے اور الرحیم کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔" (بخاری)

■ **تلاوت قرآن کے اجر کی کئی گنا بڑھوتری:** جو شخص بھی خلوص و لبیت کے ساتھ قرآن پڑھتا ہے وہ اجر کا مستحق ہے، لیکن یہ اجر حاضر ذہنی، تدبر، اور سمجھ کر پڑھنے سے کئی گنا بڑھ جاتا ہے؛ چنانچہ ایک حرف پر دس نیکیوں سے لے کر ساٹھ سو گنا تک اجر ملتا ہے۔

■ **شب روز میں تلاوت کی مقدار:** نبی کریم ﷺ کے صحابہ اپنے لیے ہر روز قرآن کی تلاوت کا ایک حصہ مقرر کر لیتے تھے، اور ان میں سے کسی ایک نے بھی ساٹھ دن سے کم میں قرآن ختم کرنے پر مداومت نہیں کی، بلکہ تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنے سے ممانعت آئی ہے۔

لہذا میرے معزز بھائی! آپ اپنا وقت قرآن کی تلاوت میں گزارنے کے حریص بنیں، اور اپنے لیے روزانہ تلاوت کی ایک مقدار مقرر کر لیں جسے کسی بھی حالت میں نہ چھوڑیں، ہمیشگی کے ساتھ کیا جانے والا تھوڑا ہی عمل نافع کر کے کیے جانے والے زیادہ عمل سے بہتر ہے۔ اگر آپ غافل ہو جائیں یا سوجائیں تو اگلے دن اس کی تہنہ کر لیں، فرمان نبوی ﷺ ہے: "جو شخص اپنے حزب (یعنی یومیہ مقدار تلاوت) یا اس کے کچھ حصے سے سولگیا، پھر اسے فجر اور ظہر کی نماز کے مابین پڑھ لیا تو وہ اس کے لیے ویسے ہی لکھا جائے گا گویا اس نے اسے رات کے حصے میں پڑھا ہے۔" (مسلم) نیز آپ ان لوگوں میں سے نہ بنیں جنہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا اور فراموش کر دیا خواہ وہ چھوڑنا کسی بھی قسم کا ہو، بیسے اس کی تلاوت، یا اسے ترتیل کے ساتھ پڑھنا، یا اس میں تدبر کرنا، یا اس پر عمل کرنا، یا اس کے ذریعہ شفا یابی طلب کرنا چھوڑ دینا۔



سُورَةُ الْفَاتِحَةِ

سورہ فاتحہ مکی ہے، اس میں سات آیتیں ہیں۔

- ۱) اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
- ۲) سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جانوں کا پالنے والا ہے۔
- ۳) بڑا مہربان نہایت رحم والا۔
- ۴) بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔
- ۵) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔
- ۶) ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔
- ۷) ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔

رُكُوعًا 3

آيَاتًا 22

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ

58 مَكِّيَّةٌ 105

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ط

(اے نبی! سنیے اللہ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کی بات سن لی جو اپنے خاوند (اوس بن حسان) کے متعلق آپ سے جھگڑ رہی تھی اور وہ اللہ کی طرف

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ① الَّذِينَ يُظْهِرُونَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ ط إِنَّ

شکایت کر رہی تھی، اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا، بے شک اللہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے ① تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے

أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا إِلَىٰ وَالِدِهِمْ وَلِدَتُهُمْ ط وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ② وَالَّذِينَ يُظْهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ

”ظہار“ کرتے ہیں، وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا اور بے شک وہ ناگوار بات اور جھوٹ کہتے ہیں اور بے شک

رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَّسَا ط ذَلِكُمْ تُوعِظُونَ بِهِ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ③ فَمَنْ

گردن آزاد کرنی ہے، اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے کو چھوئیں، اس (حکم) کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ (اس سے) خوب باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو ③

لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَّسَا ط فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاطْعَامُ سِتِّينَ

پھر جو شخص نہ پائے (غلام) تو دو ماہ کے لگاتار روزے (کھنے) ہیں اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے کو چھوئیں، پھر جو شخص (اس کی) استطاعت نہ رکھتا ہو

مَسْكِينًا ط ذَلِكُمْ لِيُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ط وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ط وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ④

تو سائے مسکینوں کو کھانا دینا ہے۔ یہ (حکم) اس لیے ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، اور کافروں کے لیے نہایت دردناک عذاب ہے ④

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادِّثُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كَبُتُوا كَمَا كُتِبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے وہ لوگ ذلیل کیے گئے جو ان سے پہلے تھے، اور حقیقتاً ہم نے

بَيِّنَاتٍ ط وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ⑤ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَبِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ط أَحْصَاهُ

واضح آیات اتاری ہیں، اور کافروں کے لیے رسوا کن عذاب ہے ⑤ جس دن اللہ ان سب کو اکٹھا کرے گا (زندہ کرے گا)، پھر ان کو جتنا گناہوں نے

اللَّهُ وَنَسُوهُ ط وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ⑥ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي

عمل کیے۔ اللہ نے ان کو گن رکھا ہے جبکہ وہ انہیں بھول گئے، اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے ⑥ (اے نبی!) کیا آپ نے نہیں دیکھا بے شک اللہ جانتا ہے جو

الْأَرْضِ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا آدْنَىٰ مِنْ

کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تین (افراد) کی کوئی سرگوشی نہیں ہوتی، مگر وہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ آدمیوں کی، مگر وہ ان

ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ آيِنٌ مَا كَانُوا ط ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط إِنَّ اللَّهَ

میں چھتا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ، مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، جہاں کہیں بھی وہ ہوں، پھر وہ روز قیامت انہیں جنائے گا جو انہوں نے عمل کیے تھے، بے شک اللہ

میں چھتا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ، مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، جہاں کہیں بھی وہ ہوں، پھر وہ روز قیامت انہیں جنائے گا جو انہوں نے عمل کیے تھے، بے شک اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهِ ⑦ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ التَّجْوِي ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَبَّجُونَ

برہیز کو خوب جانتا ہے ⑦ کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں سرگوشیاں کرنے سے روکا گیا تھا، پھر وہ اس چیز کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انہیں روکا گیا تھا، اور وہ

بِأَلْسِنَتِهِمُ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ ⑧

گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں۔ اور جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو اس (سجے) کے ساتھ سلام کہتے ہیں کہ اللہ نے اس کے ساتھ آپ کو

وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ط حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۖ يَصَلُّونَهَا فَيَمُتُونَ بِهَا ⑧

(کبھی) سلام نہیں کہا، اور وہ اپنے دل میں کہتے ہیں: اللہ میں اس کی وجہ سے کیوں عذاب نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں؟ ان کے لیے جہنم کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے، پس وہ برا حکم مانے ⑧

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَلْسِنَةِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ

اے ایمان والو! جب تم سرگوشیاں کرو، تو گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں مت کرو، اور تم نیکی اور تقویٰ

وَتَنَاجَوْا بِالْبُرِّ وَالْتَّقْوَى ط وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ⑨ إِنَّمَا التَّجْوِي مِنَ الشَّيْطَانِ

کی سرگوشیاں کرو، اور اللہ سے ڈرو، جس کے پاس تمہیں اکٹھا کیا جائے گا ⑨ (یہی) سرگوشی تو ہے ہی شیطان کی طرف سے،

لِيَحْزَنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَيْسَ بُضَائِهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَعَلَى اللَّهِ فَيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ⑩

تا کہ وہ ایمان والوں کو غمگین کرے، اور وہ انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا مگر اللہ کے حکم سے، اور لازم ہے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں ⑩

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل بیٹھو، تو تم کھل بیٹھا کرو، اللہ تمہیں کشادگی دے گا، اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو،

قِيلَ انشُرُوا فَانشُرُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ ۖ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ط وَاللَّهُ

تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔ تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنہیں علم دیا گیا ہے، اللہ ان کے درجات بلند کرے گا، اور اللہ (اس سے) باخبر ہے

بِمَا تَعْمَلُونَ خَيْرٌ ⑪ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ ط ذَلِكَ

جو تم کرتے ہو ⑪ اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ پیش کرو، یہ بہت بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے۔ پھر اگر تم (صدقہ

خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطَهَّرُ ط فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑫ ءَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ

کی بہت) نہ پاؤ تو بے شک اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے ⑫ کیا تم (اس سے) ڈر گئے ہو کہ اپنی سرگوشیوں سے پہلے صدقات پیش کرو؟

يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ط فَإِذَا لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

چنانچہ جب تم نے (یہ) نہ کیا اور اللہ نے (کبھی) تمہیں معاف کیا تو (اب) تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور اللہ

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ط وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ⑬ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

اس سے خوب باخبر ہے جو تم کرتے ہو ⑬ کیا آپ نے ان لوگوں (منافقین)

تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ط مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۖ وَيَحْلِفُونَ

کو نہیں دیکھا جنہوں نے اس قوم (یہود) سے دوستی کی جن پر اللہ غضبے ہوا۔ نہ وہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے۔ اور

عَلَى الْكُذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝۱۴ اَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۝۱۵ اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۶

وہ جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں ۱۴ اللہ نے ان کے لیے شدید عذاب تیار کیا ہے۔ بے شک یہ (لوگ) برے ہیں جو وہ عمل کرتے

اتَّخَذُوا اٰيٰتِنَا هُمُ حُنَّةٌ مُّصَدَّقَةٌ وَعَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَالَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝۱۶ لَنْ نُّغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ

رہے ہیں ۱۵ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے، پھر انھوں نے اللہ کی راہ سے روکا، لہذا ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے ۱۶ ان کے مال اور ان

وَلَا اَوْلَادُهُمْ مِّنْ اَللّٰهِ شَيْءٌ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۷ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ

کی اولاد انھیں اللہ (کے عذاب) سے ہرگز کچھ فائدہ نہیں دیں گے، یہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۱۷ جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ اٹھائے گا

جَمِيعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَاِيْحَسِبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اَلَّا اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝۱۸

تو وہ اس کے سامنے قسمیں کھا کریں گے جیسے تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں، اور وہ سمجھتے ہیں کہ بے شک وہ ایک نئے (انجی راہ) پر ہیں۔ خبردار بے شک وہی جھوٹے ہیں ۱۸

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنۡسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ط اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ

ان پر شیطان غالب آ گیا ہے، پھر اس نے انھیں اللہ کا ذکر بھلا دیا۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔ خبردار بے شک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا

الْغٰسِرُوْنَ ۝۱۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يَحٰكِدُوْنَ اِلٰهَ رَبِّهِمْ وَّرَسُوْلَهُ اُولٰٓئِكَ فِي الْاٰذِلِّيْنَ ۝۲۰ كَتَبَ اللّٰهُ لَآغْلِبَنَّ

ہے ۱۹ بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، وہی ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں ۲۰ اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے

اَنَا وَّرَسُوْلِي ط اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۲۱ لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ

رسول ضرور غالب آئیں گے، بے شک اللہ قوی، بزازبردست ہے ۲۱ (اے نبی!) آپ (جسی) کوئی قوم نہیں پائیں گے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں،

حَادَّ اللّٰهَ وَّرَسُوْلَهُ وَّلَوْ كَانُوْا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اِبْنَاءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ كَتَبَ

کہ وہ ان سے دوستی کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہوں، اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کا کنبہ قبیلہ ہو۔ یہی لوگ ہیں

فِي قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانُ وَاَيَّدَهُم بِرُوْحٍ مِّنۡهُ ط وَيَدْخُلُهُمُ جَنَّتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور ان کی تائید کی ہے اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ، اور وہ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَّرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۲۲

جاری ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں، یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں، جان لو! بے شک (جو) اللہ کا گروہ ہے، وہی فلاح پانے والا ہے ۲۲

رُوٰدُ عَاتِمَاتِهَا ۳

اَيَاتِهَا ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شرح) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

بِسُوْرَةِ الْحَشْرِ

59 مَكِّيَّةٌ 101

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۝ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ

اللہ کے لیے تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، اور وہی غالب ہے، خوب حکمت والا ۱ وہی ہے جس نے اہل کتاب کے

كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ط مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرَجُوْا وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ

کافروں کو پہلی جلا وطنی کے وقت ان کے گھروں سے نکال دیا تم نے کبھی یہ خیال نہیں کیا تھا کہ وہ (وہاں سے) نکلیں گے، اور انھوں نے سمجھا تھا کہ

مَا نَعْتَهُمْ حُصُونَهُمْ مِّنَ اللَّهِ فَاتَهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ

بے شک ان کے قلب انہیں اللہ (کے عذاب) سے بچالیں گے، پھر ان کے پاس اللہ (عذاب لے کر) آیا جہاں سے انہوں نے گمان بھی نہیں کیا تھا، اور اس

يُخْرِبُونَ بِيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ ②

نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، وہ اپنے گھر اپنے ہاتھوں اجازت سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں بھی، تو اے آنکھوں والو! عبرت پکڑو ②

وَلَوْ لَا أَن كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③

اور اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ نے ان کا جلا وطن ہونا لکھ دیا تھا تو وہ انہیں ضرور دنیا ہی میں عذاب دیتا، اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے ③ یہ

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ④ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ④ مَا قَطَعْتُمْ

اس لیے کہ بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، اور جو کوئی اللہ کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے ④ تم نے جو

مِّن لَّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْرِجَ الْفَاسِقِينَ ⑤

بھی چھوڑ کر سخت کاٹنا یا اسے اس کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو (یہ) اللہ کے حکم سے ہے، تاکہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے ⑤

وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ

اور اللہ نے ان سے اپنے رسول کی طرف جو مال لوٹا یا تو اس کے لیے تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے، لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا

يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑥ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ

ہے غلبہ دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے ⑥ اللہ اپنے رسول کی طرف بستیوں والوں (کے مال) سے جو کچھ لوٹا دے، تو وہ اللہ کے لیے

أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۚ كَىٰ لَا يَكُونَ

اور اس کے رسول کے لیے اور (اس کے) قربت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، تاکہ وہ (مال) تمہارے دولت مندوں

دَوْلَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ۚ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ

ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔ اور اللہ کا رسول تمہیں جو کچھ دے تو وہ لے لو، اور جس سے منع کرے تو اسے چھوڑ دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو،

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑦ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ

بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے ⑦ (مال لے) ان مہاجر فقراء کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور اپنی جائیدادوں سے نکالے گئے،

وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ⑧

وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا ڈھونڈتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ سچے ہیں ⑧

وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي

اور (ان کے لیے ہے) جنہوں نے (مدینہ) گھر بنا لیا تھا اور ان (مہاجرین) سے پہلے ایمان لائے تھے، وہ (انصار) ان سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کرے،

صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ

اور وہ اپنے دلوں میں اس (مال) کی کوئی حاجت نہیں پاتے جو ان (مہاجرین) کو دیا جائے اور اپنی ذات پر (ان کو) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں سخت ضرورت ہو،

وَمَنْ يُوقِ شَيْخَ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ
اور جو کوئی اپنے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا، تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ﴿٩﴾ اور (اُن کے لیے ہے) جو ان (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا
اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنہوں نے ایمان میں ہم سے پہلے کی اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ۔

لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَعُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمْ
اے ہمارے رب! بے شک تو بہت نرمی والا، نہایت رحم کرنے والا ہے ﴿١٠﴾ (یہ نبی!) کیا آپ نے وہ لوگ نہیں دیکھے جنہوں نے منافقت کی؟ وہ اپنے ان بھائیوں سے،

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَّا أخرجْتُمْ لَنُخْرِجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا
جو اہل کتاب میں سے کافر ہوئے، کہتے ہیں: اگر تم (مدینہ سے) نکالے گئے تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلیں گے، اور ہم تمہارے معاملے میں کبھی کی اجازت نہیں کریں گے،

وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَمَّا أُخْرِجُوا لَيُخْرِجَنَّ مَعَهُمْ
اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک وہ جھوٹے ہیں ﴿١١﴾ اگر وہ (یہود) نکالے گئے تو یہ (منافقین) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے،

وَلَكِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ ﴿١٢﴾ وَلَكِنْ تَصَرُّوهُمْ كَيْوَئِنَّ الْأَدْبَارُ تَمَّ لَا يَنْصُرُونَ ﴿١٣﴾
اور اگر ان سے لڑائی کی گئی تو یہ ان کی مدد نہیں کریں گے، اور اگر ان کی مدد کو پہنچنے بھی تو ضرور چھینے پھیر کر بھالیں گے، پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی ﴿١٢﴾

لَا أَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ط ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾
(اے مسلمانو!) یقیناً ان کے سینوں میں اللہ کی نسبت تمہارا ڈر زیادہ ہے، یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں ﴿١٣﴾ وہ سب مل کر بھی تم

لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾
سے نہیں لڑ سکیں گے، مگر ایسی ہستیوں میں جو قلعہ بند ہیں یا دیواروں کی اوٹ سے، ان کی آپس کی لڑائی (دشمنی) بہت سخت ہے، آپ انہیں اکٹھے سمجھتے

شَدِيدًا تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى ط ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾
ہیں جبکہ ان کے دل جدا جدا ہیں، یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے ﴿١٤﴾ (ان کی مثال) ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ ﴿١٥﴾ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾
قریب ہی (بدشمن) اپنی بد اعمالی کا وبال کچھ کھتے ہیں، اور ان کے لیے درزناک عذاب ہے ﴿١٥﴾

كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ ﴿١٦﴾ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ
ان کی مثال شیطان کی سی ہے جب وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر، پھر جب وہ کفر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: بے شک میں تجھ سے بری ہوں، میں

اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتُهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ط
اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں ﴿١٦﴾ لہذا ان دونوں کا انجام یہی ہوگا کہ بے شک وہ ہمیشہ (دوزخ کی) آگ میں رہیں گے، اور ظالموں کی سزا یہی

وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مِمَّا
ہے ﴿١٧﴾ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور (ہر) شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کُل کے لیے آگے کیا سمجھا ہے، اور تم اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک

قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

اللہ کو خوب خبر ہے جو تم عمل کرتے ہو ﴿١٨﴾

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿١٩﴾

اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا، تو اللہ نے انہیں اپنا آپ بھلا دیا، یہی لوگ نافرمان ہیں ﴿١٩﴾

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ط أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفٰلِقُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنْزَلْنَا

آگ والے (دوزخی) اور باغ والے (جنتی) کبھی برابر نہیں ہو سکتے، جنتی ہی کامیاب ہیں ﴿٢٠﴾ (اے نبی!) اگر ہم اس قرآن کو

هٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ط وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ

کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا (اور) پھٹ جاتا،

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ عِلْمُ

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں ﴿٢١﴾ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ أَلَمْ يَكُنْ

نہیں، وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے، وہ رحمن ہے، رحیم ہے ﴿٢٢﴾ اللہ وہ ہستی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ

الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْبُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾

بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، تمہان، زبردست، زور آور، بڑائی والا، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں ﴿٢٣﴾

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وہ اللہ ہے، خالق ہے، موجد، صورت گر، اسی کے لیے ہیں اسمائے حسنیٰ، اسی کی تسبیح پڑھتی ہے جو چیز آسمانوں اور زمین میں ہے،

وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

اور وہ غالب ہے، خوب حکمت والا ﴿٢٤﴾

رُكُوٰعًا ٢

آيَاتَهَا 13

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرعیہ) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

بَيِّنَاتٍ مُّبِينَاتٍ

60 مَكِّيَّةٌ 91

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوْكُمْ اَوْلِيَاۗءَ تَلْقَوْنَ اِيْهِمْ بِالْمُؤَدَّةِ وَقَدْ

اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کی طرف دوستی کا پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ وہ حق (پے دین)

كَفَرُوْا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُوْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ط

کے منکر ہوتے ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے، وہ رسول کو اور تمہیں بھی جلا وطن کرتے ہیں، اس لیے کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِىْ سَبِيْلِىْ وَابْتِغَاءَ مَرْضٰتِىْ تُسْرُوْنَ اِيْهِمْ بِالْمُؤَدَّةِ ۗ وَاَنَا اَعْلَمُ

اگر تم میرے راستے میں نکلے ہو، جہاد اور میری رضا و موافقت کے لیے (تو کفار کو دوست نہ بناؤ)، تم ان کو دوستی کا خفیہ پیغام بھیجتے ہو، اور میں خوب جانتا

بِمَا أَخْيَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ط وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ①

ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو، اور تم میں سے جو کوئی ایسا کرے گا تو یقیناً وہ سیدھی راہ سے ہٹک گیا ①

إِنْ يَتَّقُوا لَكُمْ أَعْدَاءَ وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَالسِّنَنَّهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا

اگر وہ تمہیں (کہیں) پائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں تمہاری طرف دراز کریں برائی (کی نیت) سے، اور وہ چاہتے ہیں کہ

لَوْ تَكْفُرُونَ ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامَكُمْ وَلَا أَوْلَادَكُمْ ۗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ يَفْصَلُ بَيْنَكُمْ ط

کسی طرح تم بھی (دین جن کے) منکر ہو جاؤ ② تمہارے رشتے ناتے قیامت کے دن تمہیں ہرگز نفع نہیں دیں گے اور نہ تمہاری اولاد، وہ تمہارے

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ ۗ

درمیان فیصلہ کرے گا، اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو ③ یقیناً تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو اس کے ساتھ تھے،

إِذْ قَالُوا لَقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءُؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا

جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا: بے شک ہم تم سے اور ان سے بری ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے، ہم تم سے منکر ہوئے،

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَاةَ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ

ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے حتیٰ کہ تم اللہ اکیلے پر ایمان لے آؤ، مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا اسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمَلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ

کہ میں ضرور تیرے لیے بخشش مانگوں گا، اور میں تیرے لیے اللہ (کی طرف) سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، اے ہمارے رب!

تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنْبَأْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا

ہم نے تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا، اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے ④ اے ہمارے رب! تو ہمیں ان لوگوں کے لیے فتنہ (آزمائش) نہ بنا جنہوں نے کفر کیا، اور ہمیں بخش لے،

رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑤ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا

اے ہمارے رب! بے شک تو ہی بڑا زبردست، خوب حکمت والا ہے ⑤ بلاشبہ تمہارے لیے ان میں بہترین نمونہ ہے، اس شخص کے لیے جو اللہ

اللَّهُ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ط وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ⑥

(سے ملے) اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو، اور جو کوئی (حق سے) منہ موڑے تو بے شک اللہ ہی بے پروا، نہایت قابل تعریف ہے ⑥

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوْدَّةً ط وَاللَّهُ قَدِيرٌ ط

امید ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان دوستی (ہمدردی) کر دے جن سے تمہاری دشمنی ہے، اور اللہ بہت قدرت والا ہے،

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ⑦ لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ

اور اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے ⑦ اللہ تمہیں ان لوگوں کی بابت نہیں روکتا جو تم سے دین پر نہیں لڑے اور انہوں نے تمہیں

يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ط إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ⑧

تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، کہ تم ان سے بھلائی کرو اور ان سے انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ⑧

إِنَّمَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي الدِّينِ وَآخَرَجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَهَرُوا

بے شک اللہ تو تمہیں ان لوگوں کی بابت روکتا ہے جو تم سے دین پر لڑے اور انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں

عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَتَوَكَّلُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَمَنِ يُتَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

مدد کی، کہ تم ان سے دوستی کرو، اور جو کوئی ان سے دوستی کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں ﴿٩﴾ اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت

إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۚ ط اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيْمَانِهِنَّ ۚ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ

کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو، اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے، پھر اگر تم انہیں مومن جانو تو انہیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ، نہ وہ (عورتیں)

مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ط لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ط

ان (کفار) کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان (عورتوں) کے لیے حلال ہیں، اور تم ان (کفار) کو دے دو جو (مہر) انہوں نے خرچ کیا، اور تم پر

وَأَتَوْهُنَّ مِمَّا أَنْفَقُوا ط وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجْرَهُنَّ ط

کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کر لو جب تم انہیں ان کے مہر دے دو اور تم کافر عورتوں کی عصمتیں بغض میں نہ رکھو، اور ماگ لوجو (مہر) تم

وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكُفَّارِ وَسَأَلُوا مِمَّا أَنْفَقْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ أَنْفَقُوا ط ذَلِكَمْ حُكْمُ

نے خرچ کیا اور چاہیے کہ وہ (کفار) بھی ماگ لیں جو (مہر) انہوں نے خرچ کیا، یہ اللہ کا حکم (فیصلہ) ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے

اللَّهُ ط يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَدْوَابِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ

اور اللہ خوب جاننے والا، خوب حکمت والا ہے ﴿١٠﴾ اور اگر تمہاری بیویوں میں کوئی تم سے کفار کی طرف چلی جائیں،

فَعَاقِبْتُمْ فَاتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَرْوَاحُهُمْ مِّثْلَ مَا أَنْفَقُوا ط وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾

پھر تم (کفار سے) بدلہ لو (اور قیمت ہاتھ لے) تو جن کی بیویاں چلی گئیں، انہیں اس (مہر) کے برابر دے دو جو انہوں نے خرچ کیا، اور تم اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ﴿١١﴾

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا

اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں آئیں (اور) وہ آپ سے (ان امور پر) بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، اور نہ چوری کریں گی،

يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ

اور نہ زنا کریں گی، اور نہ اپنی اولاد قتل کریں گی، اور نہ بہتان لگائیں گی جو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے کھڑ لیں، اور نہ نیک کام میں آپ کی

وَلَا يَعْصِيَنَّ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعَهُنَّ ۚ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾

نافرمانی کریں گی، تو آپ ان سے بیعت لے لیں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت مانگیں، بے شک اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے ﴿١٢﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَسْأَلُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَبِيسُ

اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب (نازل) کیا، وہ آخرت سے مایوس ہو گئے ہیں جیسے کفار قبروں والوں

الْكُفَّارِ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ﴿١٣﴾

(کے نبی اٹھنے سے مایوس ہو گئے) ﴿١٣﴾

ذُكْرًا 2

آيَاتُهَا 14

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الصَّفِّ

61 مَكِّيَّةٌ 109

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ① يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے، اور وہ بڑا زبردست، خوب حکمت والا ہے ① اے ایمان والو!

آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ② كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ③

تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں؟ ② اللہ کے ہاں بڑی ناراضی ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم کرتے نہیں ③

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَانَهُمْ بُنْيَانٌ مَرصُوصٌ ④

بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صفیں باندھ لڑتے ہیں، گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں ④

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يُقَوْمِهِ لِمَ تُؤَدُّونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم مجھے ایذا کیوں دیتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ بلاشبہ میں تمہاری طرف اللہ کا

إِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاعَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ⑤ وَإِذْ

رسول ہوں، پھر جب وہ ٹیزھے ہو گئے تو اللہ نے ان کے دل ٹیزھے کر دیے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ⑤ اور جب عیسیٰ

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا

ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس (کتاب) تورات کی جو

بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْصَدُ ط فَلَمَّا

مجھ سے پہلے ہے اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں، وہ میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہوگا، پھر جب وہ (رسول) ان کے پاس

جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ⑥ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ

کھلی نشانیوں کے ساتھ آیا تو وہ بولے: یہ تو کھلا جادو ہے ⑥ اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے،

وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ⑦ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ

حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے؟ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ⑦ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور (دین اسلام)

بِأَفْوَاهِهِمْ ط وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ⑧ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى

اپنے منہوں سے بجھا دیں، جبکہ اللہ اپنا نور پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافر ناپسند ہی کریں ⑧ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت

وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ⑨ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک ناپسند ہی کریں ⑨ اے ایمان والو!

هَلْ أَدْرِكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُحْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ إِلِيمٍ ⑩ تَوْمَنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے؟ ⑩ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ،

وَتَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔ یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم

تَعْمَلُونَ ⑪ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

علم رکھتے ہو ⑪ وہ (اللہ) تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی،

وَمَسْكِنٍ ظِلِّبَةً فِي جَنَّتِ عَدْنٍ ط ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ⑫ وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا

اور پاکیزہ محلات میں (جو) ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں، یہ ہے عظیم کامیابی ⑫ اور ایک (نعت) جسے تم پسند کرتے ہو،

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَقَرِيبٌ ط وَبَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ ⑬ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا

اللہ کی طرف سے مدد اور فتح قریب، اور مومنوں کو بشارت دے دیجیے ⑬ اے ایمان والو! تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ،

أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ط

جیسے عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا: اللہ کی راہ میں میرا مددگار کون ہے؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے مددگار ہیں،

قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ فَاَمْتِ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے کفر کیا، تو ہم نے ان لوگوں کو، جو ایمان لائے،

وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ ۚ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ⑭

ان کے دشمنوں پر قوت دی تو وہ غالب آ گئے ⑭

رُكُوعًا ٢

آيَاتًا ١١

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (الشرع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْجُعَّةِ

62 مَكِّيَّةٌ 110

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ① هُوَ الَّذِي

اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے، (وہ) بادشاہ ہے، نہایت پاک ذات، زبردست، بہت حکمت والا ① وہی ہے جس نے

بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

ان پرظوں میں ایک رسول بھیجا انہی میں سے، وہ اس کی آیات ان پر تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ② وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ط

بلاشبہ اس سے پہلے تو وہ کھلی گمراہی میں پڑے تھے ② اور (اسے) ان میں سے دوسرے لوگوں کے لیے بھی بھیجا جو ابھی تک ان کے ساتھ نہیں ملے،

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ③ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ط وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ④

اور وہ (اللہ) زبردست، خوب حکمت والا ہے ③ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے یہ (فضل) دیتا ہے، اور اللہ عظیم فضل والا ہے ④

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا الثَّورَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَثَلِ الْجَمَادِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ

ان لوگوں کی مثال، جنہیں حامل ثورات بنایا گیا۔ پھر انہوں نے اسے نہیں اٹھایا، اس گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے، بری مثال ہے اس

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ⑤ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن

قوم کی جنسوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا ⑤ (اے نبی!) کہہ دیجیے: اے لوگو جو یہودی

رَعِمْتُمْ أَنتُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَتُّوا الْمَوْتَ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ⑥

ہوئے! اگر تم دعویٰ کرتے ہو کہ بے شک تم اللہ کے دوست ہو سب لوگوں کے سوا، تو موت کی تمنا کرو، اگر تم سچے ہو ⑥

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهَا أَبَدًا بِمَا قَدَّمْت أَيْدِيَهُمْ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ⑦ قُلْ إِن الْمَوْتَ

اور وہ کبھی یہ تمنا نہیں کریں گے بوجہ ان (برے اعمال) کے جو وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج چکے ہیں، اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ⑦ کہہ

الَّذِي تَفَرَّوْنَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلْقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

دیکھیں: بے شک موت جس سے تم فرار ہوتے ہو، وہ تو یقیناً تمہیں ملنے والی ہے، پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو غیب اور حاضر کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ⑧ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

جاننے والا ہے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم عمل کرتے تھے ⑧ اے ایمان والو! جب اذان دی جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن، تو تم

إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ⑨ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ

اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت کرنا چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو ⑨ پھر جب نماز پوری ہو جائے،

فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ⑩

تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، شاید تم فلاح پاؤ ⑩

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَصَوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ط قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ

اور (اے نبی!) جب وہ تجارت ہوتی یا کوئی تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں، کہہ دیجیے:

مِّنَ اللَّهِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ط وَاللَّهُ خَيْرٌ الرَّزِقِينَ ⑪

جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے اور (سامان) تجارت سے کہیں بہتر ہے اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے ⑪

رُكُوعًا ٢

أَيُّهَا 11

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْمُنْفِقُونَ

63 مَكِّيَّةٌ 104

إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ط وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ط وَاللَّهُ يَشْهَدُ

(اے نبی!) جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: ہم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک آپ

إِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَكَاذِبُونَ ① اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط إِنَّهُمْ

اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ یقیناً منافق جھوٹے ہیں ① انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے، پھر وہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے

سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ② ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ③

ہیں، بے شک بہت برا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں ② یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایمان لائے، پھر انہوں نے کفر کیا، تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، تو وہ سمجھتے ہی

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ط وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ ط كَأَنَّهُمْ خُشْبٌ مُسْنَدَةٌ ط

نہیں ③ اور جب آپ انہیں دیکھیں تو آپ کو ان کے جسم اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ (کوئی بات) کہیں تو آپ ان کی بات پر کان لگائیں گویا وہ ایک لگائی ہوئی

يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ط قَتَلَهُمُ اللَّهُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ يُؤْفَكُونَ ④

گمراہیوں میں۔ وہ ہر اونچی آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں، وہی (اصل) دشمن ہیں، لہذا آپ ان سے بچیں، اللہ انہیں ہلاک کرے وہ کہاں پھیرے جاتے ہیں ④

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ

اور جب ان سے کہا جائے: آؤ، رسول اللہ تمہارے لیے استغفار کریں، تو وہ (ٹہنی میں) اپنے سر پھیر لیتے ہیں، اور آپ انہیں

وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ⑤ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ط

دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں ⑤ ان کے حق میں برابر ہے کہ آپ ان کے لیے استغفار کریں یا استغفار نہ

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ⑥ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ

کریں، اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشنے گا، بے شک اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا ⑥ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ تم ان پر خرچ نہ کرو

رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا ط وَ لِلَّهِ خِزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ⑦

جو رسول اللہ کے پاس ہیں، تاکہ وہ منتشر ہو جائیں، اور اللہ ہی کے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے، لیکن منافق سمجھتے نہیں ⑦

يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ط وَ لِلَّهِ الْعِزَّةُ

وہ کہتے ہیں: البتہ اگر ہم لوٹ کر مدینے گئے تو معزز ترین لوگ وہاں سے ذلیل ترین لوگوں کو نکال دیں گے، اور عزت اللہ ہی کے لیے

وَلِرَسُولِهِ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ لَكِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ⑧ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ہے، اور اس کے رسول کے لیے، اور مومنوں کے لیے، لیکن منافق (اس حقیقت کو) نہیں جانتے ⑧ اے ایمان والو!

لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں، اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ خسارہ

هُمُ الْخٰسِرُونَ ⑨ وَ أَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

پانے والے ہیں ⑨ اور تم اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی ایک کو موت

فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۖ فَأَصَّدَقْتُ ۖ وَ أَكُنُّ مِنَ الصَّٰلِحِينَ ⑩

آئے، پھر وہ کہے: اے میرے رب! تو نے مجھے کچھ مدت تک اور کیوں نہ مہلت دی کہ میں صدقہ کرتا اور صالحین میں سے ہوتا ⑩

وَ كُنْ يُؤَخَّرُ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ط وَ اللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ⑪

اور اللہ کسی کو ہرگز مہلت نہ دے گا جب اس کی اجل آجائے گی، اور اللہ اس سے خوب باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو ⑪

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ لَهُ الْهَيْكُلُ وَلَهُ الْخُدُودُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے۔ اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے (ہر قسم کی) حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر خوب

قَدِيرٌ ① ۙ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ②

قادر ہے ① وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن، اور تم جو عمل کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے ②

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۗ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تمہیں صورت دی، تو تمہاری صورتیں بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جاتا ہے ③ وہ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسْرَوْنَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ④ أَلَمْ

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو، اور اللہ سینوں کے راز کو خوب جانتا ہے ④ کیا تمہارے

يَأْتِكُمْ نَبُوءًا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ⑤

پاس ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جنہوں نے اس سے پہلے کفر کیا؟ پھر انہوں نے اپنے عملوں کا وبال چکھا، اور ان کے لیے نہایت دردناک عذاب ہے ⑤

ذَلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا

یہ اس لیے کہ جب تک ان کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لاتے تو وہ کہتے: کیا ہمیں بشر راہ دکھائیں گے؟ پھر انہوں نے کفر کیا اور (سے) منہ موڑا اور

وَتَوَكَّلُوا ۗ وَأَسْتَعْفَىٰ اللَّهُ ط وَاللَّهُ عَنِّي حَمِيدٌ ⑥ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا ط قُلْ

اللہ نے (ان سے) بے پروائی کی، اور اللہ بے پروا، بہت قابل تعریف ہے ⑥ کافروں نے دعویٰ کیا کہ انہیں (قبروں سے) ہرگز نہیں اٹھایا جائے گا۔ (اسے نبی!)

بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ط وَذَلِكَ عَلَىٰ اللَّهِ يَسِيرٌ ⑦

کہہ دیجیے: کیوں نہیں؟ میرے رب کی قسم! تمہیں ضرور اٹھایا جائے گا، پھر تمہیں ضرور بتائے جائیں گے جو تم نے عمل کیے، اور یہ اللہ پر بالکل آسان ہے ⑦

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ⑧ يَوْمَ

چنانچہ تم اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا، اور اللہ اس سے خوب باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو ⑧ جس

يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَلِكِ يَوْمِ التَّعَابُنِ ط وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ

دن وہ تمہیں اکٹھا کرے گا جمع ہونے کے دن، وہ ہر جیت کا دن ہے۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ اس

عَنْهُ سَيَّئَاتِهِ وَيُدْخِلُهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ط ذَلِكَ

سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ابد تک۔

الْفَوْزِ الْعَظِيمِ ⑨ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ط وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ⑩

بہی عظیم کامیابی ہے ⑨ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اور وہ برا ٹھکانا ہے ⑩

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ اللَّهُ قَلْبَهُ ط وَاللَّهُ بِكُلِّ

جو مصیبت بھی آتی ہے وہ اللہ ہی کے حکم سے آتی ہے، اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے تو وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز کو

شَيْءٍ عَلَيْهِ ① وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلْغُ

خوب جاننے والا ہے ① اور تم اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم (حق سے) منہ موڑو، تو ہمارے رسول کا کام بس

السَّيِّئِ ② اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ③

کھول کر پہنچا دینا ہے ② اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اور لازم ہے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں ③

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَأَحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِنْ تَعَفَّوْا

اے ایمان والو! بے شک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں، لہذا تم ان سے محتاط رہو۔ اور اگر معاف کر دو اور درگزر

وَتَصَفَّحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ④ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۗ

کرو اور بخش دو تو بے شک اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے ④ بلاشبہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ (آزماش) ہیں، اور اللہ ہی کے پاس

وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ⑤ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَسْعَوْا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا

اگر عظیم ہے ⑤ چنانچہ جہاں تک تمہاری استطاعت ہو تم اللہ سے ڈرو اور سنو، اور اطاعت کرو، اور خرچ کرو، یہ تمہاری ذات کے لیے بہتر ہے، اور

خَيْرًا ۗ لَا لِنَفْسِكُمْ ط وَمَنْ يُوقِ شَيْخَ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ⑥

جسے اپنے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ⑥

إِنْ تَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ⑦

اگر تم اللہ کو قرض دو، قرض حسنہ، تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بڑا قادر دان، بہت علم والا ہے ⑦

عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ⑧

وہ غیب اور ظاہر کا علم رکھنے والا، زبردست، خوب حکمت والا ہے ⑧

رَبُّوعَاتِهَاتِ

أَيَّاهَا 12

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الطَّلَاقِ

65 مَكِّيَّةٌ 99

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ

اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انہیں ان کی عدت کے (آغاز) وقت میں طلاق دو، اور عدت گنتے رہو۔ اور اللہ

رَبِّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بَيْوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ

سے جو تمہارا رب ہے، ڈرو۔ تم انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ خود نکلیں، مگر یہ کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں، اور یہ

مُبَيِّنَةٌ ط وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ط وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ط

اللہ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو یقیناً اس نے خود پر ظلم کیا۔ (اے مخالف!) تو نہیں جانتا شاید اللہ

لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا ①

اس (طلاق) کے بعد کوئی نئی راہ نکال دے ①

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا

پھر جب وہ اپنی عدت (ختم ہونے) کو پہنچیں تو تم انہیں معروف طریقے سے (اپنے پاس حیثیت بیوی) روک لو یا انہیں معروف طریقے سے

ذَوَى عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ذَلِكُمْ يُوعِظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

چھوڑ دو، اور تم اپنے میں سے دو صاحب عدل آدمی گواہ بنا لو، اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرو، اس (علم) کی اسے نصیحت کی جاتی ہے جو

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ هُوَ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ② وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے، اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے ② اور وہ

لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَتَّوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ط إِنَّ اللَّهَ بِالْعُمْرَةِ ط قَدْ جَعَلَ

اسے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان تک نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اللہ پر توکل کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام

اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ③ وَالَّذِي يَسْنُ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ

پورا کر کے رہتا ہے۔ بے شک اللہ نے ہر چیز کے لیے اندازہ مقرر کر رکھا ہے ③ اور وہ جو حیض سے مایوس ہو جائیں تمہاری (طلاق یافتہ)

فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ④ وَالَّذِي لَمْ يَحْضَنْ ط وَأُولَاتِ الْأَحْبَالِ أَجَلُهُنَّ

عورتوں میں سے، اگر تم شک میں پڑو تو ان کی عدت تین ماہ ہے، اور (اسی طرح) ان کی بھی چھتیس (بھی) حیض نہیں آیا۔ اور حمل والی عورتوں

أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ط وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ④

کی عدت وضع حمل تک ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی فرماتا ہے ④

ذَلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ ط وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَكْفُرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ

یہ اللہ کا حکم ہے جسے اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے، اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے،

لَهُ أَجْرًا ⑤ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُوهُنَّ

اور اسے زیادہ اجر دیتا ہے ⑤ تم انہیں رہائش دو جہاں تم (خود) رہتے ہو اپنی حیثیت کے مطابق، اور ان کو تکلف کرنے کے لیے

لِتَضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ط وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمِلْنَ فَلْيُقْوَ عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ⑥

انہیں تکلیف نہ دو۔ اور اگر وہ (طلاق یافتہ) حمل والیاں ہوں تو وضع حمل تک تم ان پر خرچ کرو، پھر اگر وہ (بچے کو) تمہارے لیے

فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاتُّوهُنَّ أَجْرَهُنَّ ⑦ وَأْتِدُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ وَإِنْ تَعَاَسَرْتُمْ فَسَرِّضُوا

دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دو، اور (یہ) آپس میں دستور کے مطابق مشورے سے (ملے) کرو، اور اگر تم باہم ضد پکڑ لو تو

لَهُ الْآخِرَى ⑥ لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ ط وَمَنْ قَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا

اسے کوئی اور عورت دودھ پلائے ⑥ پس لازم ہے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے، اور جس پر اس کا رزق تک کیا گیا ہو تو وہ

أَتَهُ اللَّهُ ط لَا يَكْفِي اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ط سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ⑦

اسی میں سے خرچ کرے جو اسے اللہ نے دیا۔ اللہ کسی شخص پر اتنی ہی ذمہ داری ڈالتا ہے جتنا اس نے اسے دیا۔ اللہ سب کے بعد جلد آسانی فرمادے گا ⑦

وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا ۙ

اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا شدید محاسبہ کیا،

وَعَدَّ بِنَهَا عَذَابًا نُكْرًا ۙ ⑧ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۙ ⑨

اور ہم نے انہیں ہولناک عذاب دیا ⑧ بالآخر (ان بستیوں نے) اپنے کرتوتوں کا وبال چکھا اور ان کے کرتوتوں کا انجام

اَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۙ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۙ الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ

خسارہ ہی تھا ⑨ اللہ نے ان کے لیے شدید عذاب تیار کیا ہے، لہذا تم اللہ سے ڈرو اے عقل والو جو ایمان لائے ہو!

قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ ⑩ رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مَبِينَاتٍ لِيُخْرِجَ

تحقیق اللہ نے تمہاری طرف ذکر (قرآن) نازل کیا ہے ⑩ (اور) ایک رسول جو تم پر اللہ کی واضح آیات تلاوت کرتا

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط وََمَنْ يُؤْمِنْ

ہے، تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائے۔ اور جو شخص اللہ پر

بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

ایمان لائے اور نیک عمل کرے، وہ اسے ان جنوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان میں ہمیشہ

فِيهَا أَبَدًا ط قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ۙ ⑪ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ

رہیں گے ابد تک۔ اللہ نے اس کے لیے اچھا رزق بنایا ہے ⑪ اللہ وہ ذات ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے

وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ ط يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى

اور زمینیں بھی ان (آسمانوں) کی مثل، ان کے درمیان اس کا حکم نازل ہوتا ہے، تاکہ تم جان لو کہ بلاشبہ اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۙ ⑫

ہر چیز پر خوب قادر ہے، اور بلاشبہ اللہ نے (اپنے) علم سے ہر شے کا احاطہ کر رکھا ہے ⑫

رُكُوتَاتِهَا ۙ

آيَاتِهَا ۙ 12

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ النَّحْلِ

66 مَكِّيَّةٌ 107

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ عَفُورٌ

اے نبی! آپ حرام کیوں ٹھہراتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے؟ آپ اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہیں۔ اور اللہ خوب بخشنے والا،

رَّحِيمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ

نہایت رحم کرنے والا ہے ① اللہ نے تمہارے لیے تمہاری (ناجائز) قسمیں کھولنا (تورجہ) فرض کر دیا ہے، اور اللہ تمہارا مولا ہے، اور وہ خوب جانتے والا،

الْحَكِيمُ ② وَإِذْ أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَأَتْ بِهِ

خوب حکمت والا ہے ② اور جب نبی نے اپنی بیویوں میں سے کسی ایک سے ایک بات چسپا کر لی، پھر جب اس نے (دوسری کو) وہ بتادی اور اللہ نے وہ (کھٹکے) اس (نبی)

وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا

پر ظاہر کر دی تو اس نے اس میں سے کچھ (اس بیوی کو) جتائی اور کچھ ٹال دی۔ پھر جب اس (نبی) نے اسے وہ (بات) بتائی تو وہ کہنے لگی: آپ کو یہ کس

نَبَاہَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا ط قَالَ نَبَأَنِي الْعَلِيمُ الْحَبِيرُ ③

نے بتائی؟ اس (نبی) نے فرمایا: مجھے عظیم و خیر (اللہ) نے خبر دی ہے ③

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ

اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو (تو بہتر ہے) پس تحقیق تمہارے دل (حق سے) ہٹ گئے ہیں، اور اگر

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ

تم دونوں اس (نبی) کے خلاف ایک دوسری کی مدد کرو گی تو اللہ خود اس کا مددگار ہے اور جبریل اور تمام نیک

ذَلِكَ ظَهِيرٌ ④ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَقْتُمْ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِمَّنْ كُنْتُمْ

مؤمن اور ان کے علاوہ (تمام) فرشتے (بھی) مددگار ہیں ④ اگر وہ (نبی) تمہیں طلاق دے تو شاید اس کا رب اس کو تم سے بہتر بیویاں بدلے میں دے،

مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَنِيتٍ تَبِيتٍ عِيْدَاتٍ سَبِيْحَاتٍ ثِيَابٍ وَآبِكَارًا ⑤

مسلمان، مؤمن، فرمانبردار، توبہ کرنے والی، عبادت گزار، روزہ دار، شوہر دیدہ اور کنواری عورتیں ⑤

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ

اے ایمان والو! تم خود کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں،

وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ

اس پر تند مزاج اور سخت گیر فرشتے (مقرر) ہیں، اللہ انہیں جو حکم دے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے،

وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ⑥ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۗ إِنَّا

اور وہ وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ⑥ اے کفر کرنے والو! تم آج عذر پیش نہ کرو، یقیناً

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ⑦ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً

تمہیں وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم عمل کرتے تھے ⑦ اے ایمان والو! تم اللہ کے حضور خالص توبہ کرو،

نُصُوْحًا ط عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

شاید تمہارا رب تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَا يَوْمَ لَا يَحْزَى اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۗ نُورُهُمْ

نہریں جاری ہیں، اس دن جب اللہ نبی کو اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا، ان

يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا نُورَنَا وَاعْفِرْ

کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہوگا، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور

لَنَا ۚ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑧ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ

پورا کر اور ہماری مغفرت فرما، بے شک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے ⑧ اے نبی! کفار اور منافقین سے جہاد کیجیے

وَاعْلَظْ عَلَيْهِمْ ط وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ط وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ⑨ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ

اور ان پر سختی کیجیے، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے ⑨ کفر کرنے والوں کے لیے اللہ نے مثال بیان فرمائی

كَفَرُوا امْرَأَتِ نُوحٍ وَ امْرَأَتِ لُوطٍ ط كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحِينَ

نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی، دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے تحت (کناج میں) تھیں، تو ان دونوں (عورتوں) نے ان کی خیانت کی،

فَخَانَتْهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّٰخِلِينَ ⑩

پھر وہ دونوں (بہول) ان دونوں (عورتوں) کو اللہ (کے ظاب) سے بچانے میں کچھ کام نہ آئے اور ان (عورتوں) سے کہا گیا تم دونوں دوزخ میں داخل ہو جاؤ اہل ہونے والوں کے ساتھ ⑩

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتِ فِرْعَوْنَ ۗ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ

اور اللہ نے اہل ایمان کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی، جب اس نے کہا: اے میرے رب! میرے لیے اپنے ہاں

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ⑪

جنت میں ایک گھر بنا، اور مجھے فرعون اور اس کے عمل (شر) سے نجات دے، اور مجھے ظالم قوم سے نجات دے ⑪ (اور مثال بیان فرمائی)

وَمَرْيَمَ ابْنَتِ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا وَصَدَّقَتْ

مریم بنت عمران کی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو ہم نے اس (کے گریبان) میں اپنی روح پھونکی، اور اس نے اپنے رب کے کلمات

بِكَلِمَاتٍ رَبِّهَا وَكُتِبَ عَلَيْهَا إِذْ قَالَتْ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَاتٍ ⑫

اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی، اور وہ فرما تھیں داروں میں سے سچی

رُكُوعَاتُهَا 2

آيَاتُهَا 30

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْمَلِكِ

67 مَكِّيَّةٌ 77

تَبْرَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ① الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ

وہ ذات بڑی ہی بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے ① وہ جس نے موت و حیات کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ② الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طِبَاقًا ط

آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے۔ اور وہ زبردست ہے، خوب بخشنے والا ② وہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے پیدا کیے۔

مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَوُّطٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ ③

(اے انسان!) تو رحمن کی تخلیق میں کوئی تفاوت نہیں دیکھے گا، پھر نگاہ ڈال، کیا تو کوئی دراز دیکھتا ہے؟ ③

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ④ وَلَقَدْ زَيَّنَّا

پھر بار بار نگاہ دوڑا، (تیری) نگاہ ذلیل و خوار ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی جبکہ وہ جھکی ماندی ہوگی ④ اور بلاشبہ ہم نے

السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ وَجَعَلْنَا رُجُومًا لِلشَّيْطَانِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ⑤

آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی ہے، اور انہیں شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے، اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ⑤

وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَرْبِهِمْ عَذَابٌ جَهَنَّمَ ط وَيَسُّ الْبَصِيرُ ⑥ إِذَا الْقُوفُ فِيهَا سَبَعُوا

اور جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور (وہ) برا ٹھکانا ہے ⑥ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی گدھے

لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورٌ ⑦ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ط كَلِمًا أَلْفَى فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا

کے زور سے چیختے جیسی آواز میں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی ⑦ قریب ہے کہ وہ غیظ و غضب سے پھٹ پڑے۔ جب بھی کوئی گروہ اس میں ڈالا

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ⑧ قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ٭ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ

جائے گا، اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ ⑧ وہ کہیں گے: کیوں نہیں! بلقیثا ڈرانے والا ہمارے

مِنْ شَيْءٍ ٭ ٭ إِن أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ⑨ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ

پاس آیا تھا، چنانچہ ہم نے (اس ڈرانے والے کی) محمد ص کی اور کہا کہ اللہ نے (کسی پر) کچھ بھی نہیں اتارا، تم تو بہت بڑی گمراہی میں ہو ⑨ اور وہ کہیں

مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ⑩ فَأَعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ ٭ فَسَحَقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ⑪

گے: کاش ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے ⑩ پھر وہ اپنے گناہ کا اعتراف کریں گے، چنانچہ دوزخیوں پر لعنت ہے ⑪

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ٭ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ⑫ وَأَسْرُوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا

بے شک جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے ⑫ اور تم اپنی بات چھپا کر کہو یا کھل کر کہو، بے شک وہ

بِهِ ط إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ⑬ إِلَّا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ⑭ هُوَ الَّذِي

سینوں کے مجید جانتا ہے ⑬ بھلا وہ نہ جانے گا جس نے (سب کو) پیدا کیا۔ اور وہی باریک بین، باخبر ہے ⑭ وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے تابع کر

جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ ذُلُولًا فَأَمْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ط وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ⑮

دیا، لہذا تم اس کی راہوں میں چلو اور اس (اللہ) کے رزق میں سے کھاؤ، اور اسی کی طرف جی اٹھنا ہے ⑮

ءَأَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ⑯

کیا تم اس (اللہ) سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں دھسا دے تو ناگہاں وہ لرزے لگے؟ ⑯

أَمْ أَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ط فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ⑰

یا تم اس (اللہ) سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیجے؟ پھر جلد تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟ ⑰ اور

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ⑱ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ

بلاشبہ تکذیب کر چکے وہ جو ان سے پہلے تھے، چنانچہ (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا؟ ⑱ کیا انھوں نے اپنے اوپر پرندے نہیں دیکھے پر پھیلاتے اور

صَفَّتْ وَيَقْبِضْنَ ط مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ ط إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ⑲ أَمَنْ هَذَا الَّذِي

سیکڑتے ہوئے۔ انھیں (اللہ) رحمن کے سوا کوئی نہیں تھامتا، بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ⑲ بھلا ایسا کون ہے جو تمہاری

هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصَرُّكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ ط إِنَّ الْكٰفِرُونَ إِلَّا فِي عُرُورٍ ⑳

فوج بن کر تمہاری مدد کرے سوائے رحمن کے؟ کافر تو نرے دھوکے میں ہیں ⑳

أَمَنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ط بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ㉑

بھلا ایسا کون ہے جو تمہیں رزق دے اگر رحمن اپنا رزق روک لے؟ (کوئی نہیں) لیکن وہ سرکشی اور (حق سے) گریز پر اڑے ہوئے ہیں ㉑

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ㉒

بھلا جو شخص اونٹن جیسا ہو کر اپنے چہرے کے بل چلتا ہو، وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو بالکل سیدھا ہو کر صراطِ مستقیم پر چلتا ہو؟ ㉒

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ط

کہہ دیجیے: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔

قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ㉓ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ㉔

تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو ㉓ کہہ دیجیے: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا، اور اسی کے حضور تم اکٹھے کیے جاؤ گے ㉔

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ㉕ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ

اور وہ (کافر) کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا اگر تم سچے ہو؟ ㉕ کہہ دیجیے: بے شک (اس کا) علم تو صرف اللہ کے پاس ہے،

وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ㉖ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا

اور بس میں تو واضح طور پر ڈرانے والا ہوں ㉖ پھر جب وہ اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا:

الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ㉗ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكِنِي اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا لَا

یہی ہے جو تم مانگتے تھے ㉗ کہہ دیجیے: بھلا دیکھو تو! اگر اللہ مجھے اور ان کو جو میرے ساتھ ہیں، ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے تو کافروں

فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ②۸ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمَّنًا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا؟ ②۸ کہہ دیجیے: وہ رحمن ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر ہم نے توکل کیا، چنانچہ تم جلد

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ②۹ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ

جان لو گے کہ کون کھلی گمراہی میں ہے؟ ②۹ کہہ دیجیے: بھلا دیکھو تو! اگر تمہارا (کنوئیں کا) پانی گہرا ہو جائے تو تمہارے پاس

يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ③۰

پہنچتا ہو پانی کون لائے گا؟ ③۰

رُكُوعَاتُهَا 2

آيَاتُهَا 52

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرعی) جو شہادت مہربان بہت نرم کرے، اللہ

يُورَثُ الْقَلَمِ

68 مَكِّيَّةٌ 2

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ① مَا أَنْتَ بِنِعْمَةٍ رَبِّكَ بِسَجْنُونَ ②

ن قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں ① (اے نبی!) آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ②

وَأَنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَبْنُونٍ ③ وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ ④ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ⑤

اور بے شک آپ کے لیے بے انتہا اجر ہے ③ اور یقیناً آپ خلقِ عظیم پر (کار بند) ہیں ④ پھر جلد ہی آپ دیکھ لیں گے اور وہ (کفار) بھی دیکھ لیں گے ⑤

بِأَيْسَرِ الْمَقْتُولِ ⑥ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ⑦

کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے ⑥ بے شک آپ کا رب ہی بہتر جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا اور وہی بہتر جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو ⑦ تو آپ

فَلَا تَطْعَمُ الْمُكْذِبِينَ ⑧ وَذُوَا لَوْ تَدَّهْنُ فَيَدُّهُنَّ ⑨ وَلَا تَطْعَمُ كُلَّ حَلَاْفٍ مَّهِينٍ ⑩

جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کریں ⑧ وہ چاہتے ہیں کہ آپ (بجھ) نرم پڑیں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں ⑨ اور آپ ہر قسم میں کھانے والے ذلیل کی بات

هَبَّازٍ مَّشَاءٍ بِنِيْمٍ ⑪ مَتَاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ⑫ عَتَبٌ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ ⑬

نمائیں ⑩ جو طعنے دینے والا، انتہائی پھل خور ہے ⑪ بھلائی سے روکنے والا، حد سے گزرنے والا، سخت گناہ گار ہے ⑫ اجزاء اس کے علاوہ حرام زیادہ ہے ⑬

أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ⑭ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ⑮ سَنَسِفُهُ عَلَى

اس لیے کہ (وہ) مال اور بیٹوں والا ہے ⑭ جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ پہلوں کے افسانے ہیں ⑮ ہم جلد اسے (اس کی) سوئذ (ناک) پر داغ

الْخُرْطُومِ ⑯ إِنَّا بَلَوْنَهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ ۚ إِذْ أَقْسَمُوا لَيُبْرِيَنَّاهَا مُصْبِحِينَ ⑰

لگائیں گے ⑯ بے شک ہم نے انہیں آزمایا جیسے ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا، جب انہوں نے قسم کھائی کہ صبح ہوتے ہی اس کے پھل کو سوز دو توڑ لیں گے ⑰

وَلَا يَسْتَنْوُونَ ⑱ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ⑲ فَاصْبَحَتْ

اور وہ "ان شاء اللہ" نہیں کہہ رہے تھے ⑱ تو آپ کے رب کی طرف سے کوئی پھرنے والا (عذاب) اس (باغ) پر پھر گیا، جبکہ وہ سو رہے تھے ⑲ پھر وہ

كَالضَّرِيْمِ ⑳ فَتَنَادَا مُصْبِحِينَ ㉑ أَيْنَ اعْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

باغ کی بھینٹی کی طرح ہو گیا ⑲ پھر صبح ہوتے ہی انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا ⑲ کہ تم اپنی بھینٹی پر صبح سویرے چلو اگر تمہیں پھل توڑنا ہے ⑲ چنانچہ

ضَرِمِينَ 22) فَأَنْطَلِقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ 23) أَنْ لَا يَدْخُلْنَهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے تھے 23) کہ آج تمہارے پاس باغ میں کوئی مسکین داخل نہ ہونے پائے 24) اور وہ صبح سویرے (یہ سوچ

مَسْكِينٌ 24) وَاعْتَدُوا عَلَى حَرِّ قَدَرِينَ 25) فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُونَ 26)

کر چپکتے گئے کہ وہ (مسکینوں کو) روکنے پر قادر ہیں 25) پھر جب انہوں نے باغ دیکھا تو کہا: یقیناً ہم (راہ) بھول گئے ہیں 26)

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ 27) قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْ لَا تَسْبِحُونَ 28)

(نہیں) بلکہ ہم تو محروم ہو گئے 27) ان کا بہترین کہنے لگا: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ 28)

قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ 29) فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَلَوْمُونَ 30)

انہوں نے کہا: پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہم ہی ظالم تھے 29) پھر وہ ایک دوسرے کی طرف مت کر کے ملامت کرنے لگے 30)

قَالُوا يٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ 31) عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ يُبَدِّلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رٰغِبُونَ 32)

(اور) کہنے لگے: ہائے ہم پر افسوس! بے شک ہم ہی سرکش تھے 31) شاید ہمارا رب بدلے میں اس سے بہتر ہمیں دے، بے شک ہم اپنے رب کی طرف رغبت کرنے والے ہیں 32)

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط وَلِعَذَابِ الْاٰخِرَةِ الْاَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ 33) اِنْ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اسی طرح ہوتا ہے عذاب۔ اور آخرت کا عذاب تو سب سے بڑا ہے۔ کاش! انہیں علم ہوتا 33) بے شک متقین کے لیے ان کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتُ النَّعِيْمِ 34) اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ 35) مَا لَكُمْ دِفْعَةً

رب کے ہاں نعمت والے باغات ہیں 34) کیا پھر ہم مسلمانوں کو مجرموں کے برابر ٹھہرائیں گے؟ 35) تمہیں کیا ہوا، تم کیسے فیصلے

كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ 36) اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ 37) اِنْ لَكُمْ فِيْهِ لَمَّا تَخَيَّرُوْنَ 38) اَمْ لَكُمْ

کرتے ہو؟ 36) کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھ لیتے ہو؟ 37) (کہ) اس (کتاب) میں تمہاری من مانی باتیں

اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بِالْاٰغَةِ اِلَى الْيَوْمِ الْقِيٰمَةِ 39) اِنَّ لَكُمْ لَمَّا تَحْكُمُوْنَ 39) سَلَّهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ 40)

ہوں؟ 38) کیا تم نے ہم سے یہ قیامت تک چننے والی قسمیں لی ہیں کہ تمہارے لیے وہ ہوگا جو تم فیصلہ کرو گے؟ 39) ان سے پوچھیے کہ ان میں کون اس کا ذمہ لیتا ہے؟ 40)

اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءٌ فَاَيُّاُنُوْا بِشُرَكَائِهِمْ 41) اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ 41) يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ

کیا ان کے کوئی شریک ہیں؟ تو چاہیے کہ وہ اپنے شریک لے آئیں اگر وہ سچے ہیں 41) جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انہیں سجدے کے

سَاقٍ وَيُدْعُوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ 42) خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرَهُّفُهُمْ ذٰلِكَ ط

لیے بلایا جائے گا تو وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے 42) ان کی نظریں جھکی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ اور تحقیق (دیباچہ) انہیں سجدے کے لیے

وَكَذٰلِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُونَ 43) فَذَرْنِيْ وَمَنْ يَّكْذِبْ بِهٰذَا

بلایا جاتا تھا جب کہ وہ صحیح مسلم تھے 43) لہذا چھوڑ دیجیے مجھے اور اس کو جو اس حدیث (قرآن) کو جھٹلاتا ہے، ہم انہیں آہستہ آہستہ (جہاں کی طرف)

الْحَدِيْثِ ط سَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ 44) وَاْمَلِيْ لَهُمْ ط اِنْ كِيْدِيْ مَتِيْنٌ 45)

لے جائیں گے اس طرح کہ انہیں علم تک نہ ہوگا 44) اور میں انہیں ڈھیل دیتا ہوں، بے شک میری تدبیر انتہائی چست ہے 45)

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُمُونَ ﴿٤٧﴾

(اے نبی! کیا آپ ان سے اجر مانگتے ہیں جو وہ چینی کے بوجھ سے دے جا رہے ہیں؟ ﴿46﴾ کیا ان کے پاس (علم) غیب ہے تو وہ (اس سے) کھلاتے ہیں؟ ﴿47﴾

فَأَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾

چنانچہ آپ اپنے رب کے حکم کے لیے صبر کریں اور پھنجی والے (یونس) کی طرح نہ ہوں، جب اس نے (اللہ کو) پکارا تھا جبکہ وہ غم سے بھرا ہوا تھا ﴿48﴾

لَوْلَا أَنْ تَدَارَكُهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَكُنْتَ بِالْعُرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبِهْ رَبُّهُ

اگر اس کے رب کا احسان اسے نہ سنبھالتا تو وہ پھینکا جاتا جبکہ وہ مذموم ہوتا ﴿49﴾ پھر اس کے رب نے اسے نوازا

فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا

اور اس کو صالحین میں شامل کیا ﴿50﴾ یوں لگتا ہے جیسے کافر اپنی (بری) نظروں سے آپ کو پھسلا دیں گے جب وہ یہ ذکر (قرآن)

الذِّكْرُ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے شک وہ تو بھینکا دیوانہ ہے ﴿51﴾ اور یہ (قرآن) تو سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ ﴿52﴾

ذُكْرًا مَّا 2ھ

إِنَّا 52

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرع) جو نہایت مہربان بہت مہر کرنے والا ہے

بُيُوتُهُ الْحَاقَّةُ

69 مَكِّيَّةٌ 78

الْحَاقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾

ثابت ہونے والی ﴿1﴾ کیا ہے ثابت ہونے والی؟ ﴿2﴾ اور آپ کو کس نے خبر دی کیا ہے ثابت ہونے والی؟ ﴿3﴾ ثمود اور عاد نے اس تہلکہ خیز (قیامت)

فَأَمَّا ثَمُودُ فَأَهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَأَمَّا عَادٌ فَأَهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا

کو جھٹلایا ﴿4﴾ تو جو ثمود تھے وہ انتہائی اونچی خونخاک آواز سے ہلاک کیے گئے ﴿5﴾ اور جو عاد تھے تو وہ ننگ تیز بے قابو آندھی سے ہلاک ہوئے ﴿6﴾

عَلَيْهِمْ سَبْعُ لَيَالٍ وَثَمَنِيَّةٌ أَيَّامٌ ۚ حُصُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى ۚ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ

اللہ نے ان پر سات راتیں اور آٹھ دن جزا کائنے (نار کرنے) کے لیے مسلط رکھا، پھر تم اس قوم کو پھاڑے (ہلاک کیے) ہوئے دیکھتے ہو گو یا وہ

نَحْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿٧﴾ فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ

کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں ﴿7﴾ پھر کیا آپ ان کی کوئی باقیات دیکھتے ہیں؟ ﴿8﴾ اور فرعون اور جو اس سے پہلے تھے اور انہی کی بیٹیوں والے گناہ

وَالْمُؤْتَفِكُتْ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾ فَعَصَا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً ﴿١٠﴾ إِنَّا لَمَّا طَغَا

کرتے تھے ﴿9﴾ پھر انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اس (رب) نے انہیں نہایت سخت گرفت میں لے لیا ﴿10﴾ اے شک جب

الْمَاءُ حَصَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيهَا أذُنٌ ۚ وَاعِيَةٌ ﴿١٢﴾

پانی میں طغیانی آئی تو ہم نے تمہیں بہتی سطحی میں سوار کیا ﴿11﴾ تاکہ تم تمہارے لیے اس (نخل) کو نصیحت بنا دیں اور (نخل) یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں ﴿12﴾

فَإِذَا انْفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ ۚ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَصَحَلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُتَّتَا دَكَّةً ۚ وَاحِدَةً ﴿١٤﴾

پھر جب صور میں ایک ہی بار پھونک ماری جائے گی ﴿13﴾ اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک ہی چوٹ سے ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے ﴿14﴾

فِيَوْمٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱۵ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ۝۱۶

تو اس دن واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہوگی ۱۵ اور آسمان پھٹ جائے گا، تو وہ اس دن بہت کمزور ہوگا ۱۶

وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثِينَ ۝۱۷

اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے، اور اس دن آٹھ (فرشتے) آپ کے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے ۱۷

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝۱۸ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِرِسَالَةٍ ۝۱۹

اس دن تمہاری پیشی ہوگی اور تمہارا کوئی راز خفیہ نہ رہے گا ۱۸ پھر جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا:

هَٰؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَةَ ۝۱۹ اِنِّي كُنْتُ مِنْكُمْ حَافِيَةٌ ۝۲۰ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۲۱

لو! میرا اعمال نامہ پڑھو ۱۹ بے شک مجھے یقین تھا کہ مجھے اپنے حساب کو ملنا ہے ۲۰ چنانچہ وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا ۲۱ بہشت بریں

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۲۲ قُطُوفُهَا دَابِيَةٌ ۝۲۳ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا اسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ

میں ۲۲ اس کے پھل قریب بچھے ہوں گے ۲۳ (کہا جائے گا): مزے سے کھاؤ اور پیو (اعمال) کے بدلے جو تم نے گزرے دنوں

الْخَالِيَةِ ۝۲۴ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهُ بِسَمَالَةٍ ۝۲۵ فَيَقُولُ يَلَيْتَنِي لِمَ اُوْتِيَ كِتَابِيَةَ ۝۲۶

میں آگے بیٹھے ۲۴ اور جسے اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا: کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا ۲۵

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَةَ ۝۲۶ يَلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝۲۷ مَا اَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَةَ ۝۲۸ هَلْكَ

اور مجھے خبر نہ ہوئی میرا حساب کیا ہے ۲۶ کاش! وہی (موت) فیصلہ کن (ہوتی) ۲۷ مجھے میرے مال نے کچھ فائدہ نہ دیا ۲۸ میری

عَنِّي سُلْطَانِيَةَ ۝۲۹ خُذُوهُ فَعَلُوهُ ۝۳۰ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝۳۱ ثُمَّ فِي سُلْسَلَةٍ ذَرْعُهَا

حکومت مجھ سے چھین گئی ۲۹ (حکم ہوگا): اسے پکڑو، پھر طوق ڈال دو ۳۰ پھر اسے جہنم کی آگ میں جمونک دو ۳۱ پھر ایک زنجیر میں،

سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝۳۲ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝۳۳ وَلَا يَحْضُ عَلَىٰ طَعَامِ

جس کی پیمائش ستر گز ہے، اسے جمل (یا پرو) دو ۳۲ بے شک وہ اللہ عظیم پر ایمان نہیں لاتا تھا ۳۳ اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے پر شوق

الْمِسْكِيْنَ ۝۳۴ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هُنَا حَبِيْمٌ ۝۳۵ وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غَسَلِيْنٍ ۝۳۶

دلاتا تھا ۳۴ لہذا آج یہاں کوئی اس کا غم خوار دو ست نہیں ۳۵ اور زرموں کے دھون کے سوا کوئی کھانا نہیں ۳۶

لَا يَأْكُلُهٗ اِلَّا الْخَاطِطُوْنَ ۝۳۷ فَلَا اُقْسِمُ بِمَا تُبْصَرُوْنَ ۝۳۸ وَمَا لَا تُبْصَرُوْنَ ۝۳۹

خطا کاروں کے سوا اسے کوئی نہیں کھاتا ۳۷ تو میں ان چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جو تم دیکھتے ہو ۳۸ اور (ان کی) جو تم نہیں دیکھتے ۳۹

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝۴۰ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۝۴۱ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝۴۲

بلشبہ یہ (قرآن) رسول کریم کا قول ہے ۴۰ اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں، تم کم ہی ایمان لاتے ہو ۴۱ اور نہ (یہ)

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۝۴۳ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۴۴ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝۴۵ وَلَوْ تَقَوَّلَ

کسی کاہن کا قول ہے، تم کم ہی نصیحت پکڑتے ہو ۴۴ (یہ تو) رب العالمین کی طرف سے نازل شدہ ہے ۴۵ اور اگر یہ ہم

عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقْوَالِ ۙ ۴۴ لَا خَدُّ نَا مِنْهُ بِأَيْسَرِينَ ۙ ۴۵ ثُمَّ لَقَطْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۙ ۴۶ فَمَا مِنْكُمْ
پر کوئی بات گھڑ کر گا ۴۴) تو یقیناً ہم اس کا دایاں تھم پکڑ لیتے ۴۵) پھر ہم اس کی شرگ کاٹ ڈالتے ۴۶) پھر تم میں سے کوئی ایک بھی (ہمیں)

مَنْ أَحَدٌ عَنْهُ حُجْرَتِينَ ۙ ۴۷ وَإِنَّهُ لَتَذَكَّرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۙ ۴۸ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ۙ ۴۹
اس سے روکنے والا نہ ہوتا ۴۷) اور بلاشبہ یہ (قرآن) تو متقین کے لیے نصیحت ہے ۴۸) اور یقیناً ہمیں علم ہے کہ تم میں سے بعض (اس کی) تکذیب کرتے

وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِينَ ۙ ۵۰ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ۙ ۵۱ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۙ ۵۲
ہیں ۴۹) اور یقیناً وہ (جھوٹا) کافروں کے لیے باعث حسرت ہے ۵۰) اور بے شک یہ ثابت شدہ یقین ہے ۵۱) چنانچہ اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کیجیے ۵۲)

ذُكِّرْنَا ۙ ۲

أَيَّانَهَا ۙ ۴۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرعی) بوجہ نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْمَعَارِجِ

70 مَكِّيَّةٌ 79

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۙ ۱ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۙ ۲ مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۙ ۳
ایک سائل نے عذاب مانگا جو واقع ہونے والا ہے ۱) کافروں پر، کوئی اسے ٹالنے والا نہیں ۲) اس اللہ کی طرف سے جو اونچے درجوں والا ہے ۳)

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۙ ۴
فرشتے اور روح (جبریل) اس کی طرف چڑھیں گے ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے ۴)

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَبِيلًا ۙ ۵ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۙ ۶ وَتُرَاهُ قَرِيبًا ۙ ۷ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
تو (اے نبی!) آپ صبر جمیل سے کام لیجیے ۵) بے شک وہ (لوگ) اس کو دور دیکھتے ہیں ۶) اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں ۷) جس دن آسمان پگھلے گا

كَالْمُهْلِ ۙ ۸ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ ۹ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۙ ۱۰ يُبْصِرُونَهُمْ ط يَوْمَ
جیسا ہوگا ۸) اور پہاڑ دکھلی ہوئی رنگین اون جیسے ہو جائیں گے ۹) اور کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کو نہ پوچھے گا ۱۰) حالانکہ وہ انہیں دکھلا بھی

الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابٍ يَوْمَئِذٍ بِبَنِيهِ ۙ ۱۱ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۙ ۱۲ وَفَصِيلَتِهِ
دیے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کاش عذاب سے (بچنے کو) اپنے بیٹے، نڈیے میں دے دے ۱۱) اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی ۱۲) اور اپنا خاندان جو اسے

الَّتِي تُتْوِيهِ ۙ ۱۳ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۙ ۱۴ ثُمَّ يُنْجِيهِ ۙ ۱۵ كَلَّا ط إِنَّهَا لَطْفٌ ۙ ۱۶
پناہ دیتا تھا ۱۳) اور جتنے زمین پر ہیں سب، پھر وہ (فدیہ) اسے نجات دلا دے ۱۴) ہرگز نہیں اے شک وہ بھڑکتی آگ ہے ۱۵)

نَزَّاعَةً لِّلْسُومَى ۙ ۱۶ تَدْعُوا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى ۙ ۱۷ وَجَمَعَ فَأَوْعَى ۙ ۱۸ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ
چڑیاں اوجیز دینے والی ۱۶) وہ (ہر) اس شخص کو پکارے گی جس نے پیٹھ پھیری اور (حق سے) منہ موڑا ۱۷) اور (مال) جمع کیا اور ہیبت ہیبت کر رکھا ۱۸)

هَلُوعًا ۙ ۱۹ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۙ ۲۰ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۙ ۲۱ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۙ ۲۲ الَّذِينَ
بے شک انسان کو بے صبر (خمر والا) پیدا کیا گیا ۱۹) جب اسے شر پہنچے تو گھبرا جاتا ہے ۲۰) اور جب اسے خیر ملے تو نہایت کجوں بن جاتا ہے ۲۱) مگر وہ

هُم عَلَى صَلَاتِهِمْ دَأِیْمُونَ ۙ ۲۳ وَالَّذِينَ فِيْ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۙ ۲۴
نمازی ۲۳) جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہیں ۲۳) اور جن کے مالوں میں حق مقرر ہے ۲۴)

لِّلسَّالِئِلِ وَالْمَحْرُومِ ۚ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ هُمْ مِّنْ

سوالی اور محروم کا ﴿٢٥﴾ اور جو ایم جزا کی تصدیق کرتے ہیں ﴿٢٦﴾ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے

عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ

والے ہیں ﴿٢٧﴾ بے شک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ﴿٢٨﴾ اور جو اپنی شرمگاہوں کی

حِفْظُونَ ﴿٢٩﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾

حفاظت کرنے والے ہیں ﴿٢٩﴾ سوائے اپنی بیویوں یا اپنی لونڈیوں کے، پھر یقیناً ان پر کوئی ملامت نہیں ﴿٣٠﴾

فَمَن ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعُدُونَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

پھر جو کوئی اس کے علاوہ چاہے تو وہی حد سے گزرنے والے ہیں ﴿٣١﴾ اور جو اپنی امتیں اور اپنے عہد نبھانے والے ہیں ﴿٣٢﴾ اور جو اپنی

رَاعُونَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾

شہادتوں پر قائم ہیں ﴿٣٣﴾ اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ﴿٣٤﴾ وہی لوگ باغوں میں معزز ہوں گے ﴿٣٥﴾ پھر (اے نبی!) کافروں کو کیا

أُولَٰئِكَ فِي جَنَّتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ فَمَا لِالَّذِينَ كَفَرُوا قَبْلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَسِينِ وَعَنِ

ہوا ہے کہ آپ کی طرف دوڑے آ رہے ہیں ﴿٣٥﴾ دائیں سے اور بائیں سے گروہ کے گروہ؟ ﴿٣٦﴾ کیا ان میں سے ہر شخص طمع رکھتا ہے

السَّمِالِ عَزِينَ ﴿٣٧﴾ أَيَسْمَعُ كُلُّ أَمْرٍ مِّنْهُمْ أَنْ يَدْخُلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ط إِنَّآ خَلَقْنَاهُمْ

کہ اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟ ﴿٣٨﴾ ہر گز نہیں! بے شک ہم نے انہیں اس چیز سے تخلیق کیا جسے وہ جانتے ہیں ﴿٣٩﴾ پس میں

مِمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ

مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں، یقیناً ہم قادر ہیں ﴿٤٠﴾ اس بات پر کہ (انہیں) بدل کر ان سے بہتر لے آئیں، اور ہم عاجز

خَيْرًا مِنْهُمْ لَا وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرَهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمْ

و مغلوب نہیں ﴿٤١﴾ چنانچہ آپ انہیں چھوڑ دیجیے، وہ باتیں بنائیں اور کھیلیں حتیٰ کہ اپنے اس دن سے دوچار ہوں جس کا ان

الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصْبٍ يُؤْفُضُونَ ﴿٤٣﴾

سے وعدہ کیا جاتا ہے ﴿٤٢﴾ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے نکلیں گے جیسے وہ آستانوں کی طرف دوڑ رہے ہوں ﴿٤٣﴾

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ﴿٤٤﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ سبکی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ﴿٤٤﴾

رَبُّوعَاثَتَا

أَيَاتُهَا 28

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شرح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ نُوْحٍ

71 مَكِّيَّةٌ 71

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾ قَالَ

بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ تو اپنی قوم کو ڈرا، اس سے پہلے کہ انہیں دردناک عذاب آ لے ﴿١﴾ اس نے کہا: اے میری قوم!

يَقُومُ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ② اِنْ اَعْبَدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقَوْهُ وَ اَطِيعُوْنَ ③ يَغْفِرْ لَكُمْ

بے شک میں تمہیں حکم کھلاؤں گا اور انے والا ہوں ② یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ③ وہ گناہوں سے تمہاری مغفرت

مَنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلَىٰ اَجَلٍ مُّسَيِّطٍ اِنْ اَجَلَ اللّٰهُ اِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ مَوْكِنْتُمْ

کرے گا اور تمہیں ایک مقرر وقت تک مہلت دے گا۔ بے شک جب اللہ کا مقرر وقت آجائے تو وہ مؤخر نہیں ہوتا۔ کاش! تمہیں علم ہوتا ④

تَعْلَمُونَ ④ قَالَ رَبِّ اِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَ نَهَارًا ⑤ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دَعَايَ اِلَّا فِرَارًا ⑥

اس نے کہا: میرے رب! بے شک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی ⑤ چنانچہ میری دعوت نے ان کے (حق سے) فرار ہی کو زیادہ کیا ⑥

وَ اِنِّي كَلِمًا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْا اَصَابِعَهُمْ فِىٰ اِذَانِهِمْ وَ اسْتَعْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَ اَصْرَوْا

اور میں نے جب بھی انہیں دعوت دی تاکہ تو ان کی مغفرت کرے، تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے

وَ اسْتَكْبَرُوْا اسْتِكْبَارًا ⑦ ثُمَّ اِنِّي دَعَوْتُهُمْ جَهَادًا ⑧ ثُمَّ اِنِّي اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اسْرَرْتُ

(اوپر) لپیٹ لیے اور ضد کی اور انتہائی تکبر کیا ⑦ پھر بے شک میں نے انہیں کھلی دعوت دی ⑧ پھر میں نے ان سے علانیہ کہا اور چپکے

لَهُمْ اِسْرَارًا ⑨ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ عَفُوًّا رَّحِيْمًا ⑩ يُرْسِلِ السَّمٰوٰتِ عَلَيْكُمْ

چپکے بھی سمجھایا ⑨ چنانچہ میں نے کہا: تم اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے ⑩ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش

مُّدْرَارًا ⑪ وَيَسِدْ ذِكُمْ بِاَمْوَالٍ وَ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَ يَجْعَلْ لَكُمْ اَنْهَارًا ⑫

برسائے گا ⑪ اور تمہیں مال اور بیٹوں سے بڑھائے گا اور تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا ⑫

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا ⑬ وَ قَدْ خَلَقْنَاكُمْ اَطْوَارًا ⑭

تمہیں کیا ہوا ہے کہ اللہ کے لیے وقار (عظمت) کا عقیدہ نہیں رکھتے؟ ⑬ حالانکہ اس نے تمہیں کئی مرحلوں میں تخلیق کیا ہے ⑭

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ⑮ وَ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَ جَعَلَ

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے سات آسمان تہ بہ تہ کیسے تخلیق کیے؟ ⑮ اور اس نے ان میں چاند کو روشن اور سورج کو

السَّمْسَ سِرَاجًا ⑯ وَ اللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ⑰ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَ يُخْرِجُكُمْ

چراغ بنایا؟ ⑯ اور اللہ ہی نے تمہیں زمین سے (خاص انداز سے) اگایا؟ ⑰ پھر وہ تمہیں اس میں لوٹائے گا، اور پھر تمہیں

اِخْرَاجًا ⑱ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ الْاَرْضَ بِسَاطًا ⑲ لِتَسْكُنُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ⑳ قَالَ

(دوبارہ) نکالے گا ⑱ اور اللہ نے زمین کو تمہارے لیے چھوڑنا بنایا ⑲ تاکہ تم اس کی کھلی راہوں میں چلو ⑳ نوح نے کہا: اے میرے رب!

نُوْحٌ رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَ وَلَدُهُ اِلَّا خَسَارًا ㉑ وَ مَكْرُوْا

بے شک انہوں نے میری نافرمانی کی اور ان کا اتباع کیا جنہیں ان کے مال اور اولاد نے خسارے ہی میں بڑھایا ㉑ اور انہوں نے بڑے

مَكْرًا كِبٰرًا ㉒ وَ قَالُوْا لَا تَدْرِنَ اِهْتِكُمْ وَ لَا تَدْرِنَ وَ دَا ۙ وَ لَا سَوَاعَا ۙ وَ لَا يَغُوْثَ

بڑے مکر کے ㉒ اور انہوں نے کہا: تم اپنے مجھوڑوں کو نہ چھوڑو، اور نہ چھوڑو تم و ذکو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور نہ غوث اور نہ زکو ㉓

وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۚ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۗ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۚ مَّا خَطَبْتَهُمْ

اور انھوں نے بہتوں کو گمراہ کیا، اور (اے اللہ!) تو ظالموں کو ضلالت ہی میں زیادہ کر ۲۴ وہ اپنی خطا کاریوں کی وجہ سے غرق کیے گئے، پھر

أَعْرِقُوا فَأَدْخَلُوا نَارًا ۗ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ۚ وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ

دوزخ میں داخل کیے گئے، تو انھوں نے اللہ کے سوا کوئی اپنا مددگار نہ پایا ۲۵ اور نوح نے کہا: اے میرے رب! زمین پر بسنے والے کسی کافر کو

لَا تَذَرْ عَلَيَّ الْأَرْضَ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيَّارًا ۚ إِنَّكَ إِن تَذَرَهُمْ

نہ چھوڑ ۲۶ بلاشبہ اگر تو انھیں چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور (آئندہ)

يُضِلُّوكَ عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا وَأَلَّا فَا جِرًا كَفَّارًا ۚ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ

فاجر کافر ہی جنیں گے ۲۷ اے میرے رب! تو میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما اور (ہر) اس شخص کی جو میرے گھر میں مومن ہو کر

بَيْتِي مُؤْمِنًا ۚ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۚ

داخل ہو اور مومنین اور مومنات کی (مغفرت کر) اور ظالموں کو برپادی اور ہلاکت ہی میں زیادہ کر ۲۸

رَبُّكَ مَا تَعْبَأُ

أَيَّاهُمْ ۚ 28

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے، شروع ہو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ النُّوحِ

72 مَكِّيَّةٌ 40

قُلْ أُوْحِي إِلَىٰ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۚ يَهْدِي إِلَىٰ

(اے نبی!) کہہ دیجیے: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) نور سے سنا تو انھوں نے کہا: بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن

الرُّشْدِ فَأَمَّنَّا بِهِ ۖ وَكُنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۚ

سنا ہے ۱ وہ رشددہدایت کی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے ہیں، اور ہم کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے ۲

وَأَنَّهُ تَعَلَّىٰ جَدًّا رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۚ وَأَنَّهُ كَانَ يَاقُولُ سَفِيهًا عَلَىٰ

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت اونچی ہے، نہ اس نے (اپنی) کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ اولاد ۳ اور یہ کہ ہمارے بے وقوف اللہ کی بابت ناحق جھوٹی

اللَّهُ شَطَطًا ۚ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّنْ نَقُولَ الْإِنْسَ وَالْجِنَّ عَلَىٰ اللَّهِ كَذِبًا ۚ وَأَنَّهُ

باتیں لگاتے تھے ۴ اور یہ کہ ہمارا خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے ۵ اور بے شک انسانوں کے کچھ مرد جنوں کے کچھ

كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۚ

مردوں کی پناہ پکڑتے تھے تو انھوں نے ان کو سرکشی میں بڑھایا ۶

وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ أَن لَّنْ يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۚ وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ

اور یہ کہ انھوں نے خیال کیا تھا جیسے تم (جنوں) نے خیال کیا تھا کہ اللہ کسی کو دوبارہ نہیں اٹھائے گا ۷ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹولا تو

فَوَجَدْنَا مُلَأَّتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهَبًا ۚ وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ

اسے سخت پہریداروں اور شہابیوں (شعلوں) سے بھرا پایا ۸ اور یہ کہ ہم آسمان کے ٹھکانوں میں سن گن لینے کو بیٹھا کرتے تھے، چنانچہ

فَمَنْ يَسْتَبِيعَ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شَهَابًا رَصَدًا ۙ ۙ وَآنَا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي

اب جو سننے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شہاب اپنی گھات میں پاتا ہے ۙ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا زمین والوں کے لیے برا ارادہ

الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ ۙ وَآنَا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَلِكَ ط كُنَّا

کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے لیے بھلائی کا ارادہ کیا ہے ۙ اور یہ کہ ہم میں سے نیک بھی ہیں اور اس کے سوا بھی ہیں،

طَرَائِقُ قَدَدًا ۙ ۙ وَآنَا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ نُعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَنْ نُعْجِزَهُ هَرَبًا ۙ ۙ وَآنَا لَبَنَّا

ہم مختلف طریقوں (مذہب) پر تھے ۙ اور یہ کہ ہمیں یقین ہو چکا کہ ہم اللہ کو زمین میں ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور نہ (کہیں) بھاگ کر ہی عاجز کر سکتے ہیں ۙ

سَمِعْنَا الْهُدَىٰ أَمَّا بِه ط فَمَنْ يُؤْمِنُ بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا ۙ ۙ وَآنَا مِنَّا

اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت (کی بات) سنی تو اس پر ایمان لے آئے، پھر جو کوئی اپنے رب پر ایمان لائے تو اسے نہ تو کسی نقصان کا خوف ہوگا اور نہ ظلم کا ۙ

الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ط فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۙ ۙ وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا

اور یہ کہ ہم میں مسلمان بھی ہیں اور ظالم بھی، پھر جو کوئی اسلام لائے تو انھوں نے ہدایت کی راہ ڈھونڈ لی ۙ اور کین جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کا بند ہیں ۙ

لِيَجْهَنَّمَ حَطَبًا ۙ ۙ وَأَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقِينَهُمْ مَاءً غَدَقًا ۙ ۙ لَنَفْتَنَّهُمْ فِيهِ ط

اور (ہی کی گئی ہے) کہ اگر (لوگ) سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم انھیں خوب سیراب کرتے ۙ تاکہ ہم اس میں انھیں آزمائیں، اور جو کوئی اپنے رب کے

وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ ۙ وَأَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا

ذکر سے منہ موڑے گا تو اسے وہ بڑھتے چڑھتے عذاب میں مبتلا کرے گا ۙ اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لیے ہیں، لہذا اللہ کے سوا

مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ۙ ۙ وَأَنَّ لَنَا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ط ۙ

تھو کسی کو بھی نہ پکارو ۙ اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ (محمد ﷺ) اللہ کو پکارنے کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ لوگ (کفار) اس پر ٹوٹ پڑیں ۙ

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۙ ۙ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا

کہہ دیجیے: بے شک میں اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ۙ کہہ دیجیے: بلاشبہ میں تمہارے لیے کسی نقصان کا

رَشَدًا ۙ ۙ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۙ ۙ

اختیار نہیں رکھتا اور نہ بھلائی کا ۙ کہہ دیجیے: یقیناً مجھے اللہ (کے عذاب) سے کوئی پناہ نہ دے گا اور اس کے سوا میں ہرگز کوئی جائے پناہ نہیں پاؤں گا ۙ

إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ط وَمَنْ يَعِصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا

اللہ کا حکم اور اس کے پیغام پہنچانے کے سوا (میں کوئی اختیار نہیں رکھتا) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو بے شک اس کے لیے

فِيهَا أَبَدًا ط ۙ ۙ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضَعَفَ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ۙ ۙ

آگس جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اب تک ۙ حتیٰ کہ جب وہ دیکھیں گے جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو انھیں جلد معلوم

قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقْرَبُ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۙ ۙ عِلْمُ الْغَيْبِ

ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور تر اور تعداد میں کم تر ہیں ۙ کہہ دیجیے: میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب

فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۖ إِلَّا مَن ارْتَضَىٰ مِن دَسُوْلٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ

ہے یا اس کے لیے میرے رب نے کوئی لمبی مدت رکھی ہے (۲۶) (دوق) عالم الغیب ہے، وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا (۲۷) سوائے کسی رسول

بِيَدَيْهِ وَمِن خَلْفِهِ رَصَدًا ۗ لِّيَعْلَمَ أَن قَد أَبْلَغُوا رِسَالَتِ

کے جسے وہ پسند کرے، پھر بے شک وہ اس (رسول) کے آگے اور پیچھے نگہبان لگا دیتا ہے (۲۷) تاکہ وہ معلوم کرے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغام

رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۚ

پہنچا دیے ہیں، اور اس نے ان کے گرد پیش کا احاطہ کیا ہوا ہے اور اس نے ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے (۲۸)

رُكُوْعَاتِهَا ۚ

۲۰ آيَاتِهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (مشرع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُوْرَةُ الْمُرْسَلِ

73 مَكِّيَّةٌ 3

يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ ۚ ۱ قُمْ الْيَلَّ إِلَّا قَلِيلًا ۚ ۲ بَصْفَةً أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۚ ۳ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ

اے چادر لپٹنے والے! (۱) رات میں قیام کیجئے مگر تھوڑا سا (۲) (یعنی) رات کا نصف، یا اس سے تھوڑا سا کم کیجئے (۳) یا اس پر (کچھ) زیادہ کیجئے اور قرآن

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۚ ۴ إِنَّا سَنُلْقِيٰ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۚ ۵

خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھے (۴) یقیناً ہم جلد آپ پر ایک بھاری بات ڈالیں گے (۵)

إِنَّ نَاشِئَةَ الْيَلِّ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيَلًا ۚ ۶ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۚ ۷

بلشبہرات کا اٹھنا (نس کے) کھٹنے میں زیادہ سخت اور دعاؤ ذکر کے لیے مناسب تر ہے (۶) یقیناً دن میں آپ کے لیے بہت معرفت ہے (۷)

وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۚ ۸ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

اور اپنے رب کا نام ذکر کیجئے اور سب سے کٹ کر اسی کی طرف متوجہ ہو جائیے (۸) (وہ) مشرق و مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی

فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۚ ۹ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَبِيلًا ۚ ۱۰ وَذَرْنِي

معبود نہیں، لہذا اسی کو کارساز بنا لیجئے (۹) اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے اور انھیں اچھے طریقے سے چھوڑ دیجیے (۱۰) اور مجھے

وَالْمُكَدِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهْلَهُمْ قَلِيلًا ۚ ۱۱ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۚ ۱۲ وَطَعَامًا

در تکذیب کرنے والے آسودہ حال لوگوں کو تنہا چھوڑ دیجیے اور انھیں تھوڑی سی مہلت دیجیے (۱۱) بے شک ہمارے پاس بیڑیاں

ذَاغَصَّةٍ وَعَدَابًا أَلِيمًا ۚ ۱۳ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا

اور بھڑکتی آگ ہے (۱۲) اور گلے میں اٹکنے والا طعام اور دردناک عذاب ہے (۱۳) جس دن زمین اور پہاڑ کانپیں گے اور پہاڑ

مَهِيَلًا ۚ ۱۴ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا ۚ ۱۵ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

ریت کے بھر بھرے ٹیلے ہوں گے (۱۴) بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسے ہم نے فرعون کی طرف

رَسُولًا ۚ ۱۵ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِئَلَّا ۚ ۱۶

رسول بھیجا تھا (۱۵) چنانچہ فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے نہایت سختی سے پکڑ لیا (۱۶)

فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَاءُ مُنْفَطِرًا بِهِ ط

پھر تم (غذاب سے) کیسے بچو گے اگر تم نے اس دن کا انکار کیا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا؟ ﴿۱۷﴾ جس (کی شدت) سے آسمان پھٹ جائے گا۔ اس (اللہ) کا

كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنْ هَذِهِ تَذَكُّرَةٌ ؕ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ إِنَّ

وعدہ ہو کر رہتا ہے ﴿۱۸﴾ بے شک یہ (قرآن) تو نصیحت ہے، پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچانے والی) راہ اختیار کر لے ﴿۱۹﴾ یقیناً آپ کے

بِكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثِي اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ ط

رب کو علم ہے کہ آپ قریباً دو تہائی رات یا نصف رات یا ایک تہائی رات قیام کرتے ہیں اور آپ کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ بھی۔

وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ط عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصَوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ

اور اللہ ہی رات اور دن کا (پورا) اندازہ کرتا ہے۔ اسے علم ہے کہ تم اسے نمانا نہیں سکو گے، چنانچہ اس نے تم پر مہربانی

الْقُرْآنِ ط عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَّرْضَىٰ ۖ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ

کی، پھر قرآن میں سے جتنا آسان ہو تم پڑھو۔ اسے علم ہے کہ تم میں کتنے بیمار ہوں گے اور کتنے اور زمین میں اللہ

فَضْلِ اللَّهِ ۖ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ط فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۖ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

کا فضل ڈھونڈتے پھریں گے، اور کتنے اور اللہ کی راہ میں لڑیں گے، چنانچہ اس (قرآن) میں سے جتنا آسان ہو پڑھو،

وَأَتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ط وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو قرض حسن دو۔ اور تم اپنے آپ کے لیے جو نیکی آگے بھیجو گے تو اسے اللہ کے ہاں

عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمَ أَجْرًا ط وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٠﴾ ع

بہتر اور زیادہ اجر والی پاؤ گے۔ اور اللہ سے استغفار کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ﴿۲۰﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

74 مَكِّيَّةٌ 4

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الْمَدَّثِرُ ﴿١﴾ قُمْ فَأَنْذِرْ ﴿٢﴾ وَرَبِّكَ فَكْبِّرْ ﴿٣﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿٤﴾

اے لحاف لپٹنے والے! ﴿۱﴾ اٹھیے اور ڈرائیے ﴿۲﴾ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے ﴿۳﴾ اور اپنے کپڑے پاک رکھیے ﴿۴﴾

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿٥﴾ وَلَا تَمَنَّ عَلَىٰ الْكُفْرَيْنِ ﴿٦﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿٧﴾ فَإِذَا نَقَرَتْ فِي النَّقُورِ ﴿٨﴾

اور ناپاکی چھوڑ دیجیے ﴿۵﴾ اور حصول کثرت کے لیے احسان نہ کیجیے ﴿۶﴾ اور اپنے رب کے لیے صبر کیجیے ﴿۷﴾ پس جب صور پھونکا جائے گا ﴿۸﴾ تو وہ دن

فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ﴿٩﴾ عَلَى الْكَافِرِينَ عَيْزٌ يُسِيرٌ ﴿١٠﴾ ذُرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾

سخت مشکل دن ہوگا ﴿۹﴾ کافروں کے لیے آسان نہ ہوگا ﴿۱۰﴾ مجھے اور اس کو تنہا چھوڑ دیجیے جسے میں نے اکیلا ہی پیدا کیا ﴿۱۱﴾ اور اسے مال وافر دیا ﴿۱۲﴾ اور

وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ﴿١٢﴾ وَبَنِينَ شُهُودًا ﴿١٣﴾ وَمَهْدُتٌ لَهُ تَبْهِيدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ يَطَّعُ

حاضر باش بیٹے (دیے) ﴿۱۱﴾ اور اس کے لیے خوب فراخی کا سامان مہیا کیا ﴿۱۲﴾ پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں (اسے) مزید دوں ﴿۱۳﴾ ہرگز نہیں! بلاشبہ وہ ہماری

أَنْ أَزِيدَ ۱۵ كَلَّا ط إِنَّهُ كَانَ لِأَيَّتِنَا عَنِيدًا ۱۶ سَأَرْهِقُهُ صَعُودًا ۱۷

آیات سے سخت غناور کہتا ہے ۱۶ میں اسے جلد مشکل چڑھائی چڑھاؤں گا ۱۷

إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۱۸ فَقَتِيلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۱۹ ثُمَّ قَتِيلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۲۰ ثُمَّ نَظَرَ ۲۱ ثُمَّ عَبَسَ

بے شک اس نے غور و فکر کیا اور اندازہ لگایا ۱۸ تو وہ مارا جائے! کیسا اندازہ لگایا؟ ۱۹ پھر وہ مارا جائے! کیسا اندازہ لگایا؟ ۲۰ پھر اس نے دیکھا ۲۱

وَبَسَرَ ۲۲ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۲۳ فَقَالَ إِنَّ هَذَا إِلَّا سَحْرٌ يُّؤْتِرُهُ ۲۴ إِنَّ هَذَا إِلَّا قَوْلُ

پھر تیوری چڑھائی اور منہ بسورا ۲۲ پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا ۲۳ پھر اس نے کہا: یہ (قرآن) تو صرف جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے ۲۴ یہ تو

الْبَشْرِ ۲۵ سَأَصْلِيهِ سَقَرٌ ۲۶ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرٌ ۲۷ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۲۸ لَوَاحِئُهُ

صرف ایک بشر کا قول ہے ۲۵ میں جلد اسے ستر (جہنم) میں ڈالوں گا ۲۶ اور آپ کیا سمجھ کر ستر کیا ہے؟ ۲۷ وہ نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی ۲۸

لِلْبَشْرِ ۲۹ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۳۰ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۳۱ وَمَا جَعَلْنَا

چھری جھلسا دینے والی ہے ۲۹ اس پر انیس (ترتیباً مقرر) ہیں ۳۰ اور ہم نے فرشتے ہی دوزخ کے گمران بنائے ہیں، اور ہم نے ان کی تعداد ہی

عَدَّتْهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا ۳۲ لِيَسْتَيَقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزِدَّ الَّذِينَ

کافروں کے لیے آزمائش بنا دی ہے تاکہ اہل کتاب یقین کریں اور ایمانداروں کا ایمان زیادہ

أَمْنًا إِيْمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۳۳ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي

ہوں، اور اہل کتاب اور مؤمن شک میں نہ پڑیں، اور تاکہ دل کے روگی اور کافر کہیں: اس مثال سے

قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا ۳۴ كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ

اللہ کی کیا مراد ہے؟ اسی طرح اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ اور

وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ط وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ط وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْبَشْرِ ۳۵

آپ کے رب کے لشکروں کو بس وہی جانتا ہے۔ اور وہ (جہنم) بشر کے لیے نصیحت ہی تو ہے ۳۵

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۳۶ وَاللَّيْلِ إِذَا أَدْبَرَ ۳۷ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ۳۸ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبْرَى ۳۹

ہرگز نہیں! اتم ہے چاند کی ۳۶ اور رات کی جب وہ ڈھل جائے ۳۷ اور صبح کی جب وہ روشن ہو ۳۸ بلاشبہ وہ (جہنم) بڑی (ہولناک) چیزوں میں سے ایک

نَذِيرًا لِلْبَشْرِ ۳۹ لَمَن شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ۴۰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

ہے ۳۹ بشر کے لیے ڈراوا ہے ۴۰ اس کے لیے (۱) جہنم میں سے آگے (نہلی کی طرف) بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہے ۴۰ ہر نفس نے جو کیا اس کے بدلے وہ

رَهِيْنَةً ۴۱ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۴۲ فِي جَدَّتِ ۴۳ يَسْأَلُونَ ۴۴ عَنِ الْبُجْرِمِينَ ۴۵ مَا

گردی ہے ۴۱ (تاج) والوں کے سوا ۴۲ وہ باغات بہشت میں ہوں گے، باہم سوال کریں گے ۴۳ مجرموں کے بارے میں ۴۴ (ان سے پوچھیں

سَلَّكُمُ فِي سَقَرٍ ۴۶ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصْلِيِّينَ ۴۷ وَكَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمُسْكِينِ ۴۸ وَكُنَّا

کے: تمہیں کس چیز نے جہنم میں ڈالا؟ ۴۶) وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے ۴۷ اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے ۴۸ اور ہم (اہل میں)

نَحْوُضٌ مَعَ الْخَائِضِينَ ④۵ وَكُنَّا نَكْذِبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ④۶

مشغول ہونے والوں کے ساتھ مشغول ہوتے تھے ④۵ اور ہم روزِ جزا کی تکذیب کرتے تھے ④۶

حَتَّىٰ أَتَيْنَا الْبَيْقِينَ ④۷ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّفِيعِينَ ④۸ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ

حتیٰ کہ ہمیں موت نے آیا ④۷ پھر سفارشیوں کی سفارش انہیں نفع نہ دے گی ④۸ پھر انہیں کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑتے

مُعْرِضِينَ ④۹ كَانَتْهُمْ حَصْرًا مُّسْتَنْفِرَةً ⑤۰ فَزَتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ⑤۱ بَلْ يَرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ

ہیں؟ ④۹ جیسے وہ بد کے ہوئے گدھے ہوں ⑤۰ جو شیر سے بھاگے ہوں ⑤۱ بلکہ ان میں سے ہر آدمی چاہتا ہے کہ اسے کھلے

مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنْشَرَةً ⑤۲ كَلَّا ط بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ⑤۳ كَلَّا إِنَّهُ تَذَكُّرٌ ⑤۴

مجھے دیے جائیں ⑤۲ ہرگز نہیں! بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے ⑤۳ ہرگز نہیں! یقیناً یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے ⑤۴ تو جو کوئی

فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ ⑤۵ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ط هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ⑤۶

چاہے اسے یاد کرے ⑤۵ اور وہ (کفار) اسے یاد نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ وہی تقویٰ کے لائق اور مغفرت کے لائق ہے ⑤۶

وَكَلَّمَآتَهَا 2

آيَاتَهَا 40

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع ہو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْقِيلَمَةِ

75 مَكِّيَّةٌ 31

لَا أَقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ① وَلَا أَقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ② أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ نَجْمَعُ

میں قسم کھاتا ہوں یومِ قیامت کی ① اور قسم کھاتا ہوں نفسِ ملامت کر کے ② کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہیں کر پائیں

عِظَامَهُ ③ بَلَىٰ قُدْرَيْنَ عَلَىٰ أَنْ تُسْوَىٰ بِنَانِهِ ④ بَلْ يَرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجَرًا أَمَامَهُ ⑤

گے؟ ③ کیوں نہیں! بلکہ ہم تو اس کی پور پور ٹھیک کرنے پر قادر ہیں ④ بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آئندہ بھی فسق و فجور کے کام کرے ⑤

يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ⑥ فَاذًا بِرَقِ الْبَصَرِ ⑦ وَخَسَفَ الْقَمَرِ ⑧ وَجَمِيعَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ⑨

وہ پوچھتا ہے یومِ قیامت کب ہے؟ ⑥ چنانچہ جب آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی ⑦ اور چاند گھٹنا جائے گا ⑧ اور جمع کر دیے جائیں گے سورج اور

يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفْرُ ⑩ كَلَّا لَا وَزَرَ ⑪ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ⑫ يُنَبِّئُكَ

چاند ⑩ انسان اس دن کہے گا: جائے فرار کہاں ہے؟ ⑩ ہرگز نہیں! (وہاں) کوئی پناہ گاہ نہیں ⑪ اس دن تیرے رب کے سامنے جا ٹھہرنا ہوگا ⑫ اس

الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ⑬ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ⑭

دن انسان کو بتا دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا ⑬ بلکہ انسان خود اپنے نفس پر خوب شاہد ہے ⑭

وَلَوْ أَلْفَىٰ مَعَاذِيرَهُ ⑮ لَا تَحْرِيكَ بِهِ لِسَانِكَ لِتَجَلَ بِهٖ ⑯ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ

اگرچہ وہ اپنی (کئی سی) معذرتیں پیش کرے ⑮ (اے نبی!) آپ اس (قرآن) کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں ⑯ یقیناً اس کا (آپ کے سینے میں) جمع

وَقُرْآنَهُ ⑰ فَاذًا قُرْآنَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ⑱ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ⑲ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ

کرنا اور (آپ سے) اس کا پڑھنا دینا ہمارے ذمے ہے ⑰ پھر جب ہم اسے پڑھاؤ گے تو آپ اس کے پڑھنے کی اجازت کریں ⑱ پھر یقیناً اس کی وضاحت ہمارے

الْعَاجِلَةَ ⑳ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ㉑ وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ ㉒ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ㉓

فسے ہے ⑳ ہرگز نہیں! بلکہ تم دنیا کو پسند کرتے ہو ㉑ اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو ㉒ اس دن (کئی) چہرے تر تازہ ہوں گے ㉓ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے ㉓

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ㉔ تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ㉕ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ

اور اس دن (کئی) چہرے اداس ہوں گے ㉔ وہ سمجھیں گے کہ ان سے کرتوڑ معاملہ کیا جائے گا ㉕ ہرگز نہیں! جب (جان) پہنلی تک آپنچگی ㉕

التَّرَاقِي ㉖ وَقِيلَ مَنْ سَكُنَ ㉗ رَاقٍ ㉘ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ㉙ وَالْتَفَتِ السَّاقُ

اور کہا جائے گا: کون ہے جہاڑ پھوک کرنے والا؟ ㉗ اور وہ سمجھے گا یہ وقت فراق ہے ㉘ اور پنڈلی، پنڈلی سے پلٹ جائے گی ㉙ اس دن آپ

بِالسَّاقِ ㉚ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ㉛ فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَّىٰ ㉜ وَلَكِنْ كَذَّبَ

کے رب کی طرف چلنا ہوگا ㉛ نہ تو اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی ㉜ بلکہ اس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ موڑا ㉝ پھر اپنے اہل و عیال کے

وَتَوَلَّىٰ ㉞ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَنَطَّلِي ㉟ أُولَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ㊱ ثُمَّ أُولَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ㊲

پاس اگڑتا ہوا گیا ㉞ تیرے لیے ہلاکت پر ہلاکت ہے ㉟ پھر تیرے لیے ہلاکت پر ہلاکت ہے ㊱ کیا انسان سمجھتا ہے کہ اسے یونہی بے کار

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ㊳

(بلا حساب کتاب) چھوڑ دیا جائے گا؟ ㊳

أَلَمْ يَكْ نُطْفَةً مِّن مَّنِي يُمْنِي ㊴ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَحَلَقَ فَسَوَّىٰ ㊵ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ

کیا وہ نمی کا ایک نطفہ نہیں تھا جو (رحم میں) پڑکایا جاتا ہے؟ ㊴ پھر وہ توخڑا بنا، پھر اللہ نے پیدا کیا اور اس کی نوک پلک سنواری ㊵ پھر اس سے مذکر اور

الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ㊶ أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَنْ يُعْجِيَ الْمَوْتَىٰ ㊷

مؤنث کا جوڑا بنایا ㊶ کیا وہ (اللہ) اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کر دے؟ ㊷

رُكُونَاتِهِنَّ 2

أَيَاتِهِنَّ 31

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو نہایت مہربان، بہت مہربان کرنے والا ہے

سُورَةُ الدَّهْرِ

76 مَكِّيَّةٌ 98

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا ① إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِّن نُّطْفَةٍ

یقیناً (ہر) انسان پر زمانے سے ایک ایسا وقت گزر چکا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر نہ تھا ① بے شک ہم نے انسان کو مخلوق نطفہ سے پیدا کیا، ہم اسے

أَمْشَاجٍ ② نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَبِيحًا بَصِيرًا ③ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا

آزما نا چاہتے ہیں، چنانچہ ہم نے اس کو سنسنے، دیکھنے والا بنا دیا ② بے شک ہم نے اسے راستے کی ہدایت دی، خواہ شکر گزار بنے یا ناشکر ③

كُفُورًا ④ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلْسِلًا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ⑤ إِنَّ الْأَبْرَارَ

بلاشبہ ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ④ بے شک نیک لوگ ایسے جام سے پئیں

يَشْرَبُونَ ⑥ مِّنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ⑦ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ

کے جس میں کافور کی ملاوٹ ہوگی ⑥ (وہ) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے اور (جہر چاہیں گے) اس کی شاخیں نکال لے جا

اللَّهُ يَفْجَرُونَهَا تَفْجِيرًا ⑥ يُوفُونَ بِالْأَنْذَرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ⑦
 کیں گے ⑥ وہ اپنی نذریں پوری کرتے اور اس دن سے خوف کھاتے ہیں جس کی آفت (ہر طرف) پھیلی ہوگی ⑦

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ⑧ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ
 اور وہ کھانا کھلاتے ہیں، اس کی محبت کے باوجود، مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو ⑧ (اور کہتے ہیں:) بس تم تو تمہیں اللہ کی خاطر کھانا کھلاتے ہیں، ہم تم

لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا ⑨ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَبَطِيرًا ⑩
 سے جزا اور شکر گزاری نہیں چاہتے ⑨ ہم اپنے رب سے چہرے بگاڑ دینے والے نہایت سخت دن کا خوف کھاتے ہیں ⑩ پھر اللہ تمہیں اس دن کے شر

فَوَقَّعَهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّيْتَهُمْ نَصْرًا وَسُورًا ⑪ وَجَزَّيْتَهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً
 (عذاب) سے بچالے گا اور تازگی اور سرور سے نوازے گا ⑪ اور ان کے صبر کے بدلے تمہیں جنت اور ریشمی لباس دے گا ⑫

وَحَرِيرًا ⑫ مُتَّكِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرْبَابِ ⑬ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ⑭
 وہ جنت میں مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، وہاں نہ دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدید سردی ⑬ اور اس (جنت) کے سامنے

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلُّهَا وَذَلَّتْ قُطُوفُهَا تَذَلِيلًا ⑭ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِأَنْيَاءٍ مِّنْ
 ان پر جگھے ہوں گے، اور اس کے (پہلوں کے) گچھے ان کے تابع فرمان بنا دیے جائیں گے ⑭ اور ان پر چاندی کے برتن

فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ⑮ قَوَارِيرًا مِّنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ⑯
 اور شیشے کے ساغر پھرائے جائیں گے ⑮ شیشے بھی چاندی (کی قسم) کے، (ساقی) تمہیں ٹھیک اندازے سے پھریں گے ⑯

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ⑰ عَيْنًا فِيهَا تُسْتَشَىٰ سَلْسَبِيلًا ⑱
 اور وہاں تمہیں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سوخنے کی ملاوٹ ہوگی ⑰ (یہ) جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کا نام دیا گیا ہے ⑱ اور

وَيُطَوَّفُ عَلَيْهِمْ وَلِدَانٌ مُّخْدُونٌ ⑲ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسْبَتْهُمْ لَوْلَا مُنْتَوَرًا ⑳ وَإِذَا
 ان کی خدمت میں سدا نوخیز ہی رہنے والے لڑکے پھرتے ہوں گے۔ جب تو انہیں دیکھے گا تو انہیں بکھرے ہوئے مورتی سمجھے گا ⑲ اور جب

رَأَيْتَ ثُمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمَلَكًا كَبِيرًا ㉑ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ㉒
 تو وہاں (کسی بھی طرف) دیکھے گا تو نعمتیں ہی نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھے گا ㉑ ان (کے تن) پر باریک، سبز اور دہیز ریشم کے کپڑے (لباس)

وَحُلُوعًا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ㉓ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ㉔ إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ
 ہوں گے، اور انہیں چاندی کے نگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں شرابِ طہور پلائے گا ㉔ (کہا جائے گا:) بلاشبہ یہ تمہاری جزا ہے اور

جَزَاءً ۚ وَكَانَ سَعْيِكُمْ مَّشْكُورًا ㉕ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ㉖
 تمہاری سعی قابلِ قدر ہے ㉕ یقیناً ہم ہی نے آپ پر یہ قرآن تمہارا تمہوڑا کر کے نازل کیا ہے ㉖

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ㉗ وَادْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً
 چنانچہ آپ اپنے رب کے حکم کے لیے صبر کیجیے اور ان میں سے کسی گناہ گار یا ناشکرے کی اطاعت نہ کیجیے ㉗ اور صبح و شام اپنے رب

وَأَصِيلًا ۲۵ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۲۶ إِنَّ هَؤُلَاءِ يُحِبُّونَ

کے نام کا ذکر کیجئے ۲۵ اور کچھ (حصہ) رات میں اسے سجدے کیجئے اور رات گئے تک اس کی تسبیح کیجئے ۲۶ بے شک یہ لوگ دنیا سے محبت

الْعَاجِلَةَ وَيَذُرُونَ وَرَأَاهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ۲۷ نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۲۸

رکھتے ہیں اور بھاری دن (قیامت) کو پس پشت ڈالتے ہیں ۲۷ ہم ہی نے انھیں تخلیق کیا اور ان کے جوڑ مضبوط کیے۔ اور جب ہم

وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثالَهُمْ تَبْدِيلًا ۲۸ إِنَّ هَذِهِ تَذْكَرَةٌ ۲۹ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ

جاہیں بدل کر ان جیسے (اور لوگ) لے آئیں ۲۸ بے شک یہ ایک نصیحت ہے، پھر جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچانے والی)

سَبِيلًا ۲۹ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۳۰

راہ اختیار کر لے ۲۹ اور تم کیا ہو گے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ بے شک اللہ عظیم و حکیم ہے ۳۰

يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ط وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۳۱

وہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے ۳۱

يُؤْتِيهَا ۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يُؤْتِيهَا ۲

أَيَّهَا ۵

اللہ کے نام سے (شروع ہو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے)

۷۷ مَكِّيَّةٌ ۳۳

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ۱ فَالْعَصْفِ عَصْفًا ۲ وَالنَّشْرِ نَشْرًا ۳

لگا تار جھینگی ہواؤں کی قسم! ۱ پھر تند و تیز چلتی طوفانی ہواؤں کی ۲ اور (بند برسانے، بادل) پھیلانے والی ہواؤں کی قسم ۳ پھر انہیں پھاڑ کر جدا جدا

فَالْفِرْقِ فَرَقًا ۴ فَالْمَلَقِ مَلَقًا ۵ عُدْرًا أَوْ نُدْرًا ۶ إِنَّمَا تُوعَدُونَ

کرنے والی ہواؤں کی ۴ پھر ذکراتارنے والے فرشتوں کی (قسم) ۵ عذر (ختم کرنے) ماڈرسانے کو ۶ یعنی تم سے جس (قیامت) کا وعدہ

لَوَاقِعٌ ۷ فَإِذَا التُّجُومُ طُبِسَتْ ۸ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ۹ وَإِذَا الْجِبَالُ سُفَّتْ ۱۰

کیا جاتا ہے وہ ضرور واقع ہو کر رہے گی ۷ پھر جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے ۸ اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا ۹ اور جب پہاڑوں کی

وَإِذَا الرُّسُلُ أَقْتَتْ ۱۱ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ۱۲ لِيَوْمِ الْفُصْلِ ۱۳

دجیوں ازادی جائیں گی ۱۰ اور جب رسولوں کو مقرر وقت پر لایا جائے گا ۱۱ (کہا جائے گا: کس دن کے لیے انھیں مؤخر کیا گیا؟) ۱۲ فیصلے کے دن

وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفُصْلِ ۱۴ وَيَلَّ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۱۵

کے لیے ۱۳ اور آپ کیا کچھ فیصلے کا دن کیا ہے؟ ۱۴ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بربادی ہے ۱۵

أَلَمْ نُهَبِكِ الْأَوَّلِينَ ۱۶ ثُمَّ نُنَبِّئُهُمُ الْآخِرِينَ ۱۷ كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۱۸

کیا ہم پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر چکے؟ ۱۶ پھر ہم بچپلوں کو ان کے پیچھے لگائیں گے ۱۷ ہم مجرموں سے یہی کچھ کرتے ہیں ۱۸ اس دن

وَيَلَّ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۱۹ أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۲۰ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ

تکذیب کرنے والوں کے لیے جاتی ہے ۱۹ کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی (مٹی) سے تخلیق نہیں کیا؟ ۲۰ پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ رکھا ۲۱

مَكِينٍ ① إِلَى قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ② فَقَدَرْنَا ③ فِعْمَ الْقَدِرُونَ ④ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

ایک مقررہ اندازے (مت) تک ② پھر ہم نے اندازہ لگایا تو کیا خوب اندازہ لگانے والے ہیں ④ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے

لِلْمُكْذِبِينَ ④ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ⑤ أَحْيَاءَ وَأَمْوَاتًا ⑥ وَجَعَلْنَا فِيهَا

ہلاکت ہے ④ کیا ہم نے نہیں بنائی زمین سینے والی ⑤ زمندوں کو اور مردوں کو؟ ⑥ اور ہم نے اس میں مضبوط (بھے ہوئے) اونچے پہاڑ بنائے

رَوَاسِي شِبْحٍ وَ أَسْقَيْنَكُم مَّاءً فَرَاتًا ⑦ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكْذِبِينَ ⑧ انْطَلِقُوا إِلَى

اور تمہیں بیٹھا پانی پلایا ⑦ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے تباہی ہے ⑧ (کہا جائے گا: چلو اس (مذاب) کی طرف جس کو تم جھلاتے

مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكْذِبُونَ ⑨ انْطَلِقُوا إِلَى ظِلِّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ⑩

تھے ⑨ چلو تین شاخوں والے سائے (دھوئیں) کی طرف ⑩

لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ⑪ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّ كَالْقَصْرِ ⑫ كَأَنَّهُ جِهَنَّمُ

نہ ٹھنڈک پہنچانے والا اور نہ شعلوں سے بچاؤ کرے ⑪ بے شک جہنم (آگ کے اتنے بڑے) شرارے پیچھے کی جیسے گل ⑫ گویا وہ زرد اونٹ

صَفْرٌ ⑬ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكْذِبِينَ ⑭ هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ ⑮ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ

ہوں ⑬ اس دن جھلانے والوں کے لیے بربادی ہے ⑭ یہ (وہ) دن ہے کہ (لوگ) بول نہیں سکیں گے ⑮ اور نہ انہیں اذن ملے گا کہ وہ معذرت

فِيَعْتَذِرُونَ ⑯ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكْذِبِينَ ⑰ هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَعَلْنَا وَالْأُولِينَ ⑱

کر سکیں ⑱ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے تباہی ہے ⑰ یہ فیصلے کا دن ہے، ہم تمہیں اور پہلوں کو جمع کریں گے ⑱ پھر اگر تمہارے پاس

فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُوا ⑲

کوئی چال ہے تو میرے خلاف چلو ⑲

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكْذِبِينَ ⑳ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ وَعُيُونٍ ㉑ وَفَوَاكِهِ مِمَّا

اس دن جھلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے ⑳ بے شک متقی لوگ چھاؤں میں اور بہتے چشموں میں ہوں گے ㉑ اور (لذی) میووں

يَشْتَهُونَ ㉒ كُلُّوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ㉓ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي

میں جس قسم کے وہ چاہیں گے ㉒ (کہا جائے گا: مزے سے کھاؤ اور پیو، اس کے بدلے جو تم عمل کرتے رہے ㉓ بے شک ہم نیکیوں

الْمُحْسِنِينَ ㉔ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكْذِبِينَ ㉕ كُلُّوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُمْ

کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ㉔ اس دن جھلانے والوں کے لیے بربادی ہے ㉕ (اے جھلانے والو!) تم (دنیا میں) تھوڑا سا کھاؤ اور فائدہ

مُجْرِمُونَ ㉖ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكْذِبِينَ ㉗ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا

انصاف، بے شک تم مجرم ہو ㉖ اس دن جھلانے والوں کے لیے بربادی ہے ㉗ اور جب ان سے کہا جائے (اللہ کے آگے) رکوع کرو تو

لَا يَرْكَعُونَ ㉘ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكْذِبِينَ ㉙ فَمَا بَىٰ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ㉚

وہ رکوع نہیں کرتے ㉘ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بربادی ہے ㉙ پھر اس (قرآن) کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ㉚

رُكُوعَاتُهَا 2

آيَاتُهَا 40

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

مُؤَوَّذَةُ النَّبَا

80 مَكِّيَّةٌ

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ① عَنِ النَّبَا الْعَظِيمِ ② الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ③ كَلَّا

وہ باہم کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟ ① اس عظیم خبر کے بارے میں ② جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ③ ہرگز نہیں! جلد ہی وہ

سَيَعْلَمُونَ ④ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ⑤ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهْدًا ⑥ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ⑦

جان لیں گے ④ پھر ہرگز نہیں! جلد ہی وہ جان لیں گے ⑤ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ ⑥ اور پہاڑوں کو میٹھیں (نہیں بنایا؟) ⑦

وَوَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ⑧ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ⑨ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ⑩

اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا ⑧ اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا ⑨ اور ہم نے رات کو تمہارے لیے لباس بنایا ⑩

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ⑪ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ⑫ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا

اور ہم نے دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا ⑪ اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے ⑫ اور ہم نے ایک روشن چراغ

وَهَاجًا ⑬ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ⑭ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ⑮

(سورج) بنایا ⑬ اور ہم نے بھرے بادلوں سے خوب برسنے والا پانی نازل کیا ⑭ تاکہ ہم اس کے ذریعے سے اناج اور سبزہ نکالیں ⑮

وَجِئْتِ الْفَاقَا ⑯ إِنَّ يَوْمَ الْفُصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ⑰ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ⑱

اور گھنے باغات (آگائیں) ⑯ بے شک فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے ⑰ جس دن صور بھونکا جائے گا تو تم گروہ گروہ چلے آؤ گے ⑱

وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ⑲ وَسِيرَتِ الْجِبَالُ كَسِرَابٍ ⑳ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ

اور آسمان کھول دیا جائے گا تو (اس میں) دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے ⑲ اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے ⑳

مِرْصَادًا ㉑ لِلظَّالِمِينَ مَأْتًا ㉒ لِبِئْسَ لِي فِيهَا أَحْقَابًا ㉓ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ㉔

بے شک دوزخ تک میں ہے ㉑ سرکشوں کا ٹھکانا ہے ㉒ وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے ㉓ وہ اس میں کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ کسی

إِلَّا حَيْبًا وَعَسَاقًا ㉕ جَزَاءً وَفَاقًا ㉖ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ㉗ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

شروب کا ㉔ (ہاں) مگر کھولنا پانی اور بہتی پیپ ㉕ (یہ ہے) بدلہ پورا ㉖ انہیں تو حساب کی امید ہی نہ تھی ㉗ انہوں نے ہماری آیات کو

كَذَّبًا ㉘ وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ㉙ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ㉚

بے دریغ جھٹلایا ㉘ اور ہم نے ہر چیز کو ایک کتاب میں گن رکھا ہے ㉙ لہذا اب تم اپنے کیے کا مزہ چکھو، ہم تمہارا عذاب بڑھاتے ہی رہیں گے ㉚

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ㉛ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ㉜ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ㉝ وَكَأْسًا دِهَاقًا ㉞

یہ متقینوں کے لیے ہے ㉛ حدائق اور انگور ㉜ اور گروہ گروہ ㉝ اور ٹھنڈی چائے ㉞

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِدْبًا ۚ ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ۙ ﴿٣٦﴾

وہ جنت میں نہ تو بے ہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ ۳۵ انہیں آپ کے رب کی طرف سے نیک اعمال کا یہ بدلہ ملے گا جو ان کے لیے کافی انعام ہوگا ۳۶

رَّبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنُ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۙ ﴿٣٧﴾

جو آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان تمام اشیا کا رب ہے نہایت مہربان ہے، وہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہیں رکھیں گے ۳۷

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۗ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أِذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ

جس دن جبریل اور (سب) فرشتے اس کے حضور صف بستہ کھڑے ہوں گے، اس سے صرف وہی کلام کر سکے گا جسے رحمن اجازت دے گا

صَوَابًا ۙ ﴿٣٨﴾ ذَلِكَ الْيَوْمَ الْحَقُّ ۗ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَاءًا ۙ ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ عَذَابًا

اور وہ درست بات کہے گا ۳۸ یہ دن برحق ہے، چنانچہ جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا لے ۳۹ بے شک ہم نے تمہیں جلد آنے والے عذاب

قَرِيبًا ۗ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكُفْرُ يَلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۙ ﴿٤٠﴾

سے ڈرا دیا ہے، اس دن انسان وہ (سب کچھ) دیکھے گا جو اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہوگا اور کافر کہے گا: کاش! میں مٹی ہو جاتا ۴۰

رُكُونًا لِّمَا

أَيَّامًا ۙ 46

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع ہو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سَبْرًا لِّمَا

مَكْرَهًا ۙ 79 مَكْرَهًا 81

وَاللَّذَعَتِ غَرَقًا ۙ ﴿١﴾ وَاللَّشِطِ نَشْطًا ۙ ﴿٢﴾ وَالسَّيِّحَتِ سَبْحًا ۙ ﴿٣﴾ فَالسَّيِّغَتِ

قسم ہے ڈوب کر روح نکالنے والے (فرشتوں) کی ۱ اور آسانی سے روح نکالنے والوں کی ۲ اور تیزی سے تیرنے والوں کی ۳ پھر دوڑ کر آگے

سَبْقًا ۙ ﴿٤﴾ فَالْمُدْبِرَاتِ أَمْرًا ۙ ﴿٥﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ ﴿٦﴾ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ ۙ ﴿٧﴾

بڑھنے والوں کی ۴ پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی ۵ جس دن کانپنے والی (زمین) کانپے گی ۶ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی (قیامت) ۷

قُلُوبٌ يُّوْمِئِذٍ وَاجِفَةٌ ۙ ﴿٨﴾ ابْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۙ ﴿٩﴾ يَقُولُونَ عَانًا لَّمَرَدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۙ ﴿١٠﴾

اس دن کئی دل دھڑکتے ہوں گے ۸ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ۹ وہ (کافر) کہتے ہیں: کیا ہم یقیناً پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے؟ ۱۰

عَإِذَا كُنَّا عِظَامًا تَّخِرَةً ۙ ﴿١١﴾ قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۙ ﴿١٢﴾ فَإِنَّمَا هِيَ

کیا جب ہم گلی سزی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ ۱۱ کہتے ہیں کہ اس وقت لوٹنا تو خسارے والا ہے ۱۲ چنانچہ وہ (قیامت)

زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۙ ﴿١٣﴾ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۙ ﴿١٤﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۙ ﴿١٥﴾

تو صرف ایک (خوفناک) ڈانٹ ہوگی ۱۳ تب لوگ ایک دم کھلے میدان میں (منع) ہوں گے ۱۴ یقیناً آپ کے پاس موسیٰ کی بات آچکی ہے ۱۵

ذُ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۙ ﴿١٦﴾ إِذْ هَبَّ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۙ ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ

جب اس کے رب نے مقدس وادی طوی میں اسے پکارا تھا ۱۶ (کہ) فرعون کی طرف جاؤ، بے شک اس نے سرکشی کی ہے ۱۷ پھر (اسے) کہو: کیا

لَكَ إِلَىٰ أَنْ تَزْكِيَ ۱۸) وَ أَهْدِيكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ۱۹) فَارُهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۲۰)

تو پاک ہونا چاہتا ہے؟ ۱۸) اور میں تیرے رب کی طرف تیری راہنمائی کروں کہ تو ڈر جائے ۱۹) چنانچہ اس (موسیٰ) نے اسے بڑی نشانی دکھائی ۲۰)

فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۲۱) ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۲۲) فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۲۳) فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۲۴)

تو اس نے (اسے) جھٹلایا اور نافرمانی کی ۲۱) پھر وہ پلٹا (فسادی) کوشش کرتا ہوا ۲۲) پھر سب کو جمع کر کے اعلان کیا ۲۳) تو کہا: میں تمہارا سب سے

فَاخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْأُخْرَةِ وَالْأُولَىٰ ۲۵) إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشَىٰ ۲۶)

بزارب ہوں ۲۴) تب اللہ نے اسے پکڑ لیا آخرت اور دنیا کے عذاب میں ۲۵) بے شک اس میں اس کے لیے عبرت ہے جو ڈرتا ہے ۲۶)

عَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّيِّئَاتِ ۲۷) رَفَعَ سَمَكَهَا فَسَوَّيَهَا ۲۸)

کیا تمہاری (دوبارہ) پیدائش زیادہ مشکل ہے یا آسمان کی؟ جسے اسی نے بنایا ہے ۲۷) اس نے آسمان کی چھت بلند کی پھر اسے ٹھیک ٹھاک کیا ۲۸)

وَاعْطَشَ لِيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ۲۹) وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ۳۰) أَخْرَجَ

اور اس کی رات کو تاریک اور اس کے دن کو روشن بنایا ۲۹) اور اس کے بعد زمین کو بچھایا ۳۰) اس میں سے اس کا پانی اور

مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعُهَا ۳۱) وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ۳۲) مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۳۳)

اس کا چارا نکالا ۳۱) اور پہاڑوں کو مضبوط گاڑ دیا ۳۲) (یہ سب) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے ہیں ۳۳)

فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَةُ الْكُبْرَىٰ ۳۴) يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَىٰ ۳۵)

پھر جب بڑی آفت (قیامت) آجائے گی ۳۴) اس دن انسان یاد کرے گا جو اس نے کوشش کی ہوگی ۳۵)

وَبَرَزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَىٰ ۳۶) فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ ۳۷) وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۳۸)

اور دوزخ ہر دیکھنے والے شخص کے سامنے (ظاہر) کر دی جائے گی ۳۶) لیکن پھر جس نے سرکشی کی ۳۷) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ۳۸)

فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۳۹) وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۴۰)

تو بے شک دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے ۳۹) لیکن جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ۴۰)

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۴۱) يُسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۴۲)

تو بے شک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے ۴۱) (اے نبی!) کافر آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی؟ ۴۲)

فِيمَا أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا ۴۳) إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا ۴۴) إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ مَنْ

آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا غرض؟ ۴۳) اس (کلمہ) کی انتہا تو آپ کے رب ہی کے پاس ہے ۴۴) آپ تو صرف ہر اس شخص کو ڈراتے

يَخْشَاهَا ۴۵) كَانَهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۴۶)

تو اسے ڈرتے ہیں ۴۵) جیسے ان لوگوں کو دیکھنے سے پہلے وہ اسے نہ دیکھ سکتے تھے ۴۶)

وَصَاحِبَتِهِ وَبَيْنِهِ ۝۳۶ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝۳۷

اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے (بھی) ۳۶ ان میں سے ہر شخص کا اس دن ایسا حال ہوگا جو اسے دوسروں سے بے پروا کر دے گا ۳۷

وَوَجْهٌ يُومِئِدُ مَسْفِرَةً ۝۳۸ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝۳۹ وَوَجْهٌ يُومِئِدُ عَلَيْهَا غَبْرَةٌ ۝۴۰

اس دن کئی چہرے چمکتے ہوں گے ۳۸ ہنستے مسکراتے، ہشاش بشاش ۳۹ اور کئی چہروں پر اس دن خاک اڑ رہی ہوگی ۴۰

تَرَهَقَهَا قَتْرَةٌ ۝۴۱ أُولَئِكَ هُمُ الْكٰفِرَةُ الْفٰجِرَةُ ۝۴۲

ان پر سیاہی چھائی ہوگی ۴۱ یہی لوگ ہیں کافر فاجر ۴۲

رَكُوعًا ۱

آيَاتًا 29

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (الشریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْكَافِرَاتِ

81 مَكِّيَّةٌ 7

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ وَإِذَا

جب سورج پلٹ دیا جائے گا ۱ اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے ۲ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے ۳ اور جب

الْعِشَارُ عَطَلَتْ ۝۴ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝۵ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶

دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں بیکار چھوڑ دی جائیں گی ۴ اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں گے ۵ اور جب سمندر بھڑکا دیے جائیں گے ۶

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝۷ وَإِذَا الْمَوْءِدَةُ سُيِّلَتْ ۝۸ بِأَيِّ ذَنْبٍ

اور جب روئیں (جنسوں سے) ملا دی جائیں گی ۷ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ۸ اسے کس گناہ کی وجہ سے

قُتِلَتْ ۝۹ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝۱۱ وَإِذَا

قتل کیا گیا؟ ۹ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے ۱۰ اور جب آسمان کی کھال اتار دی جائے گی ۱۱ اور جب

الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝۱۳ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝۱۴

جہنم بھڑکائی جائے گی ۱۲ اور جب جنت قریب لائی جائے گی ۱۳ اس وقت ہر شخص جان لے گا جو کچھ وہ لے کر آیا ۱۴

فَلَا أَقْسَمُ بِالْخُنُوسِ ۝۱۵ الْجَوَارِ الْكُنُوسِ ۝۱۶ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸

چنانچہ میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے ۱۵ چلنے والے، چھپ جانے والے تاروں کی ۱۶ اور رات کی جب دو چلی جاتی ہے ۱۷ اور صبح کی جب دور روشن ہوتی ہے ۱۸

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝۱۹ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝۲۰ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝۲۱

بے شک یہ (قرآن) رسول کریم (جبریل) کا قول ہے ۱۹ جو بڑی قوت والا عرش والے کے نزدیک بلند مرتبہ ہے ۲۰ وہاں (آمنوں میں) اس کی اطاعت کی جاتی ہے، امین ہے ۲۱

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۝۲۲ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأَفْقِ السَّيِّئِينَ ۝۲۳ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝۲۴

اور (اے لوگو!) تمہارا ساتھ (جو) دونوں نہیں ۲۲ (جبریل) تو اس (جبریل) کو روشن نظر رکھنے کے لیے ۲۳ اور وہ غیب (کی باتوں) پر خیال نہیں ہے ۲۴

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝۲۵ فَايْنَ تَذَهَبُونَ ۝۲۶ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ ۝۲۷

اور یہ (قرآن) کسی مردود شیطان کا قول نہیں ۲۵ پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو ۲۶ یہ تو سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے ۲۷

لِيَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝۲۸ وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۝۲۹

تم میں سے جو بھی سیدھی راہ پر چلے ۲۸ اور اللہ رب العالمین کے چاہے بغیر تم (کچھ بھی) نہیں چاہ سکتے ۲۹

رُكُوْعَهَا 1

آيَاتُهَا 19

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع ہونا بہت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ

82 مَكِّيَّةٌ

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَاِذَا الْكُوْكَبُ اَنْتَثَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِرَتْ ۝۳

جب آسمان پھٹ جائے گا ۱ اور جب تارے جھڑ جائیں گے ۲ اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں گے ۳

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمْتَ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵ يَاٰ أَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَكَ

اور جب قبریں اکھڑ دی جائیں گی ۴ تو شخص کو اس کا اگلا پچھلا کیا دھرا سب معلوم ہو جائے گا ۵ اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کی

بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶ الَّذِي خَلَقَكَ فَسُوِّدَكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ رَبُّكَ ۝۸

بابت دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟ ۶ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا اور تجھے معتدل بنایا ۷ اس نے جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ۸

كَلَّا بَلْ تُكْذِبُوْنَ بِالْاٰدِيْنَ ۝۹ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱

ہرگز نہیں! بلکہ تم لوگ جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو ۹ حالانکہ تم پر نگران (فرشتے) مقرر ہیں ۱۰ معزز لکھنے والے ۱۱

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝۱۴

وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو ۱۲ یقیناً نیک لوگ ضرور نعمتوں میں ہوں گے ۱۳ اور یقیناً بدکار لوگ ضرور دوزخ میں ہوں گے ۱۴

يَصْلُوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۵ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَايِبِيْنَ ۝۱۶ وَمَا اَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۷

وہ روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے ۱۵ اور وہ اس سے غائب (دور) نہ ہو سکیں گے ۱۶ اور آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا ہے؟ ۱۷

ثُمَّ مَّا اَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۸ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْعًا ۝۱۹ وَالْاَمْرُ

پھر آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا ہے؟ ۱۸ اس دن کوئی شخص کسی کے لیے کچھ بھی اختیار نہ رکھے گا اور اس دن حکم

يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ ۝۱۹

صرف اللہ کا ہو گا ۱۹

رُكُوْعَهَا 1

آيَاتُهَا 36

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع ہونا بہت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُوْرَةُ الْاَطْفَافِيْنَ

83 مَكِّيَّةٌ

رُؤُوعَهَا 1

اِيَاَهَا 42

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) برونایت مہربان بہت نرم کرنے والا ہے

سُوْرَةُ عَبَسَ

80 مَكِّيَّةٌ 24

عَبَسَ وَتَوَلَّى ① اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمَى ② وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهٗ يَرِي ③

① (اس نے) ماتھے پہ ٹھکن ڈالے اور منہ پھیر لیا ② (اس لیے) کرا سکے پاس ایک نابینا آیا ③ اور (اے نبی!) آپ کو کیا خبر شاید کہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا ہے

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَى ④ اَمَّا مِّنْ اَسْتَعْنَى ⑤ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدَّى ⑥ وَمَا عَلَيْكَ

یا صیحت ستا تو اسے صیحت نفع دیتی ④ لیکن جو شخص پروا نہیں کرتا ہے ⑤ تو آپ اس کی فکر میں ہیں ⑥ حالانکہ اگر وہ نہیں سنو تا تو آپ پر

اَلَّا يَرْي ⑦ وَاَمَّا مِّنْ جَاءَكَ يَسْعَى ⑧ وَهُوَ يَخْشَى ⑨ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى ⑩

کوئی گناہ نہیں ⑦ اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا ⑧ اور وہ ڈرتا بھی ہے ⑨ تو آپ اس سے بے رغبتی برتتے ہیں ⑩

كَلَّا اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ⑪ فَمِنْ شَاءَ ذَكَرْهَا ⑫ فِيْ صُحُفٍ مُّكْرَمَةٍ ⑬ مَّرْفُوعَةٍ

ہرگز نہیں! بے شک یہ (صحف) تو ایک نصیحت ہے ⑪ چنانچہ جو چاہے اسے یاد کرے ⑫ (دو) قابل احترام صحیفوں میں (محمود) ہے ⑬ جو بلند و بالا

مُطَهَّرَةٍ ⑭ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ⑮ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ⑯ قَتَلَ الْاِنْسَانَ مَا اَكْفَرًا ⑰

اور پاکیزہ ہیں ⑭ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں ⑮ جو معزز اور نیکو کار ہیں ⑯ ہلاک کیا جائے انسان، کس قدر ناشکر ہے! ⑰

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقْتَهُ ⑱ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقْتَهُ فَقَدَّرْتَهُ ⑲ ثُمَّ السَّيْلَ

(اللہ نے) اسے کس چیز سے پیدا کیا؟ ⑱ ایک (حقیر) نطفے سے اسے پیدا کیا پھر اس کا اس نے اندازہ لگایا ⑲ پھر اس کے لیے راہ

يَسَّرَهَا ⑳ ثُمَّ اَمَاتَهُ فَاَقْبَرَهَا ㉑ ثُمَّ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهَا ㉒ كَلَّا

آسان کر دی ⑳ پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا ㉑ پھر وہ جب چاہے گا اسے (دوبارہ) زندہ کرے گا ㉒ ہرگز نہیں!

لَمَّا يَقْضِ مَا اَمَرَهُ ㉓ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانَ اِلَى طَعَامِهِ ㉔ اِنَّا صَبَبْنَا

اس نے اب تک اللہ کے حکم کی بجا آوری نہیں کی ㉓ چنانچہ انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے ㉔ بے شک ہم نے خوب

الْمَاءَ صَبًّا ㉕ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ㉖ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ㉗ وَعَنْبًا وَقَضْبًا ㉘

میں برسایا ㉕ پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا ㉖ پھر ہم نے اس میں سے اناج اگایا ㉗ اور انگور اور سبزیاں ㉘

وَرَبِيْتُوْنَا وَنَخَلًا ㉙ وَحَدَاقٍ عُلْبًا ㉚ وَفَاكِهَةً وَّابًا ㉛ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلَا نَعَامِكُمْ ㉜

اور زیتون اور مہجوریں ㉙ اور گھنے بانگات ㉚ اور میوے اور چارا ㉛ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے لیے سامان زندگی ㉜

فَاِذَا جَاءَتِ الصَّاحَةُ ㉝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ ㉞ وَاُمِّهِ وَاَبِيهِ ㉟

پھر جب کان بہرے کر دینے والی سخت آواز آئے گی ㉝ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا ㉞ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے ㉟

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ① الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ②

ڈنڈی مارنے والوں کے لیے تباہی ہے ① وہ کہ جب وہ لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیتے ہیں ②

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ③ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ④

اور جب وہ انہیں ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیتے ہیں ③ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ بیشک وہ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے ④

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ⑤ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ⑥ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَارِ لَفِي

ایک عظیم دن کے لیے ⑤ جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ⑥ ہرگز نہیں! بے شک بدکاروں کا اعمال نامہ

سَجِيئٍ ⑦ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَجِيئٌ ⑧ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ⑨ وَيْلٌ لِّيَوْمِئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ⑩

سجین میں ہے ⑦ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ سجین کیا ہے؟ ⑧ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی ⑨ ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ⑩

الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ⑪ وَمَا يَكْدِبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ⑫ إِذَا تُتْلَىٰ

وہ جو روز جزا کو جھٹلاتے ہیں ⑪ اور اسے صرف ہر حد سے بڑھا گناہ گار جھٹلاتا ہے ⑫ جب اس پر ہماری آیتیں تلاوت

عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالِ اسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ⑬ كَلَّا بَلْ سَكَنَ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ⑭

کی جاتی ہیں تو کہتا ہے: یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ⑬ ہرگز نہیں! بلکہ ان کے دلوں پر ان کے (برے) اعمال نے زنگ لگا دیا ہے ⑭

كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمِئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ⑮ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ⑯

ہرگز نہیں! بیشک اس روز وہ (کافر) اپنے رب سے (دیدار) سے یقیناً محروم رکھے جائیں گے ⑮ پھر بے شک وہ ضرور دوزخ میں داخل ہوں گے ⑯

ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ⑰ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي

پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ⑰ ہرگز نہیں! بے شک نیک لوگوں کا اعمال نامہ یقیناً

عَلَيْينَ ⑱ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَلَيْوْنَ ⑲ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ⑳ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ㉑

علیین میں ہے ⑱ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ علیین کیا ہے؟ ⑲ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی ⑳ اس کے پاس حاضر رہتے ہیں مقرب فرشتے ㉑

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ㉒ عَلَى الْأَرْبَابِ يَنْظُرُونَ ㉓ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ㉔

بے شک نیک لوگ ضرور نعمتوں میں ہوں گے ㉒ مسہریوں پر (بٹھے) دیکھ رہے ہوں گے ㉓ ان کے چہروں پر آپ نعمتوں کی تازگی محسوس کریں گے ㉔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَّخْمُومٍ ㉕ خِتَبُهُ مِسْكَ ㉖ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ㉗

انہیں مہرگی خالص شراب پلائی جائے گی ㉕ اس پر کستوری کی مہرگی ہوگی، لہذا شائقین کو اسی کا شوق کرنا چاہیے ㉖

وَمِرَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ㉘ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ㉙ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا

میں سے تسمنہ (آدمی) کے آگے ㉘ (نیک) لوگوں کے لیے (نیک) مقربوں کے لیے ㉙ ان لوگوں کا

مَنْ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ

(دنیا میں) مومنوں پر ہنستے تھے ﴿٢٩﴾ اور جب وہ ان (مسلمانوں) کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ﴿٣٠﴾ اور جب وہ اپنے اہل و عیال کی طرف

آہلہم انقلبوا فكهمین ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ

لوٹنے تو دل لگی کرتے لوٹتے ﴿٣١﴾ اور جب وہ (کافر) ان (مسلمانوں) کو دیکھتے تو کہتے تھے بلاشبہ یہ یقیناً گمراہ لوگ ہیں ﴿٣٢﴾ حالانکہ وہ (کافر) ان پر

حَفِظِينَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَىٰ الْأَرَائِكِ

گمران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے ﴿٣٣﴾ چنانچہ آج مومن لوگ، کافروں پر ہنس رہے ہوں گے ﴿٣٤﴾ مسہریوں پر بیٹھے نہیں

يَنْظُرُونَ ﴿٣٥﴾ هَلْ تُؤِيبُ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

دیکھ رہے ہوں گے ﴿٣٥﴾ (اور کہیں گے:) کیا کافروں کو ان حرکتوں کا بدلہ مل گیا جو وہ کرتے تھے؟ ﴿٣٦﴾

رُكُوعَهَا 1

آيَاتُهَا 25

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع ہو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْاِنْفِثَارِ

84 مَكِّيَّةٌ 83

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ﴿١﴾ وَأَذْنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا ﴿١﴾ اور وہ اپنے رب کے حکم (کی تعمیل) کرے گا اور اس کے لائق یہی ہے ﴿٢﴾ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی ﴿٣﴾

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَأَذْنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ

اور اس کے اندر جو کچھ ہے وہ اسے اگل دے گی اور خالی ہو جائیگی ﴿٤﴾ اور وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی، اور اس کے لائق یہی ہے ﴿٥﴾ اے انسان!

إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدًّا فَمَلِقِيهِ ﴿٦﴾ فَمَا مَن أُوْتِيَ كِتَابَهُ

بے شک تو اپنے رب کی طرف (جانے کے لیے) سخت محنت کر رہا ہے، بالآخر تو اس سے ملنے والا ہے ﴿٦﴾ پھر جس شخص کو اس کا اعمال نامہ

بَيِّنِينَ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَّسِيرًا ﴿٨﴾ وَيُنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿٩﴾

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا ﴿٧﴾ تو جلد ہی اس سے آسان حساب لیا جائے گا ﴿٨﴾ اور وہ اپنے اہل کی طرف ہمیں خوش لوٹے گا ﴿٩﴾

وَأَمَّا مَن أُوْتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوا ثُبُورًا ﴿١١﴾ وَيَصِلُ سَعِيرًا ﴿١٢﴾

اور جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ پیچھے دیا گیا ﴿١٠﴾ تو وہ ضرور تباہی کو دعوت دے گا ﴿١١﴾ اور وہ بھڑکتی آگ میں جا پڑے گا ﴿١٢﴾

إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿١٣﴾ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُودَ ﴿١٤﴾

بے شک وہ (دنیا میں) اپنے اہل و عیال میں بڑا خوش تھا ﴿١٣﴾ بے شک اس نے سمجھا تھا کہ وہ ہرگز (اللہ کی طرف) لوٹ کر نہیں جائے گا ﴿١٤﴾

بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ﴿١٥﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالسَّفَاقِ ﴿١٦﴾ وَالنَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾

کیونکہ نہیں! اس کا رب اسے دیکھ رہا تھا ﴿١٥﴾ پس میں قسم کھاتا ہوں شفق کی ﴿١٦﴾ اور رات کی اور اس کی جو کچھ وہ سمیٹتی ہے ﴿١٧﴾ اور چاند کی جبکہ وہ پورا

وَالْقَبْرِ إِذَا تَسَقَّ ۙ لَتَتَّكَبَّنَّ طَبَقًا عَنِ طَبَقِ ۙ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۙ

ہو جاتا ہے ۙ تم ضرور درجہ بدرجہ ایک حالت سے دوسری حالت کو پہنچو گے ۙ پھر ان (کافروں) کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟ ۙ

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۙ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْذِبُونَ ۙ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

اور جب ان پر قرآن پڑھا جائے تو سجدہ نہیں کرتے ۙ بلکہ کافر تو (انا) جھٹلاتے ہیں ۙ اور جو کچھ وہ (سینوں میں) محفوظ رکھتے ہیں

بِمَا يُوعُونَ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۙ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ

اللہ سے خوب جانتا ہے ۙ تو آپ انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجیے ۙ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے

أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۙ

بے انتہا اجر ہے ۙ

سُورَةُ الْبُرُوجِ

85 مَكِّيَّةٌ 27

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرعی) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رَكُوعَهَا 1

أَيَّانَهَا 22

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۙ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۙ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ۙ قَتِيلٌ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۙ

برجوں والے آسمان کی قسم! ۙ اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے ۙ اور حاضر ہونیوالے کی اور حاضر کیے گئے کی ۙ ہلاک کیے گئے خندقوں والے ۙ

النَّارِ ذَاتِ الْوُقُودِ ۙ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۙ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۙ

(ان خندقوں میں) آگ تھی ایندھن والی ۙ جبکہ وہ ان خندقوں کے کنارے بیٹھے تھے ۙ اور جو کچھ وہ مؤمنوں کے ساتھ کر رہے تھے، اسے دیکھ رہے تھے ۙ

وَمَا نَقَبُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۙ الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ

اور انہیں ان (مؤمنوں) کا یہی کام ہوا کہ وہ اللہ غالب، قابل تعریف پر ایمان لائے تھے ۙ وہ ذات کہ اسی کے لیے آسمانوں اور

وَالْأَرْضِ ۙ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۙ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ

زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر شاہد ہے ۙ بے شک جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ستایا پھر

لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمَ ۙ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۙ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

توبہ نہ کی، تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور ان کے لیے جلانے والا عذاب ہے ۙ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک

الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۙ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۙ

عمل کیے، ان کے لیے باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہی ہے بہت بڑی کامیابی ۙ

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۙ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِي وَيُعِيدُ ۙ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۙ

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدِ ⑮ فَعَالَ لِمَا يُرِيدُ ⑯ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ⑰ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ⑱ ط

وہ عرش کا مالک، اونچی شان والا ہے ⑮ جو چاہے کر گزرتا ہے ⑯ کیا آپ کے پاس لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟ ⑰ (یعنی) فرعون اور ثمود کی ⑱

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ⑲ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ⑳ ع

بلکہ کافر تو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ⑲ اور اللہ ہر طرف سے انہیں گھیرے ہوئے ہے ⑳

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ㉑ فِي لُوحٍ مَحْفُوظٍ ㉒ ع

بلکہ یہ قرآن اونچی شان والا ہے ㉑ (لوح محفوظ میں) لکھا ہوا ہے ㉒

رُكُوْعُهُمَا 1

آيَاتُهُمَا 17

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الطَّارِقِ

86 مَكِّيَّةٌ 36

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ① وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ② النُّجُومُ الثَّاقِبُ ③ ج

قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی ① اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ ② وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے ③

إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ④ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ⑤ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ

کوئی جان ایسی نہیں جس پر کوئی نگہبان نہ ہو ④ چنانچہ انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ⑤ وہ اچھلنے والے پانی سے

دَافِقٍ ⑥ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ⑦ إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ⑧ ح

پیدا کیا گیا ہے ⑥ جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے ⑦ بے شک وہ (اللہ) اسے دوبارہ پیدا کرنے پر یقیناً قادر ہے ⑧

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ⑨ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ⑩ وَالسَّيِّئَاتِ ذَاتِ

جس دن راز ظاہر کر دیے جائیں گے ⑨ تو انسان کے پاس نہ کوئی قوت ہوگی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا ⑩ قسم ہے بار بار بارش

الرَّجْعِ ⑪ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصُّدُوعِ ⑫ إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ ⑬ وَمَا هُوَ إِلَّا هَزْلٌ ⑭ ط

برسانے والے آسمان کی ⑪ اور پھٹنے والی زمین کی ⑫ بے شک یہ (قرآن) یقیناً قولِ فصیل ہے ⑬ اور یہ نبی مذاق نہیں ہے ⑭

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ⑮ وَكَانُوا يُكِيدُونَ كَيْدًا ⑯ فَهَبْ لِكُلِّ الْفَافِرِينَ أَهْمَهُمْ رُؤْيَا ⑰ ع

بے شک وہ (کافر) کچھ چاہیں چلتے ہیں ⑮ اور میں بھی ایک چال چلتا ہوں ⑯ تو (اے نبی!) آپ ان کافروں کو ذرا ان کے حال پر چھوڑ دیں ⑰

رُكُوْعُهُمَا 1

آيَاتُهُمَا 19

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْأَعْلَى

19 مَكِّيَّةٌ 8

سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ① الَّذِي خَلَقَ فَسْوَى ② وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى ③ ج

آپ اپنے سب سے بلند رب کے نام کی تسبیح کریں ① جس نے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک بنایا ② اور جس نے اندازہ کیا، پھر ہدایت دی ③

وَالَّذِي أَخْجَجَ الْبَرْعَىٰ ④ فَجَعَلَهُ غُنَاءً أَحْوَىٰ ⑤ سُنْقِرُكَ فَلَا تَنْسَىٰ ⑥

اور جس نے (زمین سے) چارا نکالا ④ پھر اسے خشک سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا ⑤ ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے، پھر آپ نہ بھولیں گے ⑥

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ⑦ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ⑧

مگر جو اللہ چاہے، بے شک وہ ظاہر کو جانتا ہے اور مخفی کو بھی ⑦

وَنَبِيَّرُكَ لِلْيَسْرَىٰ ⑧ فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ⑨ سَيَذَكِّرُكَ مَنْ يَخْشَىٰ ⑩

اور ہم آپ کو آسان راستے کی توفیق دیں گے ⑧ پھر آپ نصیحت کیجیے اگر نصیحت نفع دے ⑨ جو ڈرتا ہے وہ ضرور نصیحت قبول کرے گا ⑩

وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَىٰ ⑪ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ⑫ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ⑬

اور انتہائی بد بخت ہی اس سے دور رہے گا ⑪ جو بہت بڑی آگ میں جائے گا ⑫ پھر اس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیے گا ⑬

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ⑭ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ⑮ بَلْ تُؤَثِّرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ⑯

یقیناً فلاح پا گیا جو پاک ہوا ⑭ اور اپنے رب کا نام یاد کیا، پھر نماز پڑھی ⑮ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ⑯

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ⑰ إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ⑱ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ⑲

حالانکہ آخرت بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ⑰ بے شک یہ (بات) پہلے صحیفوں میں بھی (کئی گئی) تھی ⑱ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ⑲

رَكْعَتَاهَا

اَيَاتُهَا 26

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرو، جو نہایت مہربان بہت بزرگ کرنے والا ہے

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ

88 مَكِّيَّةٌ 68

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ① وَجُودًا يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةً ② عَامِلَةٌ تَأْسِبَةٌ ③

کیا آپ کو چھما جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟ ① اس دن کئی چہرے ذلیل ہوں گے ② سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے ہوں گے ③

تَصَلَّىٰ نَارًا حَامِيَةً ④ تَسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آيِنَةٍ ⑤ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيحٍ ⑥

دکھتی آگ میں داخل ہوں گے ④ انھیں گرم کھولتے چشمے کا پانی پلایا جائے گا ⑤ ان کا طعام صرف خاردار جھاڑیاں ہوگا ⑥

لَا يُسِينُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ⑦ وَجُودًا يَوْمَئِذٍ تَاعِمَةً ⑧ لَسَعِيهَا رَاضِيَةٌ ⑨ فِي

جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک مٹائے گا ⑦ اس دن کئی چہرے تر و تازہ ہوں گے ⑧ اپنی کوشش پر خوش ہوں گے ⑨ بہت

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ⑩ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لِأَغْيَةٍ ⑪ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ⑫ فِيهَا سُرُرٌ

بریں میں ہوں گے ⑩ وہ اس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے ⑪ اس میں ایک چشمہ جاری ہوگا ⑫ اس میں اونچے تخت

مَرْفُوعَةٌ ⑬ وَآكُوبٌ مَّوْضُوعَةٌ ⑭ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ⑮ وَزَرَابِيُّ

ہوں گے ⑬ اور جام رکھے ہوں گے ⑭ اور تظاروں میں گاؤں تکیے لگے ہوں گے ⑮ اور عمدہ ٹاپے

مَبْثُوثَةٌ ۱۶ ۱۶ أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۱۷ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ

بچھے ہوں گے ۱۶ کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں؟ ۱۷ اور آسمان کی طرف کہ کیسے

رُفِعَتْ ۱۸ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۱۹ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۲۰

بلند کیا گیا ہے ۱۸ اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے گاڑے گئے ہیں ۱۹ اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے ۲۰

فَذَكِّرْهُ ۲۱ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۲۱ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيِّرٍ ۲۲ إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ ۲۳

چنانچہ آپ نصیحت کیجیے، آپ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں ۲۱ آپ ان پر کوئی فوج دار نہیں ۲۲ مگر جس نے من موڑا اور کفر کیا ۲۳

فِيَعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۲۴ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۲۵ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۲۶

تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا ۲۴ بے شک ہماری ہی طرف ان کی واپسی ہے ۲۵ پھر بے شک ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمے ہے ۲۶

رُكُوعَهَا 1

آيَاتُهَا 30

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان بہت مہم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ

89 مَكِّيَّةٌ 10

وَالْفَجْرِ ۱ وَكَيَالِ عَشِيرٍ ۲ وَالشَّفْعِ ۳ وَالْوَتْرِ ۳ وَالنَّيْلِ إِذَا يَسِرُّ ۴

ترجمہ ہے فجر کی ۱ اور دس راتوں کی ۲ اور جفت اور طاق کی ۳ اور رات کی جبکہ وہ بیت رہی ہو ۴

هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حَجْرِ ۵ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۶

یقیناً ان (چڑوں) میں صاحب عقل کے لیے معتبر قسم ہے ۵ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا؟ ۶

إِرمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۷ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۸ وَشُمُودَ الَّذِينَ

(عاد) ارم جو اونچے ستونوں والے تھے ۷ جن کے مانند کوئی قوم ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی ۸ اور شمود کے ساتھ

جَابُوا الصَّخْرَ بِأَوْدٍ ۹ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۱۰ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۱۱

جو وادی میں چٹانیں تراشتے تھے ۹ اور فرعون میٹوں والے کے ساتھ ۱۰ وہ جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی ۱۱

فَاكْتَرُوا فِيهَا الْفُسَادَ ۱۲ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۱۳ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمُرْصَادِ ۱۴

اور ان میں بہت زیادہ فساد پھیلایا ۱۲ تب آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا ۱۳ بے شک آپ کا رب (نجرموں کی) گھمات میں ہے ۱۴

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ ۱۵ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۱۵

لیکن انسان جو ہے جب اس کا رب اسے آزمائے اور اسے عزت اور نعمت دے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت بخشی ۱۵

وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۱۶ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۱۶ كَلَّا بَلْ لَا تَكْرُمُونَ

مگر جب وہ اسے آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ۱۶ ہرگز نہیں! بلکہ تم تنہم کی عزت نہیں

الْبَيْتِمْ ۱۷ وَلَا تَحْضُونَ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ ۱۸ وَتَاْكُلُونَ التَّرَاثَ أَكْلًا لَبًّا ۱۹ وَتَحْبُونَ الْمَالَ

کرتے ۱۷ اور باہم مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے ۱۸ اور تم میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو ۱۹ اور تم مال سے جی بھر کر پیار

حُبًّا جَمًّا ۲۰ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۲۱ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۲۲

کرتے ہو ۲۰ ہرگز نہیں! جب زمین خوب کوٹ کر ہموار کر دی جائے گی ۲۱ اور آپ کا رب اور فرشتے صف در صف آئیں گے ۲۲

وَجَائِءٍ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى ۲۳

اور اس دن جہنم (سانسے) لائی جائے گی، اس دن انسان (اپنے کرمات) یاد کرے گا اور یہ یاد کرنا اس کے لیے کیونکر (مفید) ہوگا ۲۳

يَقُولُ يَلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۲۴ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۲۵ وَلَا يُوثِقُ

وہ کہے گا: کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا ۲۴ چنانچہ اس دن اس جیسا عذاب دینے والا اور کوئی نہیں ہوگا ۲۵ اور اس جیسا

وَتَاكْفَهُ أَحَدٌ ۲۶ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۲۷ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ۲۸

جکڑنے والا بھی اور کوئی نہیں ہوگا ۲۶ اے مطمئن روح! ۲۷ تو اپنے رب کی طرف چل اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو، وہ تجھ سے راضی ۲۸

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۲۹ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۳۰

پھر تو میرے بندوں میں داخل ہو جا ۲۹ اور میری جنت میں داخل ہو جا ۳۰

رَكُوعُهُمَا
۱
أَيَّاهَا ۲۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع ہوتا ہے، جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْمَكِّدِ
۳۵
مَكِّيَّةٌ ۳۵

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۱ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۲ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدٌ ۳

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی ۱ اور آپ کے لیے اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے ۲ اور تم ہے والد (آدم) کی اور اس کی اولاد کی ۳

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۴ أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدَرَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۵ يَقُولُ

بلاشبہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے ۴ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی بھی قابو نہ پاسکے گا؟ ۵ وہ کہتا ہے

أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ۶ أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرِكْ أَحَدٌ ۷ أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۸ وَلِسَانًا

کہ میں نے ڈھیروں مال لٹا دیا ۶ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟ ۷ کیا ہم نے اسے دو آنکھیں نہیں دیں؟ ۸ اور زبان

وَشَفَتَيْنِ ۹ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۱۰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۱۱ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۱۲

اور دو ہونٹ؟ ۹ اور ہم نے اسے دونوں راستے سمجھا دیے ۱۰ پھر وہ گھائی پر سے ہو کر نہیں گزرا ۱۱ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ دشوار گھائی کیا ہے؟ ۱۲

فَأَنْ رَّبَقَةً ۱۳ أَوْ إِطْعَمُ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْعَبَةٍ ۱۴ يَتَّبِعُنَا وَمَنْ يَلْمِزْنَا أَوْ مَسِيكِينًا ذَاتَ مَتْرَبَةٍ ۱۶

وہ ہے کسی انسان کو غلامی سے چھڑانا ۱۳ یا بھوک والے دن کھانا کھلانا ۱۴ کسی رشتے دار یتیم کو ۱۵ یا کسی خاک نشین مسکین کو ۱۶

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۗ ﴿١٧﴾ أُولَئِكَ أَصْحَابُ

پھر وہ ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور انھوں نے باہم صبر کی وصیت کی اور باہم رحم کرنے کی وصیت کی ﴿١٧﴾ وہی لوگ

الْمَيْمَنَةِ ۗ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۗ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمُ نَارٌ مُّوَصَّدَةٌ ۗ ﴿٢٠﴾

دائیں ہاتھ والے ہیں ﴿١٨﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہوئے وہی بائیں ہاتھ والے ہیں ﴿١٩﴾ ان پر (ہر طرف سے) بند کی ہوئی آگ ہوگی ﴿٢٠﴾

رَكُوعًا ١

آيَاتُهَا 20

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الشَّمْسِ

91 مَكِّيَّةٌ 26

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۙ ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا ۙ ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّهَا ۙ ﴿٣﴾

سورج اور اس کی دھوپ چڑھنے کی قسم ﴿١﴾ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے ﴿٢﴾ اور دن کی جب وہ سورج کا جلوہ دکھاتا ہے ﴿٣﴾

وَالْأَيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ۙ ﴿٤﴾ وَالسَّيَاءِ وَمَا بَنَدَهَا ۙ ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَّهَا ۙ ﴿٦﴾

اور رات کی جب وہ اسے ڈھانپ لیتی ہے ﴿٤﴾ اور آسمان کی اور جس نے اسے بنایا ﴿٥﴾ اور زمین کی اور جس نے اسے بچھایا ﴿٦﴾

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۙ ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۙ ﴿٨﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ

اور (انسانی) نفس کی اور جس نے اسے ٹھیک بنایا ﴿٧﴾ پھر اس کی بدی اور اس کا تقویٰ اس پر الہام کیا ﴿٨﴾ یقیناً فلاح

زَكَّاهَا ۙ ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۙ ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ۙ ﴿١١﴾

پا گیا جس نے نفس کا تزکیہ کیا ﴿٩﴾ اور یقیناً نامراد ہوا جس نے اسے آلودہ کیا ﴿١٠﴾ قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے (نبی کو) جھٹلایا ﴿١١﴾

إِذِ اتَّبَعَتْ أَشْقَاهَا ۙ ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ۙ ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ

جب اٹھ کھڑا ہوا اس قوم کا بڑا بد بخت ﴿١٢﴾ تو انہیں رسول اللہ نے کہا: اللہ کی اونٹنی (کی حفاظت کرو) اور اس کو پانی پلانے کی ﴿١٣﴾ پھر انھوں نے اس کو

فَعَقَرُوهُهَا ۗ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمُ رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۙ ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۙ ﴿١٥﴾

جھٹلایا اور اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے رب نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان پر تباہی ڈال کر سب کا صفایا کر دیا ﴿١٤﴾ اور وہ اس (جانی) کے انجام سے نہیں ڈرتا ﴿١٥﴾

رَكُوعًا ١

آيَاتُهَا 21

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْاَيْلِ

92 مَكِّيَّةٌ 9

وَالْاَيْلِ إِذَا يَعْشَى ۙ ﴿١﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى ۙ ﴿٢﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثَى ۙ ﴿٣﴾

رات کی قسم جب وہ چھا جائے ﴿١﴾ اور دن کی جب وہ روشن ہو ﴿٢﴾ اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے ﴿٣﴾

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى ۙ ﴿٤﴾ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۙ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۙ ﴿٦﴾ فَسَنِيَرْتَهُ

بے ٹک تمھاری کوشش (باہم) مختلف ہے ﴿٤﴾ پھر جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور ڈرتا رہا ﴿٥﴾ اور اس نے نیک بات کی تصدیق کی ﴿٦﴾ تو یقیناً اسے ہم آسان

لِلْيُسْرَى ۷) وَامَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَعْنَى ۸) وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۹) فَسَنِيَرُهَا لِلْعُسْرَى ۱۰) ط

(راہ) کی توثیق دیں گے ۷) لیکن جس نے سنجوی کی اور پروا نہ کی ۸) اور اس نے نیک بات کو جھٹلایا ۹) تو اسے ہم ننگی کی (راہ کی) سہولت دیں گے ۱۰)

وَمَا يُعْغَىٰ عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى ۱۱) إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ۱۲) وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ

اور جب وہ (دوزخ میں) گرے گا تو اسے اس کا مال کوئی فائدہ نہ دے گا ۱۱) بے شک ہدایت دینا ہمارے ہی ذمے ہے ۱۲) اور بے شک آخرت

وَالأُولَىٰ ۱۳) فَاذْذُرْتُمْ نَارًا تَلْقَىٰ ۱۴) لَا يَصْلُهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۱۵) الَّذِي كَذَّبَ

اور دنیا ہمارے ہی اختیار میں ہے ۱۳) بالآخر میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرا دیا ہے ۱۴) اس میں بڑا بد بخت ہی داخل ہوگا ۱۵) جس نے جھٹلایا

وَتَوَلَّىٰ ۱۶) وَسَيَجْزِيهَا الْاَتَقَى ۱۷) الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۱۸) وَمَا لِأَحَدٍ

اور منہ پھیرا ۱۶) اور بڑا اتقی اس سے ضرور دور رکھا جائے گا ۱۷) جو پاک ہونے کے لیے اپنا مال دیتا ہے ۱۸) اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا

عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ ۱۹) إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۲۰) وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۲۱) ع

بدلہ سے دینا ہو ۱۹) مگر صرف اپنے رب بتر کا چہرہ چاہتے ہوئے (مال خرچ کرتا ہے) ۲۰) اور یقیناً وہ (اللہ) جلد اس سے راضی ہوگا ۲۱)

رُكُوعًا ۱

آيَاتًا ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الضُّحٰی

93 مَكِّيَّةٌ ۱۱

وَالضُّحَىٰ ۱) وَالْاَيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۲) مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۳) وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ

دن چڑھے گی تم! ۱) اور رات کی جب وہ چھا جائے ۲) (اے نبی!) آپ کے رب نے آپ کو نہ چھوڑا اور نہ ناراض ہوا ۳) اور یقیناً آپ کے لیے آخرت، دنیا سے

مِنَ الْأُولَىٰ ۴) وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۵) أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۶)

بہت بہتر ہے ۴) اور جلد آپ کا رب آپ کو اتا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے ۵) کیا اس نے آپ کو یتیم نہ پایا، پھر ٹھکانا دیا ۶)

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۷) وَوَجَدَكَ عَالِيًّا فَاغْنَىٰ ۸) فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۹)

اور آپ کو ناداؤقت رہا پایا، پھر ہدایت بخشی ۷) اور آپ کو تنگ دست پایا، پھر مال دار کر دیا ۸) لہذا آپ یتیم پر سختی نہ کریں ۹)

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۱۰) وَامَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۱۱) ع

اور سوالی کو نہ جھڑکیں ۱۰) اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرتے رہیں ۱۱)

رُكُوعًا ۱

آيَاتًا ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

94 مَكِّيَّةٌ ۱۲

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۱) وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۲) الَّذِي اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۳)

(اے نبی!) کیا ہم نے آپ کے لیے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا؟ ۱) اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ اتار دیا ۲) جس نے آپ کی کمر توڑ دی تھی ۳)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ④ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑤ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑥

اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر اونچا کر دیا ④ پھر بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے ⑤ بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے ⑥

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ⑦ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ⑧

چنانچہ جب آپ فارغ ہو جائیں تو محنت کیجیے ⑦ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کیجیے ⑧

رَكُوعَهَا 1

آيَاتُهَا 8

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ التَّيْنِ

95 مَكِّيَّةٌ 28

وَالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ ① وَطُورِ سَيْنِينَ ② وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا

قسم ہے انجیر اور زیتون کی ① اور طور سیناء کی ② اور اس پر امن شہر (مکہ) کی ③ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین شکل و صورت

الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ④ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ⑤

میں پیدا کیا ہے ④ پھر ہم نے اسے نیچوں سے نیچے پھینک دیا ⑤

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ⑥ فَمَا

مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے بے انتہا اجر ہے ⑥ پھر (اے انسان!) اس کے بعد تجھے کون سی

يُكذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ⑦ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ ⑧

چیز جزا و سزا کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے ⑦ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ ⑧

رَكُوعَهَا 1

آيَاتُهَا 19

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْعَلَقِ

96 مَكِّيَّةٌ 1

إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ① خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ② إقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ③

اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا ① اس نے انسان کو جسے ہوئے خون سے پیدا کیا ② پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے ③

الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ④ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ⑤ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِكَبِيرٍ ⑥

وہ ذات جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا ④ اس نے انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا ⑤ کھلا! انسان تو یقیناً آپ سے باہر ہو جاتا ہے ⑥

أَنْ رَأَاهُ اسْتَعْغَى ⑦ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَى ⑧ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى ⑨ عَبْدًا إِذَا صَلَّى ⑩

اس بنا پر کہ وہ خود کو بے پروا سمجھتا ہے ⑦ بے شک آپ کے رب ہی کی طرف واپسی ہے ⑧ کیا آپ نے اسے دیکھا جو منع کرتا ہے ⑨ ایک بندے

أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَىٰ الْهُدَىٰ ⑪ أَوْ أَمَرَ بِالْتَّقْوَىٰ ⑫ أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ⑬

کو جب وہ نماز پڑھتا ہے؟ ⑪ بھلا دیکھ تو اگر وہ (بندہ) ہدایت پر ہو ⑫ یا تقویٰ کا حکم دیتا ہو؟ ⑬ بھلا دیکھ تو اگر وہ (من کو) جھٹلاتا اور (اس سے)

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى ۙ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهَ لَنْسَفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۙ

منہ موڑتا ہوں؟ ۱۳ کیا وہ نہیں جانتا کہ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے ۱۴ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر ضرور گھسیٹیں گے ۱۵

نَّاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۙ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۙ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ كَلَّا ط

پیشانی جو جھوٹی اور خطا کا رہے ۱۶ چنانچہ اسے چاہیے کہ وہ اپنی مجلس والوں کو بلا لے ۱۷ یقیناً ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلا لیں گے ۱۸ ہرگز نہیں!

لَا تَطْعُهُ ۙ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۙ

آپ اس کی اطاعت نہ کریں اور سجدہ کریں اور اللہ کا قرب حاصل کریں ۱۹

رُكُوعًا 1

آيَاتًا 5

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شریح) ہونہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْقَدْرِ

97 مَكِّيَّةٌ 25

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۙ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا ۱ اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ ۲

لَيْلَةُ الْقَدْرِ هَ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۙ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ

لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے ۳ اس رات میں فرشتے اور روح (جبریل) اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے

مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ۙ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۙ

نازل ہوتے ہیں ۴ (وہ رات) طلوع فجر تک سلامتی (ہی سلامتی) ہے ۵

رُكُوعًا 1

آيَاتًا 8

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شریح) ہونہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ

98 مَكِّيَّةٌ 100

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفِكِينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ

اہل کتاب کے بعض کافر اور مشرکین (کفر سے) رکنے والے نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس واضح دلیل آ جائے ۱

رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِيهَا كُتِبَ الْقِسْمَةُ ۙ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ

اللہ کی طرف سے ایک رسول جو پاکیزہ صحیفے پڑھے ۲ جن میں درست اور معتدل احکام ہیں ۳ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی، ان میں تفرقہ

أَوْتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ ۙ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ

ان کے پاس واضح دلیل آ جانے کے بعد پڑا ۴ حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ بندگی کو اللہ کے لیے خالص کر کے،

لَهُ الدِّينَ هَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِسْمَةِ ۙ

یکسو ہو کر، اس کی عبادت کریں، اور وہ نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اور یہی سیدھی ملت کا دین ہے ۵

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ط

بے شک اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اور مشرکین آتشِ جہنم میں جلیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ٦ ط إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ

وہی لوگ مخلوق میں بدترین ہیں ٦ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، وہی لوگ مخلوق میں اَلْبَرِيَّةِ ٧ ط جَزَاءُ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتٌ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

بہترین ہیں ٧ ان کی جزا ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے فِيهَا أَبَدًا ط رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط ذَلِكَ لِمَنْ حَشِيَ رَبَّهُ ٨ ط

ابد تک، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ اس کو ملتا ہے جو اپنے رب سے ڈر گیا ٨ ط

رُكُوعُهَا 1

آيَاتُهَا 8

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الزَّلْزَالِ

99 مَكِّيَّةٌ 93

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ١ ط وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ٢ ط وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ٣ ط

جب زمین پورے زور سے ہلائی جائے گی ١ اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی ٢ اور انسان کہے گا: اسے کیا ہوا؟ ٣ اس دن وہ اپنے

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ٤ ط بَانَ رَبِّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ٥ ط يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ٦ ط لِيُرَوْا

(خود پر گزرنے والے) حالات بیان کرے گی ٤ کیونکہ آپ کا رب اسے (نبی) حکم دے گا ٥ اس روز لوگ الگ الگ ہو کر لوٹیں گے تاکہ انھیں

أَعْمَالَهُمْ ٦ ط فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ٧ ط وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ٨ ط

ان کے اعمال دکھائے جائیں ٦ لہذا جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ اسے دیکھ لے گا ٧ اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا ٨ ط

رُكُوعُهَا 1

آيَاتُهَا 11

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْعَدِيَّتِ

100 مَكِّيَّةٌ 14

وَالْعَدِيَّتِ صَبْحًا ١ ط فَالْمُورِيَّتِ قَدْحًا ٢ ط فَالْمَغِيرَاتِ صُبْحًا ٣ ط فَالْقُرْنِ بِهِ نَقْعًا ٤ ط

سریٹ دوزتے ہانچے گھوڑوں کی تم ١ پھر مہارگر چگا ریاں نکالنے والوں کی ٢ پھر صبح کے وقت حملہ کرنے والوں کی ٣ پھر اس وقت وہ گرو غبار اڑاتے ہیں ٤ ط

فَوْسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ٥ ط إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ٦ ط وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ

پھر اس وقت وہ (دشمن کی) جماعت کے درمیان گھس جاتے ہیں ٥ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے ٦ اور بے شک وہ اس بات پر

لَشَهِيدٌ ٧ ط وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ٨ ط أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي

(خود بھی) گواہ ہے ٧ اور بے شک وہ مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہے ٨ کیا پھر وہ نہیں جانتا جب نکال باہر کیا جائے گا جو کچھ

الْقُبُورِ ٩ وَحَصَلَ مَا فِي الصُّدُورِ ١٠ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ١١

قبروں میں ہے ٩ اور ظاہر کر دیا جائے گا جو کچھ سینوں میں ہے ١٠ بے شک ان کا رب اس دن ان (کے حال) سے خوب آگاہ ہوگا ١١

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

101 مَكِّيَّةٌ 30

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعُهُمَا 1

آيَاتُهَا 11

الْقَارِعَةُ ١ مَا الْقَارِعَةُ ٢ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ٣ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ

کھڑکھڑا دینے والی ١ کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی ٢ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے؟ ٣ جس دن لوگ (ایسے) ہو جائیں

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ٤ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ٥ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ٦

گے جیسے بکھرے ہوئے پروانے ٤ اور پہاڑ دھکی ہوئی رنگین اون جیسے ہو جائیں گے ٥ پھر جس شخص کے پلڑے بھاری ہو گئے ٦

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ٧ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ٨ فَأَمَّهُ هَٰوِيَةٌ ٩

تو وہ اپنی پسند کی زندگی میں ہو گا ٧ اور جس شخص کے پلڑے ہلکے ہو گئے ٨ تو اس کا ٹھکانا ہادیہ (گڑھا) ہو گا ٩

وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَ ١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ١١

اور آپ کو کیا معلوم کہ ”ہادیہ“ کیا ہے ١٠ وہ سخت دہکتی ہوئی آگ ہے ١١

رُكُوْعُهُمَا 1

آيَاتُهَا 8

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ التَّكْوِيْنِ

102 مَكِّيَّةٌ 16

الْهٰكِمُ التَّكْوِيْنُ ١ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ

باہم بہتات کی حرص نے تمہیں غافل کر دیا ١ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے ٢ کھلا سوجھنا! جلد ہی تم جان لو گے ٣ پھر ہرگز نہیں! جلد ہی تم

تَعْلَمُوْنَ ٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا

جان لو گے ٤ ہرگز نہیں! اگر تم یقینی علم کے ساتھ جان لو ٥ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے ٦ پھر تم اسے ضرور یقین کی آنکھ سے دیکھو گے ٧ پھر

عَيْنَ الْيَقِيْنِ ٧ ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ٨

اس دن تم سے نعمتوں کی بابت ضرور سوال کیا جائے گا ٨

رُكُوْعُهُمَا 1

آيَاتُهَا 3

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْعَصْرِ

103 مَكِّيَّةٌ 13

وَالْعَصْرِ ١ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ٢ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ

زمانے کی قسم! ١ بے شک انسان خسارے میں ہے ٢ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۗ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۙ ③

دوسرے کو حق کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی ③

رُكُوعُهَا 1
آيَاتُهَا 9

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْهُمَزَةِ
104 مَكِّيَّةٌ 32

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ① الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ② يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ

ہر طعنزن، عیب جو کے لیے ہلاکت ہے ① جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا ② وہ سمجھتا ہے کہ بے شک اس کا مال اسے

أَخْلَدَهُ ③ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ④ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ⑤ نَارُ اللَّهِ الْمَوْقُودَةُ ⑥

بیش زہد رکھے گا ③ ہرگز نہیں! اسے ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا ④ اور آپ کو کیا معلوم کہ حطمہ کیا ہے؟ ⑤ وہ اللہ کی بھڑکائی

النَّارِ تَطَّلِعُ عَلَى الْآفِئَةِ ⑦ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّصَدَّقَةٌ ⑧ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ⑨

ہوئی آگ ہے ⑥ جو دلوں تک پہنچے گی ⑦ بے شک وہ (آگ) ان پر (ہر طرف سے) بند کر دی جائے گی ⑧ لے لے ستونوں میں ⑨

رُكُوعُهَا 1
آيَاتُهَا 5

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْفَيْلِ
105 مَكِّيَّةٌ 19

الْمُتَرَكِّيفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفَيْلِ ① أَلَمْ يَجْعَلْ يَدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ② وَأَرْسَلَ

(اے نبی!) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ ① کیا اس نے ان کی چال کو بیکار نہیں کر دیا؟ ② اور اس

عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ③ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ⑤

نے ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے ③ جو ان پر کی کھنگریاں کنکر پھینک رہے تھے ④ پھر اللہ نے انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا ⑤

رُكُوعُهَا 1
آيَاتُهَا 4

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ قُرَيْشٍ
106 مَكِّيَّةٌ 29

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ① الْفَهْمِ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ② فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا

قریش کے مانوس ہونے کی وجہ سے ① (یعنی) ان کے سردی اور گرمی کے سفر سے مانوس ہونے کی وجہ سے ② لہذا انہیں چاہیے کہ وہ اس

الْبَيْتِ ③ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ ۗ وَأَمَنَهُم مِّن خَوْفٍ ④

گھر (کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں ③ جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور انہیں خوف سے امن دیا ④

رُكُوعُهَا 1
آيَاتُهَا 7

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الشَّاعِرِينَ
107 مَكِّيَّةٌ 17

الْمَاعُونَ 107 الْكُوفَرُ 108 الْكُفْرُونَ 109 النَّصْرُ 110

ارَعَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالَّذِينَ ① فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ ② وَلَا يَحْضُ عَلَى

(اے نبی!) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے؟ ① تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ② اور مسکین کو کھانا

طَعَامِ الْمَسْكِينِ ③ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ④ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ⑤

کھانے کا شوق نہیں دلاتا ③ چنانچہ بتایا ہے ان نمازیوں کے لیے ④ جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں ⑤

الَّذِينَ هُمْ يَرَاءُونَ ⑥ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ⑦

وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ⑥ اور (لوگوں کو) استعمال کی معمولی چیزیں بھی دینے سے انکار کرتے ہیں ⑦

رُكُوعَهَا 1

آيَاتُهَا 3

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْكُوْفَرِ

108 مَكِّيَّةٌ 15

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوفَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ③

(اے نبی!) یقیناً ہم نے آپ کو کوفرت عطا کی ① تو آپ اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں ② بے شک آپ کا دشمن ہی جز کتا ہے ③

رُكُوعَهَا 1

آيَاتُهَا 6

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْكُفْرُونَ

109 مَكِّيَّةٌ 18

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفْرُونَ ① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ② وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَّا أَعْبُدُ ③

(اے نبی!) آپ کہہ دیجئے: اے کافر! میں ان (جنوں) کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو ② اور تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں ③

وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ④ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَّا أَعْبُدُ ⑤

اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو ④ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں ⑤

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِي دِينِي ⑥

تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ⑥

رُكُوعَهَا 1

آيَاتُهَا 3

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شریح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ النَّصْرِ

110 مَدِّيَّةٌ 114

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ① وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ②

(اے نبی!) جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے گی ① اور آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ اللہ کے دین میں گروہ درگروہ داخل ہو رہے ہیں ②

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَأَسْتَغْفِرْهُ ③ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ④

تو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور اس سے بخشش مانگیے، بلاشبہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ④

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رُكُوعُهَا 1

آيَاتُهَا 5

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرعی) جو نہایت مہربان بہت بزرگ کرنے والا ہے

سُورَةُ اللَّهَبِ

111 مَكِّيَّةٌ 6

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ① مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ② سَيَصْلَىٰ نَارًا

نوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور وہ ہلاک ہو گیا ① نہ اس کے مال نے اسے کوئی فائدہ دیا اور نہ اس کی کمائی نے ② وہ ضرور بھڑکتی آگ

ذَاتَ لَهَبٍ ③ وَأَمْرَاتُهُ ④ حَمَالَةَ الْحَطَبِ ④ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ⑤

میں داخل ہوگا ③ اور اس کی بیوی بھی جو کھڑیاں ڈھونے والی ہے ④ اس کی گردن میں چھال کی تہی ہوئی رسی ہوگی ⑤

رُكُوعُهَا 1

آيَاتُهَا 4

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرعی) جو نہایت مہربان بہت بزرگ کرنے والا ہے

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ

112 مَكِّيَّةٌ 22

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ① اللَّهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ③ وَلَمْ يُولَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ

(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: وہ اللہ ایک ہے ① اللہ بے نیاز ہے ② اس نے (کسی کو) نہیں جنا اور نہ وہ (خود) جنا گیا ③ اور کوئی

لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ④

اس کا ہر نہیں ④

رُكُوعُهَا 1

آيَاتُهَا 5

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرعی) جو نہایت مہربان بہت بزرگ کرنے والا ہے

سُورَةُ الْفَلَقِ

113 مَكِّيَّةٌ 20

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ

(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ① (ہر) اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ② اور اندھیری رات کے شر سے

إِذَا وَقَبُ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ⑤

جب وہ چھا جائے ③ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے ④ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ⑤

رُكُوعُهَا 1

آيَاتُهَا 6

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شرعی) جو نہایت مہربان بہت بزرگ کرنے والا ہے

سُورَةُ النَّاسِ

114 مَكِّيَّةٌ 21

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② إِلَهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ

(اے نبی!) کہہ دیجیے میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ① انسانوں کے بادشاہ کی ② انسانوں کے معبود کی ③ سو وسوسہ ڈالنے والے

لِخَنَازِئِهِ ④ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

بزرگدہن (کے) پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے ④ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے ⑤ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے ⑥

مسلمان کی زندگی سے متعلق چند اہم سوالات

- 1 **مسلمان کو اپنا عقیدہ کہاں سے انداز کرنا چاہیے؟** اسے اپنا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی صحیح حدیثوں سے انداز کرنا چاہیے۔ جو اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ ان کی ہر بات وحی الہی ہے۔ جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔ ﴿إِنَّ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (الجم: 4) اور یہ (مسلمان کا عقیدہ) صحابہ کرام اور سنت صالحین کے فہم و سمجھ کے مطابق ہونا چاہیے۔
- 2 **اگر ہمارے درمیان (کسی مسئلہ میں) اختلاف ہو جائے تو ہم کس چیز کی طرف رجوع کریں؟** اختلاف کے وقت ہم دینِ عینیت کی طرف رجوع کریں گے اور اس بارے میں فیصلہ صرف کتابِ الہی اور سنتِ رسول سے ہو گا کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿فَإِن لَّنَزَعْتُمْ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُونِهِ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لو ماؤ اللہ کی طرف اور رسول کی طرف۔“ (النساء: 59) نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «تَرَكَتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ، وَسُنَّةَ نَبِيِّي» میں نے تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک تم ان کو تمہارے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے، یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔“ (مہنا لام: ۱۸۷)
- 3 **قیامت کے دن نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے؟** اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَتَقْتَرِفِي أُمَّتِي عَلَى قَلَابٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً. قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» میری امت تتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک جماعت کے علاوہ تمام فرقے جہنم میں جائیں گے۔ صحابی نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی جماعت ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «جو جماعت میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر رہے گی۔“ (اصول: 75)
- پتہ چنانچہ حق وہی ہے جس پر آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ گامزن تھے، اس لیے اگر تم نجات پانتے ہو اور اس بات کے خواہش مند ہو کہ تمہارے اعمال مقبول ہوں تو اتباع، یعنی اللہ کے رسول ﷺ کی پیروی کو لازم پکڑو اور بدعت سے دوری اختیار کرو۔
- 4 **نیک اعمال کی قبولیت کی شرائط کیا ہیں؟** نیک اعمال کی قبولیت کی کئی شرطیں ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: (1) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی توحید کا اقرار کرنا، لہذا مشرک کا کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ (2) اخلاص، یعنی اس عمل سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ (3) نبی کریم ﷺ کی اتباع، یعنی وہ عمل نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق ہو، لہذا اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اس طریقے پر کی جائے گی جو آپ ﷺ نے مشروع فرمایا ہے۔ ان شرطوں میں سے اگر کوئی بھی شرط مفقود ہوئی تو عمل رد کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبْآءً مَّنشُورًا﴾ اور انہوں نے جو بھی اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔“ (الفرقان: 23)
- 5 **دین اسلام کے کتنے درجے ہیں؟** دین اسلام کے تین درجے ہیں: اسلام، ایمان اور احسان۔
- 6 **اسلام کے کتنے ہیں اور اسکے ارکان کتنے ہیں؟** اللہ کی توحید کو مانتے ہوئے اور اس کی اطاعت اختیار کرتے ہوئے اس کا مطیع و فرمانبردار ہو جانا اور شرک و مشرکین سے براءت کا اعلان کرنا اسلام ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث میں مذکور ہیں: «بُئِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسِينَ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ النَّبِيِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ» اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (1) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (2) نماز قائم کرنا۔ (3) زکاۃ دینا (4) بیت اللہ کا حج کرنا۔ (5) رمضان کے روزے رکھنا۔“ (صحیح: ۵۱)
- 7 **ایمان کے کتنے ہیں اور اس کے ارکان کتنے ہیں؟** دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضاء و جوارح کے عمل کو ایمان کہتے ہیں جو اطاعت سے بڑھتا اور معصیت سے گھٹتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لِيَرَدَّ أُولَٰئِكَ إِلَىٰ رَيْبِهِمْ﴾ تاکہ

وہ اپنے ایمان کے ساتھ (اور بھی) ایمان میں بڑھ جائیں۔ ”(الحج: 4) اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الإيمان بضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ» ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ سب سے افضل درجے کی شاخ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنا ہے اور سب سے ادنیٰ درجے کی شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور جیابھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ ”(مسلم، نیز اس سے بھی اس امر (ایمان کے کھٹنے بڑھنے) کی ناسید ہوتی ہے کہ نیکیوں کے موسم آنے پر ایک مسلمان اپنے نفس کے اندر اطاعت کے کاموں میں نشاط اور چستی محسوس کرتا ہے اور گناہوں کے بعد اعمال خیر میں فتور اور سستی محسوس کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الْأَخْسَنَاتِ بِذُنُوبِهِنَّ لَسَيِّئَاتٍ﴾ ”یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔“ (ص: 114) ایمان کے چھ ارکان میں جن کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس حدیث میں کیا ہے: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرُهُ وَشَرُّهُ» یہ کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی و بری تقدیر پر۔“ (ص: ۵۰، مسلم)

8 لا الہ الا اللہ کا مطلب کیا ہے؟ اس کا مطلب غیر اللہ کے عبادت کا ہٹنا ہونے کی نفی اور صرف اللہ کے لیے عبادت و ثبات کرنا ہے۔

9 کیا اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے؟ جی ہاں! بانے، سننے، دیکھنے، اپنی حفاظت و اعاطہ اور مشیت و قدرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے لیکن اس کی ذات مخلوق کی ذاتوں کے نہ تو ساتھ ہے اور نہ کوئی مخلوق اس کا اعاطہ ہی کر سکتی ہے۔

10 کیا انھم سے اللہ تبارک و تعالیٰ کو دیکھا جا سکتا ہے؟ اہل قبلہ مسلمانوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا جا سکتا لیکن میدانِ محشر میں اور جنت کے اندر مومنین دیدار الہی سے مشرف ہوں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّأْتِرَةٌ ۖ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ ”اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔“ (الہی: 22)

11 اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی معرفت کا کیا فائدہ ہے؟ مخلوق پر اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا فریضہ اس کی معرفت حاصل کرنا ہے کیونکہ جب لوگ اسے اچھی طرح پہچان لیں گے تو اس کی حقیقی عبادت بھی کریں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ﴾ ”سو اے نبی! آپ جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔“ (ص: 19)

پنچاچھ رحمت الہی کی وسعت کا تذکرہ کرنا، اللہ سے امید باندھنا اور اس کے عذاب کی شدت کو بیان کرنا اس سے خوف کھانے کا سبب ہے، اسی طرح انعام و اکرام بخشے میں اللہ تعالیٰ کو اکیلا تسلیم کرنا اس کے شکر کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے ذریعے سے اس کی عبادت کرنے سے مقصود یہ ہے کہ ان کا حقیقی علم حاصل کیا جائے، ان کے معانی کو سمجھا جائے اور ان کے مطابق عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض نام اور صفتیں ایسی ہیں کہ بندے کا ان سے متصف ہونا لائق تعریف ہے، جیسے علم، رحمت اور عدل اور بعض نام اور صفات ایسی ہیں کہ بندے کا ان سے متصف ہونا فعل مذموم ہے، جیسے الوہیت، تکبر اور جبروت، اسی طرح بندوں کی بعض صفتیں ایسی ہیں کہ ان سے بندوں کا متصف ہونا تو لائق تعریف اور مامور بہ ہے جبکہ ذات باری تعالیٰ کا ان سے متصف ہونا ایک محال امر ہے، جیسے بندگی، مجبوری، حاجت مندی، دست درازی اور ذلت و خواری وغیرہ، لہذا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب مخلوق وہ ہے جو ان صفات سے متصف ہو جنہیں اللہ بزرگ و برتر پسند کرتا ہے اور سب سے بری مخلوق وہ ہے جو ان صفات سے متصف ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

12 اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کون کون سے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا﴾ اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں، لہذا تم اسے ان (ناموں) سے پکارو۔ ”(الامران: 180) اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَىٰ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ»۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو، یعنی ننانوے نام ہیں جس نے ان کا ”احصا“ کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ ”(بی، مسلم، اس حدیث میں وارد لفظ ”احصا“ کے معنی یہ ہیں کہ 1) بندہ ان کے ناموں کے الفاظ اور عدد کو یاد کرے۔ 2) ان ناموں کے معنی اور دلالت کو سمجھے اور ان پر ایمان لا کر ان کے مطابق عمل کرے، چنانچہ جب بندے نے ”الحکیم“ ”کما تو اپنے تمام معاملات کو اللہ کے سپرد کر دے کیونکہ بندے کے تمام کام بتقاضائے حکمت ہیں۔ اور جب ”القدوس“ ”کما تو اس بات کو سامنے رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیب و نقص سے پاک ہے۔ 3) ان ناموں کے مطابق عمل کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ان ناموں کی اہلال و تعظیم کی جائے اور ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ اور دعا کی دو قسمیں ہیں: * دعائے شفاء و عبادت * دعائے طلب و سوال۔

جس نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کی جانچ پڑتال کی وہ انھیں جمع کرنے پر قادر ہوا۔ اور اسماء یہ ہیں:

اللہ	اپنی تمام مخلوق پر الوہیت و عبودیت کا حق رکھنے والا، وہ معبود والہ جس کے لیے عجز و انکسار اور رکوع و سجود کیا جاتا ہے۔ وہ جو ہر قسم کی عبادت کے لائق و مستحق ہے۔
الرحمن	یہ اسم اللہ تعالیٰ کی وسعت و رحمت پر دلالت کرتا ہے کہ وہ تمام مخلوقات کو شامل ہے اور یہ اسم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ اور اللہ کے سوا کسی اور کو رحمن کہنا جائز نہیں۔
الرحیم	دنیا و آخرت میں مومنوں پر رحم کرنے والا اور انھیں بخشنے والا، چنانچہ اس نے انھیں اپنی عبادت کی توفیق دی اور آخرت میں جنت عطا کر کے انھیں عزت سے نوازے گا۔
الغفور	وہ جو گناہوں کو مٹاتا ہے اور بندے سے درگزر فرماتا ہے اور اسے سزا نہیں دیتا، حالانکہ بندہ سزا کا مستحق ٹھہر چکا ہوتا ہے۔
الغفار	بندے کے گناہ پر پردہ ڈالنے والا ہے اور وہ اسے سزا نہیں کرتا اور نہ گناہ پر سزا دیتا ہے۔
الروف	وہ اسم جو اللہ تعالیٰ کی بکھرتی مغفرت پر دلالت کرتا ہے کہ وہ استغفار کرنے والے گناہ گار کو معاف فرماتا ہے۔
الکافی	یہ رافت سے ماخوذ ہے اور اس کا درجہ رحمت سے زیادہ ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ تمام مخلوق پر روف ہے اور آخرت میں اپنے خاص بندوں، یعنی مومنوں کے لیے روف ہو گا۔
القہار	وہ بندوں کو سزا دینے کی قدرت کے باوجود جلد سزا نہیں دیتا بلکہ ان سے درگزر فرماتا ہے اور ان کے معافی مانگنے پر انھیں معاف کر دیتا ہے۔
الستبر	وہ اپنے بندوں میں سے جس کو یا جسے توبہ کی توفیق دیتا ہے اور ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔
الغنی	وہ جو اپنے بندے پر پردہ ڈالتا ہے اور اسے اپنی مخلوق کے درمیان رسوا نہیں کرتا۔ اور وہ پسند کرتا ہے کہ بندہ اپنی ذات پر اور دوسروں پر بھی پردہ ڈالے اور اپنے محبوب کو چھپائے۔
الکریم	وہ اپنی کمال صفات اور کمال مطلق کی وجہ کبھی مخلوق کا محتاج نہیں رہا اور نہ ہو گا اور مخلوق ساری اس کی محتاج ہے اور اس کے انعام و اکرام اور مدد کی ضرورت مند بھی۔
الاکرم	بہت زیادہ خیر اور عظیم احسان و عطا کرنے والا۔ جسے جو چاہے، بیسے چاہے، مانگے اور بن مانگے عطا کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور محبوب پر پردہ ڈالتا ہے۔
الواجب	ابتدا درجے کا کرم و احسان کرنے والا، اس میں کوئی اس کا ہم پلہ نہیں۔ ہر قسم کی خیر اس کی مزہون منت ہے۔ مومنوں کو اپنے فضل سے بدلہ دیتا ہے اور اعراض کرنے والوں کو مہلت دیتا ہے اور اپنے عدل سے ان کا محاسبہ کرتا ہے۔
الواہب	بہت زیادہ عطیات والا جو بلا عوض دیتا ہے اور بغیر کسی لالچ کے عطا کرتا ہے، نیز بغیر سوال کے انعام کرتا ہے۔

الکباد	الہنی مخلوق کو بہت زیادہ نوازنے والا اور ان پر فضل و احسان کرنے والا، اور مومنوں کے لیے اس کے فضل و جود کا بہت بڑا حصہ ہے۔
الودود	وہ اپنے اولیاء سے بہت محبت کرتا ہے اور ان سے محبت و تعلق کا اظہار انھیں معاف کر کے اور ان پر انعام کر کے کرتا ہے، پھر ان سے راضی ہوتا ہے اور ان کے اعمال قبول فرماتا ہے اور زمین میں انھیں قبول عام عطا کرتا ہے۔
المعطی	مخلوق میں سے جس کو یا ہے ایسے خزانوں میں سے عطا کرتا ہے اور اس کے اولیاء کے لیے اس کی عطا کا وافر حصہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اسے صورت عطا کی۔
الواسع	وسیع صفات والا، کوئی اس کی تعریف کو شمار نہیں کر سکتا۔ اس کی عظمت و سلطنت سب پر وسیع ہے۔ اس کی مغفرت و رحمت اور فضل و احسان بہت عام ہے۔
الحسن	وہ اپنی ذات و صفات، اسماء اور افعال میں کمال درجہ حسن رکھتا ہے۔ اس نے ہر چیز کو بڑے خوبصورت انداز میں پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق سے نہایت اچھائی کرنے والا ہے۔
الرازق	وہ جو تمام مخلوقات کو رزق عطا کرتا ہے۔ اس نے تمام جانوں کی تخلیق سے پہلے ان کے رزق مقرر کر دیے اور اسے پورا کرنے کی ذمہ داری اٹھانی خواہ ایک عرصہ کے بعد ہو۔
الرازق	اللہ تعالیٰ کا یہ اسم مخلوق کے لیے کثرت رزق پر دلالت کرتا ہے، وہ یا ک ہے، انھیں سوال کرنے سے پہلے ہی رزق عطا کرتا ہے بلکہ ان کی معصیت اور نافرمانی کے باوجود انھیں عطا کرتا ہے۔
اللطیف	تمام امور کی باریک بینیوں کو جاننے والا۔ کوئی مخفی امر اس سے پوشیدہ نہیں۔ اپنے بندوں کو ایسے غیر محسوس اور مخفی ذرائع سے خیر اور منافع پہنچاتا ہے جہاں سے انھیں گمان بھی نہیں ہوتا۔
الخبیر	وہ جس کے علم نے باطن اور مخفی اشیاء کا اسی طرح احاطہ کر رکھا ہے جس طرح ظاہری اشیاء کا احاطہ کیا ہوا ہے۔
الفتاح	وہ اپنی ملکیت، رحمت اور رزق کے خزانے اپنی حکمت اور علم کے مطابق کھولتا ہے۔
العلیم	وہ جس کے علم نے ظاہر و باطن، پوشیدہ اور اعلانیہ، نیز گزشتہ، موجودہ اور مستقبل کی ہر چیز کا احاطہ رکھا ہے اور اس پر کوئی چیز مخفی نہیں۔
البر	وہ اپنی مخلوق پر بے پناہ احسانات کرنے والا ہے۔ وہ اتنا نوازتا ہے کہ کوئی اس کی نعمتوں کو گننے یا شمار کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ وہ اپنے وعدے کا سچا ہے۔ اپنے بندوں سے درگزر فرماتا ہے اور ان کی نصرت و حمایت کرتا ہے اور ان کے دیے ہوئے معمولی مال کو بھی قبول فرماتا اور بڑھاتا ہے۔
الخبیر	وہ تمام اشیاء کو ان کی مناسب جگہ پر رکھتا ہے اور اس کی تدبیر میں کسی قسم کا غلطی اور کمزوری نہیں ہوتی۔
الحکم	وہ اپنی مخلوق کے درمیان نہایت عدل سے فیصلے فرماتا ہے۔ ان میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اسی نے اپنی کتاب نازل فرمائی تا کہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کن ہو۔
الشاکر	جو اس کی اطاعت کرے اس کی مدح و تعریف فرماتا ہے اور بندے کے معمولی عمل پر بھی ثواب دیتا ہے۔ اس کی نعمتوں پر شکر کرنے والے کو دنیا اور زیادہ دیتا ہے اور آخرت میں اجر سے بھی نوازے گا۔
الشکور	اس کے پاں بندوں کے تھوڑے اعمال بھی بہت بڑھ جاتے اور ان کا بدلہ "دگنا چوگنا" ہو جاتا ہے۔ اللہ کی شکوریت (قدر دانی) یہ ہے کہ وہ بندے کو شکر پر ثابت قدم رکھے اور اس کی اطاعت قبول فرمائے۔
البحیم	وہ اپنی ذات، اسماء، صفات اور افعال میں کمال درجہ حسن و جمال رکھتا ہے۔ اور اس کی مخلوق میں تمام خوبصورتی بھی اسی ذات اقدس کی عطا کردہ ہے۔
الحمید	وہ ذات عالی جس کے لائق زمین و آسمان کا ہر فرد اور عزت و رفعت ہے۔
الولی	وہ جو مخلوق کے تمام امور کا نگران ہے اور کائنات کی تدبیر کرنے والا ہے۔ وہ اپنے اولیاء کا مددگار اور پشت پناہ ہے۔
الحمید	وہ اپنے اسماء، صفات اور افعال میں محمود ہے۔ اسی ذات عالی کی آسانی اور تسکلی، سختی اور آسائش میں تعریف کی باقی ہے۔ مطلق حمد و ثناء کا وہی مستحق ہے کیونکہ وہ ہر کمال کے ساتھ متصف ہے۔
المولی	وہی پالنے والا، بادشاہ اور سید ہے اور اپنے اولیاء کی نصرت و اعانت کرتا ہے۔



انسیہ	وہ اپنی نصرت و مدد سے جس کی پابے تائید کرتا ہے۔ جس کا وہ مددگار ہو اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور جسے وہ رسوا کرے اس کا کوئی مددگار نہیں۔
السمیع	وہ جس کی سماعت ہر آہستہ سے آہستہ تر بات کا ماطہ کیے ہوئے ہے اور وہ ہر جہی اور اعلانیہ بات کو بھی سنتا ہے بلکہ ہر طرح کی آوازوں کو آہستہ ہوں یا ہست اٹھی سنتا ہے اور یگانے والے کی یگانہ قبول کرتا ہے۔
البعیر	وہ جس کی نگاہ نے جہاں کی پوشیدہ اور حاضر تمام وجودات کا ماطہ کر رکھا ہے خواہ کتنی ہی مخفی تریا قاطر ہو، نیز کتنی چھوٹی اور کتنی بڑی ہو۔
الشمید	وہ اپنی مخلوق پر نگران ہے۔ اس نے اپنی ذات کی وحدانیت اور عدالت کی گواہی دی ہے اور وہ مومنوں کی صداقت کی گواہی بھی دیتا ہے جب وہ اس کی وحدانیت کا اقرار کریں اور اس کے رسولوں اور فرشتوں پر ایمان لائیں۔
الرقیب	اپنی مخلوق کی ہر بات سے مطلع اور ان کے اعمال کو کن کن کر رکھنے والا۔ نہ آنکھ کی بھپکت سے وہ غافل ہے اور نہ دل کا کوئی خیال اس کے علم سے باہر۔
الرفیق	وہ اپنے افعال میں بہت زیادہ نرمی کرنے والا ہے۔ وہ یانک ہے جو اپنی تخلیق اور علم میں ٹھہرا اور تدریج سے کام لیتا ہے اور اپنے بندوں کے ساتھ نرمی اور لطف کا معاملہ کرتا ہے اور انہیں کسی ایسے معاملے کا مکلف نہیں ٹھہراتا جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہوں، وہ یانک ذات اپنے اس بندے سے محبت کرتی ہے جو نرمی کرنے والا ہو۔
القریب	وہ اپنے علم اور قدرت سے تمام مخلوق کے اور اپنے لطف و کرم اور مدد و نصرت سے اپنے مومن بندوں کے قریب ہے۔ لیکن وہ اپنے وجود عالی کے ساتھ عرش پر مستوی ہے اور اس کی ذات مخلوق کے ساتھ غلط ماطہ نہیں ہے۔
الجبیب	وہ پکارنے والوں کی پکار کو سنتا ہے اور اپنے علم و حکمت کے مطابق سائلین کی حاجت براری کرتا ہے۔
المقیت	جس نے تمام رزق اور زندگی گزارنے کے اسباب پیدا فرمائے اور مخلوق تک انہیں پہنچانے کی ذمہ داری لی۔ وہ ان اقوات پر اور بندوں کے اعمال پر ایسا نگران ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں۔
الخبیب	وہ اپنے بندوں کی تمام حسنی اور ذنیوی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے اور مومنوں کے لیے اس کی کھلیت کا وافر حصہ ہے اور وہی ذات یانک لوگوں کے اعمال دنیا کا محاسبہ کرنے والی ہے۔
المومن	وہ ذات عالی جو اپنے رسولوں اور ان کے پیروکاروں کی سچائی اور ان کی صداقت پر دلالت کرنے والے براہین کی تصدیق کرنے والی ہے اور دنیا و آخرت کا ہر امن اسی کے مہزون منت ہے۔ اس نے مومنوں کو ضمانت دی ہے کہ وہ ان پر قلم نہیں کرے گا، یا انہیں عذاب نہیں دے گا اور نہ روز قیامت انہیں گھبراہٹ ہوگی۔
المنان	بہت زیادہ عطا کرنے والا اور مخلوق پر عظیم انعامات اور کثیر احسان کرنے والا۔
الطیب	ہر عیب سے پاک اور ہر نقص سے محفوظ، جس کے لیے حن و خوبی اور کمال مطلق ہے۔ وہ اپنی مخلوق پر خیرات کی بارش کرنے والا ہے اور وہ ذات یانک بندوں کے صرف وہی اعمال اور صدقات قبول کرتی ہے جو یقینی برائلاص، نیز پاکیزہ اور طلال ہوں۔
الشافی	جو دلوں اور جسم کے امراض سے شفا بخشتا ہے۔ بندوں کے ہاتھ میں دوا کا اسی قدر حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ میسر کر دے اور جہاں تک شفا کا تعلق ہے تو وہ اس اکیلے کے ہاتھ میں ہے۔
الخبیظ	وہ اپنے فضل و احسان سے اپنے مومن بندوں اور ان کے اعمال کی حفاظت فرماتا ہے اور اپنی قدرت سے تمام مخلوقات کی حفاظت اور رعایت فرماتا ہے۔
الوکیل	وہ ذات جس نے تمام جانوں کی تخلیق و تدبیر کی ذمہ داری لی ہے۔ اسی پر تمام مخلوق کا بھروسہ ہے۔ وہ ان تمام مومنوں کا وکیل اور کار ساز ہے جنہوں نے اپنی کوشش سے پہلے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا، کام کرتے وقت اس سے مدد طلب کی، توفیق ملنے کے بعد اس کا شکر ادا کیا اور آزمائش و ابتلاء کے بعد اپنی قسمت پر رضا مندی کا اظہار کیا۔
الخالق	یہ اسم اللہ کی بکثرت تخلیق پر دلالت کرتا ہے۔ وہ یانک ہے، مسلسل پیدا کرتا ہے اور ہر وقت اس عظیم وصفت سے متصف ہے۔
الخالق	وہ تمام مخلوقات کو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔
البارئ	وہ جس نے جس مخلوق کا پیدا کرنا مقدر کیا اسے وجود بخشتا اور اس کے وجود کا اظہار کیا۔
المصور	وہ جس نے مخلوق کو اپنی پسندیدہ صورت میں پیدا کیا جیسا کہ اس کی حکمت، علم اور رحمت کا تقاضا ہے۔

الرب	وہ اپنی مخلوق کو اپنی نعمتوں سے پالتا ہے اور انہیں دھیرے دھیرے بڑھاتا ہے۔ وہ اپنے اولیاء کی تربیت کرتا ہے جو ان کے دلوں کی اصلاح کے مناسب ہو۔ وہ خالق، مالک اور سید ہے۔
العظیم	وہ اپنی ذات، اسماء اور صفات میں مطلق عظمت کا مالک ہے اس لیے اس نے مخلوق پر فرض کیا ہے کہ وہ اس کی تعظیم و تکریم کریں اور اس کے امر و نہی کی پابندی کریں۔
القادر	اپنے بندوں کو قابو میں اور تابع کرنے والا۔ تمام مخلوق کو اپنی ہنسی پر مجبور کرنے والا، ان پر غالب کہ جس کے سامنے تمام گردنیں جھکی ہوئی اور تمام چہرے اس کے تابع ہوں گے۔
القهار	یہ قابو سے مبالغے کا صیغہ ہے۔
المبین	ہر چیز پر نگران اور اس کی حفاظت کرنے والا، اس پر گواہ اور اس کا اعادہ کرنے والا۔
العزیز	عزت کی تمام اقسام اسی کے سزاوار ہیں۔ اسے قوت کی عزت حاصل ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں، محفوظ و مضبوط اور بے نیازی کی عزت کہ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ قوت و غلبے کی عزت کہ کوئی چہ اس کی اجازت کے بغیر حرکت نہیں کر سکتی۔
الخبیر	جس کا ہر ارادہ و مشیت نافذ ہونے والا ہے۔ تمام مخلوقات اس کے ماتحت ہیں۔ اس کی عظمت کے سامنے دم بخود اور اس کے حکم کے سامنے بے بس۔ وہ شکستہ کو جوڑنے والا، فقیر کو غنی کرنے والا، تنگ دست کو آسائش دینے والا، نیز مریش اور مصیبت زدہ کو صحت کو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔
المتکبر	وہ عظیم ہے اور ہر برائی اور نقص سے کوسوں دور، بندوں پر ظلم کرنے سے بے بس، اپنی جھگڑاؤں کو قابو پانے والا۔ وہ کبریائی کے وصف سے مستعف ہے اور جو اس کو اللہ سے چھیننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کے نگوے نگوے کر دے گا اور عذاب دے گا۔
الکبیر	جو اپنی ذات، اوصاف اور افعال میں سب سے بڑا ہے۔ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں بلکہ اس کے سوا ہر چیز اس کے جلال اور عظمت کے سامنے نہایت چھوٹی ہے۔
الیحیی	وہ ذات پاک جو نہایت حیا والی ہے اس کی حیا اس کے چہرے کی جلالت اور عظیم تسلط کے شایان شان ہے چنانچہ اللہ کی حیا اس کا کرم و احسان، اور سخاوت اور جلال والا ہے۔
الحي	اس کی زندگی دائمی اور مکمل ہے اور اسے ایسی جتا حاصل ہے جس کی کوئی ابتدا و انتہا نہیں۔ کائنات میں ہر زندگی اس ذات کی عطا کردہ ہے۔
القیوم	جو بذات خود قائم ہے، مخلوق سے بے نیاز ہے۔ وہ زمین و آسمان کی ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے اور وہ سب اس کے محتاج ہیں۔
الوارث	وہ مخلوق کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہے گا اور ہر چیز فنا کے بعد اسی کے حضور پیش ہونے والی ہے۔ ہمارے قبضے میں جو کچھ ہے یہ امانت ہے جو ایک روز اس کے مالک حقیقی کی طرف لوٹ جائے گی۔
الديان	تمام مخلوق جس کے تابع اور قابو میں ہے۔ وہ بندوں کو ان کے افعال کا بدلہ دینے والا ہے۔ اگر اچھا ہے تو اس کا دو گناہ عطا کرتا ہے اور اگر کوئی برائی کرے تو اس کی اتنی ہی سزا دیتا ہے یا معاف فرما دیتا ہے۔
الملک	کسی کام کا علم دینا یا کسی کام سے روکنا اسی کا حق ہے اور وہ غالب ہے۔ وہ اپنے حکم اور فعل سے اپنی مخلوقات میں تصرف کرتا ہے۔ سلطنت کے پلانے یا خیال رکھنے میں اس پر کسی کو فضیلت حاصل نہیں۔
المالک	حقیقتاً بادشاہت کا مستحق وہی ہے مخلوق کی تخلیق کے آغاز میں بادشاہت اسی کی تھی اور اس کے سوا کوئی نہیں تھا اور جب مخلوق ختم ہوگی تو بھی بادشاہت اسی کی ہوگی۔
المليک	یہ اسم پاک دلالت کرتا ہے کہ بادشاہت مطلقاً اسی کی ہے۔ اور اس میں ملک سے زیادہ مبالغہ ہے۔
السيوح	وہ ہر عیب و نقص سے منزہ ہے کیونکہ اوصاف کمال اور مطلق حن و جمال اسی کے شایان شان ہے۔
القدوس	ہر عیب و نقص سے ہر لحاظ سے پاک و منزہ کیونکہ اوصاف کمال میں وہ یکساں روزگار ہے اور اس کی مثال بیان نہیں کی جا سکتی۔
السلام	اپنی ذات، اپنے اوصاف اور اسماء و افعال میں، دنیا و آخرت کی ہر سلامتی اس کے مہزون منت ہے۔ وہ ہر نقص و عیب سے محفوظ ہے۔

الحق	وہ جس کی ذات، اسماء و صفات اور الوہیت میں کوئی شک و شبہ اور تردد نہیں۔ وہی معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔
المسبین	وہ ذاتیت، حکمت و رحمت میں جس کا امر بالکل واضح ہے۔ وہی بندوں کے لیے رشد و ہدایت کا راستہ واضح کرنے والا ہے تاکہ وہ اس کی پیروی کریں۔ اور اس نے گمراہی کے راستوں کو بھی واضح کر دیا تاکہ وہ ان سے بچیں۔
القوی	وہ ذات ہے کمال مشیت کے ساتھ ساتھ قدرت مطلق بھی ماحصل ہے۔
المتین	جو اپنی قوت و قدرت میں زبردست ہے۔ اسے اپنے افعال بجالانے میں کوئی مشقت، تکلف یا تھکاوٹ نہیں ہوتی۔
القادر	وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اسے عاجز نہیں کر سکتی۔ وہ ہر چیز کی تقدیر لکھنے والا ہے۔
القدير	قادر ہی کے معنی میں ہے، فرق یہ ہے کہ تقدیر میں اللہ تعالیٰ کی مدح و ثناء میں مبالغہ ہے۔
المقتدر	یہ اسم یا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کمال اور استہارے دلالت کرتا ہے کہ وہ علم سابق کے مطابق اپنے فیصلے نافذ کرنے اور تخلیق کرنے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔
العلی	بلند شان والا۔ اس کی ذات عالی ہے اور وہ غیبی والا ہے۔ ہر چیز اس کی طاقت اور اقتدار کے ماتحت ہے اور اس پر کسی کا غلبہ اور
الا علی	اقتدار نہیں۔
الستعال	وہ جس کے علم کے سامنے ہر چیز ذلیل ہے اور اس سے اور کوئی نہیں بلکہ ہر چیز اس سے نیچے اور اس کے غلبے اور اقتدار کے سامنے نہایت خیر ہے۔
المقدم	وہ اپنی حکمت اور مشیت کے مطابق تمام چیزوں کو آگے کرتا ہے اور انہیں ان کی جگہ پر رکھتا ہے اور اپنے علم و فضل کے مطابق مخلوقات کو ایک دوسرے پر مقدم کرتا ہے۔
المؤخر	وہ تمام چیزوں کو ان کی حیثیت میں رکھتا ہے اور اپنی حکمت کے مطابق جس کو یاہتا ہے آگے کرتا ہے اور جس کو یاہتا ہے پیچھے کر دیتا ہے۔ بندوں سے عذاب کو مؤخر کرتا ہے تاکہ وہ توبہ کریں اور اس کی طرف رجوع کریں۔
المسعر	وہ اپنی حکمت اور علم سے چیزوں کی قیمت، ان کے مقام مرتبے اور تعمیر کو برحمانہ اور زیادہ کرتا ہے یا ان میں کمی کرتا ہے تو چیزیں سستی اور منگی ہوتی ہیں۔
القتایس	وہ رعوں کو قبض کرتا ہے۔ اور وہی اپنی حکمت اور قدرت کے مطابق آزمانے کے لیے مخلوق میں سے جس کا یاہتا ہے رزق روک لیتا ہے۔
الباسط	وہ اپنے جود و سخا اور رحمت سے اپنے بندوں کے رزق میں فراخی کرتا ہے اور اپنی حکمت کے مطابق انہیں اس کے ذریعے سے آزماتا ہے اور گناہ گاروں کی توبہ قبول کرنے کے لیے اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے۔
الاول	وہ ذات جس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی بلکہ تمام مخلوقات اس کے پیدا کرنے سے وجود میں آئیں اور جہاں تک اس ذات عالی کا تعلق ہے تو اس کے وجود کی کوئی ابتداء نہیں بلکہ وہ ازل سے ہے۔
الآخر	وہ ذات جس کے بعد کچھ نہیں، وہی باقی رہنے والا ہے اور زمین پر موجود ہر چیز ختم ہونے والی ہے اور پھر لوٹ کر اسی کے پاس بائیں گے۔ اللہ عزوجل کے وجود کی کوئی ابتداء نہیں۔
الظاهر	وہ ہر چیز سے اوپر ہے اور اس سے اور کوئی نہیں۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے اور اس کو گھیرے ہوئے ہے۔
الباطن	جس سے وہ کوئی چیز نہیں۔ وہ قریب ہے اور ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے لیکن وہ دنیا میں مخلوق سے پردے میں ہے۔
الوتر	وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، وہ ایسا منفرد ہے کہ اس کی کوئی مثال نہیں۔
السید	وہ مخلوق کا علی الاطلاق سید و آقا ہے وہی ان کا مالک اور انہیں پالنے والا ہے اور باقی سب اس کی مخلوق اور اس کے بندے ہیں۔
الصمد	وہ اپنی سرداری اور بزرگی میں کمال درجے پر فائز ہے اور مخلوق اپنی شدید ضرورت مندی کی وجہ سے اپنی ضرورتوں کے لیے اسی کا قصد کرتی ہے۔ وہ کھلاتا ہے، اسے نہیں کھلایا جاتا۔
الواحد	جو اپنے تمام کمالات میں منفرد، اکیلا اور یکتا ہے اور ان میں اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ اس کی مثیل و نظیر ہے۔ اس سے یہ لازم ٹھہرتا ہے کہ اسی اکیلے کی بندگی و عبادت کی جائے اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرایا جائے۔
الاحد	وہ ذات جو معبود برحق ہے اور وہ بلا شریک غیرے اکیلا ہی عبادت کا مستحق ہے۔

13 اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفوں میں کیا فرق ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کے ذریعے سے پناہ طلب کرنا بھی جائز ہے اور ان کے ساتھ قسم کھانا بھی، یعنی ان دونوں باتوں میں اللہ کے اسماء و صفات مشترک ہیں لیکن دونوں میں کئی ایک فرق بھی ہیں۔ ان میں سے اہم ترین یہ ہیں: (1) نام رکھنے میں عبیدت کی نسبت کرنا اور بوقت دعا پکارنا اللہ کے ناموں سے تو جائز ہے لیکن صفات کے ساتھ نہیں، چنانچہ عبدالکریم نام رکھنا تو جائز ہے لیکن عبدالکرم نام جائز نہیں، اسی طرح دعا کرتے وقت ”یا کریم“ کہہ کر اللہ کو پکارا جا سکتا ہے لیکن ”یا کرم اللہ“ کہنا جائز نہیں ہے۔ (2) اللہ کے ناموں سے صفات تو مشتق ہوتی ہیں، مثلاً: اللہ کے نام ”الرحمن“ سے صفت رحمت مشتق ہوتی ہے لیکن صفات سے نام کا مشتق ہونا وارد نہیں ہے، چنانچہ صفت استواء سے اللہ کا نام المستوی نہیں بنایا جا سکتا۔ (3) اللہ تعالیٰ کے افعال سے اس کے نام مشتق نہیں ہوتے، مثلاً: اللہ تعالیٰ کا ایک کام (فعل) غضب، یعنی غصے ہونا بھی ہے لیکن اس بنا پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا ایک نام الغاضب بھی ہے، اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ کے افعال سے صفات مشتق ہوتی ہیں، چنانچہ اللہ کے لیے صفت غضب ثابت کی باقی ہے کیونکہ اللہ کا ایک فعل غضب، یعنی غصے ہونا بھی ہے۔

14 فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کا یقینہ اقرار کرنا ہے کہ فرشتوں کا مستقل وجود ہے اور وہ اللہ عزوجل کی ایک ایسی مخلوق میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور اپنے امر کے نفاذ کے لیے پیدا فرمایا ہے: ﴿عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ﴾ (۶۱) ﴿لَا تَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ﴾ ﴿۶۲﴾ (اللہ کے) باعزت بندے ہیں۔ کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔ ”(الانبیاء: 26)“

فرشتوں پر ایمان لانے میں چار باتیں شامل ہیں: (1) ان کے وجود پر ایمان رکھنا۔ (2) ان میں سے جس کا نام ہمیں معلوم ہے اس پر نام کی تفصیل کے ساتھ ایمان رکھنا، جیسے حضرت جبرائیل۔ (3) ان کی جو صفات ہمیں معلوم ہیں ان پر ایمان رکھنا، جیسے ان کے جسم کا ہست بڑا ہونا۔ (4) ان کے جن مخصوص اعمال کا ہمیں علم ہے ان پر ایمان رکھنا، جیسے ملک الموت کا کام۔

15 قرآن کیا ہے؟ قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے جس کی تلاوت عبادت ہے۔ اللہ ہی سے اس کی ابتدا ہوئی اور پھر اسی کی طرف یہ لوٹ جائے گا۔ اللہ عزوجل نے حقیقت میں حروف اور آواز کے ساتھ کلام فرمایا ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اللہ سے سن کر نبی محمد ﷺ تک پہنچایا ہے۔ تمام آسمانی کتابیں بھی کلام الہی ہیں۔

16 کیا ہم قرآن کو لے کر نبی ﷺ کی سنت سے بے نیاز ہو سکتے ہیں؟ ایسا عقیدہ رکھنا جائز نہیں بلکہ اللہ نے سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ اور جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس چیز سے تمہیں روکے رک جاؤ۔ ”(احزاب: 7)“ سنت قرآن کی تفسیر کے لیے آئی ہے، نیز دینی امور، جیسے نماز وغیرہ کی تفصیل بغیر حدیث کے معلوم نہیں ہو سکتی، نبی ﷺ نے فرمایا: «أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ سَبْعَانَ عَشْرَ أَرْبَعِيْنَ يَقُولُ: عَلَيْنَا بِهَذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَجْلُوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرَّمُوهُ»، سنو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے مثل اور بھی (سنت) سنو! قرہب ہے کہ کوئی آدمی اپنی مسہری پر آسودہ بیٹھ کر یہ کہے کہ تم اسی قرآن کو پکڑو رہو جو چیز اس میں حلال پاؤ اسے حلال بناؤ اور جو چیز حرام پاؤ اسے حرام بناؤ۔ ”(ابوداؤد: ۱۰۰۰)“

17 رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی مکمل تصدیق کرنا ہے کہ اللہ نے ہر امت میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں ایک اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ماسوا پوجی جانے والی ہر چیز کا انکار

کرنے کی دعوت دیتا، نیز اس بات کی تصدیق کرنا ہے کہ سارے رسول چھے، نیک، پاکباز، متقی، امانتدار اور ہدایت یافتہ تھے اور اللہ نے انھیں جہیغلام دے کر بھیجا تھا انھوں نے اس کی نگاہ تبلیغ فرمادی۔ اور یہ کہ وہ سب سے افضل مخلوق میں اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ وہ اپنی پیدائش سے وفات تک شرک سے پاک رہے ہیں۔

18 قیامت کے دن کتنی قسم کی شفاعت ہوگی؟ قیامت کے دن شفاعت کی متعدد قسمیں ہیں: ان میں سب سے بڑی شفاعت ’’شفاعت عظمی‘‘ ہے جو مشرک کے میدان میں اس وقت پیش آئے گی جب لوگ فیصلے کے انتظار میں پچاس ہزار سال گزار چکے ہوں گے، چنانچہ اللہ کے رسول محمد ﷺ اپنے رب سے سفارش کریں گے اور یہ عرض کریں گے کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص ہے اور یہی وہ مقام محمود ہے جس کا آپ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ دوسری شفاعت جنت کا دروازہ کھلوانے کے لیے ہوگی اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ ہی کھلوائیں گے اور تمام امتوں میں سے سب سے پہلے آپ کی امت جنت میں داخل ہوگی۔ تیسری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جن کے جہنم میں ڈالے جانے کا فیصلہ ہو چکا ہو گا کہ انھیں جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ چوتھی شفاعت ان گنہگار مومنین کے لیے ہوگی جو جہنم میں جا چکے ہوں گے کہ انھیں جہنم سے نکال لیا جائے۔ پانچویں شفاعت بعض اہل جنت کی بلندی درجات کے لیے ہوگی۔ مؤخر الذکر تین شفاعتیں ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص تو نہیں لیکن آپ کو اس بارے میں اولیت حاصل ہو گی، پھر آپ کے بعد دیگر انبیاء ملائکہ، صلحاء اور شہداء کا نمبر ہو گا۔ بھٹی شفاعت کچھ مومن بندوں کے حق میں ہوگی کہ انھیں بلا حساب جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے۔ ساتویں شفاعت بعض کفار سے عذاب میں تخفیف کے لیے ہوگی اور یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے کہ اپنے چچا ابوطالب سے عذاب میں تخفیف کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے۔ پھر آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ کسی کی شفاعت کے بغیر محض اپنی رحمت سے کچھ لوگوں کو، جو عقیدہ توحید پر فوت ہوئے ہوں گے، جہنم سے نکالے گا اور انھیں جنت میں داخل فرمائے گا، ایسے لوگوں کی تعداد کا علم اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں ہے۔

19 کیا زندہ اشخاص سے مدد اور شفاعت طلب کرنا جائز ہے؟ جی ہاں! ایسا کرنا جائز ہے، شریعت نے دوسروں کی مدد کی ترغیب دی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَعَا وَتُوا عَلَى الْبِرِّ وَاللِّقَوتِ﴾، نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔ (اللہ: 2) نیز اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ﴾ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ (مسلم) رہا شفاعت کا معاملہ تو اس کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ معنی کے لحاظ سے شفاعت واسطہ، یعنی درمیان میں پڑ کر کسی کی مدد کرنے کو کہتے ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَنْ دَسَفَعَ سَفَعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا﴾ جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی شفاعت کرے گا، اسے بھی اس کا

کچھ حصہ ملے گا۔ (النساء: 85) اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ﴿إِسْفَعُوا نَفْسًا وَنَفْسًا﴾ شفاعت کر دیا کرو، اجر و ثواب پاؤ گے۔ (بی: 5) یہ شفاعت جائز تو ہے لیکن اس کے لیے چند شرطیں ہیں: (1) مدد یا شفاعت زندوں سے طلب کی جائے، فوت شدہ سے اس کا طلب کرنا دعا کلمات ہے اور میت، پکارنے والے کی پکار کو نہیں سن سکتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دَعْوَاهُمْ وَهُمْ كَالْهَرَمِيِّمُ مَا أَسْتَجَابُوا لَكُمْ﴾ اگر تم انھیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہاری فریاد رسی نہیں کر سکتے۔ اور مردے سے کیے دعا کی جا سکتی ہے حالانکہ وہ خود زندہ کی دعاؤں کا محتاج ہوتا ہے۔ اس کے عمل اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو گئے، ہاں، جو دعائیں اور صدقہ وغیرہ اس کی طرف سے کیے جائیں ان کا ثواب

اسے ملتا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "ابن آدم جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل بھی منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے صدقہ باریہ یا علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔" (مسلم، 2) جس سے شفاعت کی جا رہی ہے وہ اپنے مخاطب کی بات کو سمجھ بھی رہا ہو۔ (3) مطلوب چیز حاضر ہو۔ (4) شئی مطلوب وہ ہو جس پر بشر کو قدرت حاصل ہے۔ (5) دنیاوی معاملات میں ہو۔ (6) ایسے جائز امور سے متعلق ہو جس میں کوئی نقصان نہ ہو۔

20 **وسیلے کی کتنی قسمیں ہیں؟** وسیلے کی دو قسمیں ہیں: **اول:** جائز وسیلہ: اس کی تین صورتیں ہیں: (1) اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا وسیلہ پکڑنا۔ (2) اپنے کسی نیک عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا، جیسے تین غار والوں کا قصہ ہے۔ (3) کسی ایسے حاضر، زندہ اور نیک مرد مسلم کی دعا کا وسیلہ جس کی قبولیت دعا کی امید کی جاتی ہے۔ **دوم:** ناجائز وسیلہ: اس کی دو صورتیں ہیں: (1) نبی کریم ﷺ یا کسی ولی کے جاہ و مقام کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا، مثلاً: یہ کہنا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نبی کے جاہ و مقام کے وسیلے یا حضرت حسین کے جاہ و مرتبے کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ہے، اسی طرح نیک لوگوں کا جاہ و مقام بھی بڑی چیز ہے لیکن صحابہ کرام، جو خیر و بھلائی کے سب سے زیادہ حریص تھے، جب ان کے زمانے میں قحط پڑا تو انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے جاہ و مقام کا وسیلہ نہیں لیا باوجودیکہ آپ ﷺ کی قبر ان کے قریب موجود تھی بلکہ انہوں نے آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب کی دعا کا وسیلہ لیا۔ (2) بندہ اللہ کے نبی ﷺ یا اللہ کے کسی ولی کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے، مثلاً: یہ کہنے کہ اے اللہ! میں تیرے فلاں ولی کے وسیلے سے یا تیرے فلاں نبی کے حق کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں لیکن جب مخلوق پر مخلوق کی قسم کھانا منع ہے تو اللہ تعالیٰ کو کسی مخلوق کی قسم دینا بدرجہ اعلیٰ منع ہو گا۔ اور کسی بندے کا محض اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لینے ہی سے اس کا حق اللہ تعالیٰ پر نہیں بن جاتا (کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی قسم دی جائے)۔

21 **یوم آخرت پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟** آخرت کے دین پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی مکمل تصدیق کرنا ہے کہ قیامت آکر رہے گی۔ اسی ایمان لانے میں موت پر، موت کے بعد قبر کی آزمائش پر اور قبر کے عذاب یا اس کی آسائش پر، صور پھونکنے جانے پر، لوگوں کے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے پر، صحیفوں کے پھیلانے جانے پر، میزان نصب کیے جانے پر، پل صراط پر، حوض کوثر پر، شفاعت پر اور پھر لوگوں کے جنت یا جہنم میں داخل کیے جانے پر ایمان لانا بھی شامل ہے۔

22 **قیامت کی بڑی نشانیاں کون سی ہیں؟** اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالْجِبَالَ وَالذَّابِقَةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَبِأُجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالشَّرْقِ وَخَسْفٌ بِالمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ العَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ اليمَنِ تَطْرُقُ النَّاسَ إِلَى عَشْرِهِمْ» "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اس سے قبل دس نشانیاں نہ دیکھ لو، پتھانچہ آپ نے دھواں، دجال، دابہ الارض، مغرب سے سورج کے طلوع ہونے، نزول عیسیٰ ابن مریم، یا جوج ماجوج کے خروج اور تین جگہ سے زمین کے دھنسنے کا ذکر فرمایا، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔ اور فرمایا کہ ان نشانیوں کی آخری کڑی وہ آگ ہے جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ارضِ محشر کی طرف ہانکت کر لے جائے گی۔" (مسلم، 23)

23 وہ سب سے بڑا فتنہ کون سا ہے جو انسانوں پر گزرے گا؟ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ» "آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کوئی معاملہ دجال کے فتنے سے بڑھ

کر نہیں ہے۔ ” (سہم) دجال اولاد آدم میں سے ایک مرد ہے جو آخری زمانے میں آئے گا۔ اس کی پیشانی پر ”ک ف“ لکھا ہو گا جسے ہر مومن پڑھے گا۔ وہ دہائیں اٹکے سے کانا ہو گا۔ اس کی آنکھ گویا ابھرا ہوا انگور ہے، ابتداء تو وہ نیک ہونے کا دعویٰ دے گا، پھر نبوت اور آخر میں الوہیت کا دعویٰ کر بیٹھے گا۔ ایک قوم کے پاس سے اس کا گزر ہو گا جنہیں وہ دعوت دے گا، وہ لوگ اسے جھٹلائیں گے اور اس کی تردید کریں گے تو ان کے پاس سے اس حال میں رخصت ہو گا کہ ان کا مال اس کے ساتھ ہو چلے گا اور ان لوگوں کے پاس کچھ بھی نہ رہ جائے گا، پھر ایک اور قوم پر اس کا گزر ہو گا جنہیں وہ دعوت دے گا، لوگ اس کی دعوت قبول کر لیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے، وہ آسمان کو علم دے گا تو آسمان سے بارش ہوگی اور زمین کو اگانے کا علم دے گا تو وہ سبزہ اگانے لگی۔ وہ لوگوں کے پاس اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور اس کا پانی آگ ہوگا۔ ایک مومن کو پاسبان کہہ رہا ہے کہ ہر نماز کے آخر میں اس کے فتنے سے اللہ کی پناہ پاسبان ہے، اور اگر اسے پالے تو سورہ کھت کی ابتدائی آیتیں پڑھے اور فتنے کے خوف سے اس کی ملاقات سے بچتا رہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ سَمِعَ بِاللَّجَالِ قَلْبًا غَضًا، فَوَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ» جو دجال کے بارے میں سنے اسے پاسبان کہہ اس سے دور ہی رہے، اس لیے کہ اللہ کی قسم! ایک شخص اس کے پاس آئے گا اور وہ سمجھتا ہو گا کہ وہ مومن ہے لیکن وہ ایسے ایسے شبہات پیش کرے گا کہ وہ اس کا پیروکار بن جائے گا۔ ” (اصول الوداع) دجال روئے زمین پر پالیں دن رہے گا، ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک مہینے کے برابر، ایک دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن ہمارے انھی دنوں کے مثل ہوں گے۔ سوائے مکہ اور مدینہ کے دجال کوئی ایسا شہر اور ایسی زمین نہیں چھوڑے گا جہاں وہ نہ پہنچے، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کر دیں گے۔

24 کیا جنت اور جہنم اس وقت موجود ہیں؟ جی ہاں! (جنت اور جہنم دونوں موجود ہیں) اللہ تبارک و تعالیٰ نے لوگوں کی تخلیق سے پہلے ہی جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا ہوا ہے اور یہ دونوں کبھی فنا یا ختم نہیں ہوں گی، پھر اللہ نے اپنے فضل و کرم سے کچھ لوگوں کو جنت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور کچھ لوگوں کو اپنے عدل سے جہنم کے لیے پیدا فرمایا ہے اور جو شخص جس جگہ کے لیے پیدا ہوا ہے، اس کے لیے وہی کام کرنا آسان کر دیا گیا ہے۔

25 تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی سمجھنا تصدیق کرنا ہے کہ ہر قسم کے خیر و شر کا وجود اللہ کے فیصلے اور قدرت سے ہے اور اللہ جو چاہتا ہے اسے کر ڈالنے والا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَاوَاتِيهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَابَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ أَنْفَقْتُ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُوْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مَنَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَتَخَلَّتِ النَّارُ» اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں کو اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو انہیں عذاب دینے میں وہ ظالم نہ ہوگا۔ اور اگر ان سب پر رحمت فرمائے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہوگی۔ اور اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو اللہ تم سے یہ قبول نہ فرمائے گا یہاں تک کہ تم تقدیر پر ایمان لے آؤ، اور یہ بھی جان لو کہ تمہیں جو مصیبت لاحق ہوئی وہ تم سے لٹنے والی نہ تھی اور جس مصیبت سے تم بچ گئے وہ تمہیں لاحق ہونے والی نہ تھی۔ اور اگر تم اس عقیدے کے علاوہ ہر مرے تو جہنم میں جاؤ گے۔ ” (اصول الوداع)

تقدیر پر ایمان لانے میں چار باتیں شامل ہیں: (1) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ کو ہر چیز کا اہمالی اور تفصیلی علم ہے۔

2) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ نے اسے اپنے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ » اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے ہی تمام مخلوق کی تقدیریں لکھی ہوئی ہیں۔ (ترمذی، 3) اللہ تعالیٰ کی اس نافذ ہونے والی مشیت پر ایمان رکھنا ہے کوئی چیز روک نہیں سکتی اور اس کی قدرت پر ایمان رکھنا ہے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، اللہ نے جو پایا وہ ہوا اور جو نہیں پایا وہ نہیں ہوا۔ (4) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ ہی تمام چیزوں کا موجد و خالق ہے اور اس کے ماسواہر چیز اسی کی پیدا کردہ ہے۔

26 کیا مخلوق کو حقیقی قدرت و مشیت اور ارادہ حاصل ہے؟ جی ہاں! انسان کو مشیت و ارادہ اور اختیار موصول ہے لیکن اس کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے باہر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ﴾ اور تم اللہ رب العالمین کے پاس بغیر کچھ نہیں پناہ سکتے۔ (ابن ماجہ، 29) نیز رسول ﷺ نے فرمایا: «اعْمَلُوا فَكُلُّ مَيْسَرٍ لَنَا خُلِقَ لَهُ» عمل کرو کیونکہ ہر شخص کو وہی عمل میرا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ (ترمذی، 5) اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل، سماعت اور بصارت سے اسی لیے نوازا ہے تاکہ ہم اچھی اور بری چیزوں میں تمیز کر سکیں، تو کیا کوئی ایسا عقلمند ہے جو چوری کرے، چمکے، اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اس کو مقدر کیا ہے؟ اور اگر ایسا کہے بھی تو لوگ اس کا عذر قبول نہیں کریں گے بلکہ وہ سزا پائے گا اور اس سے کما جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر سزا بھی مقدر کر رکھی ہے، اس لیے تقدیر سے استدلال اور اسے بطور عذر پیش کرنا جائز نہیں بلکہ یہ تو تکذیب ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاءُ آبَائِنَا وَلَا حَرَمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ جن لوگوں نے شرک کیا عنقریب ہمیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے، اسی طرح ان لوگوں نے جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے۔ (انعام)

27 احسان کے کتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے احسان کے بارے میں سوال کرنے والے کے جواب میں یوں فرمایا تھا: «أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا كُنْتَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِذَا لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ» یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ (ترمذی، 5) اور یہ احسان دین کے تین درجات میں سے سب سے بلند تر ہے۔

28 توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟ توحید کی تین قسمیں ہیں: (1) توحید ربوبیت، اس کا مطلب ہے اللہ کو اس کے افعال، جیسے پیدا کرنا، روزی دینا، زندہ کرنا وغیرہ میں یکتا جاننا۔ کفار عرب بھی نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے اس توحید کا اقرار کرتے تھے۔

(2) توحید الوہیت، اس کا مطلب ہے اللہ کو عبادت میں، یعنی بندوں کے افعال، جیسے نماز، نذر اور صدقہ وغیرہ میں یکتا جاننا اور عبادت میں اللہ ہی کو یکتا جاننے کے لیے ہی رسول بھیجے گئے اور کتابیں نازل فرمائی گئی۔

(3) توحید اسماء و صفات، اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے لیے جو نام اور صفات، اللہ اور اس کے رسول نے ثابت فرمائے ہیں ان کو اللہ کے شایان شان انداز سے اللہ کے لیے ثابت مانا جائے، یوں طور کہ ان اسماء و صفات میں تحریت نہ کی جائے، انہیں بے معنی نہ کیا جائے، ان کی کیفیت بیان نہ کی جائے اور مخلوق کی صفات سے تشبیہ و تمثیل نہ دی جائے۔

29 ولی کون ہے؟ صالح اور متقی بندہ مومن اللہ کا ولی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿أَلَا إِنَّكَ أَوْلَىٰ لِأَنْفُسِكَ مِنَ اللَّهِ لِأَخْوَفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ اور یا رکھو! اللہ کے اولیاء (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (اللہ سے) ڈرتے تھے۔ (ہن، 63-62) نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّمَا وَلِيُّيَ اللَّهُ وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ» میرا ولی (دوست) اللہ ہے اور صالح مومنین میں۔ (ترمذی، 5) (م)

30 نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ہم پر کیا واجب ہے؟ نبی ﷺ کے صحابہ کے بارے میں ہم پر یہ واجب ہے کہ ہم ان سے محبت رکھیں، ان کے لیے اللہ کی رضامندی کی دعا کریں، ان کے بارے میں (نازیبا بات سوچنے اور کہنے سے) اپنے دل اور زبان کو محفوظ رکھیں، ان کے محاسن و فضائل کا ذکر کریں اور ان کے مابین پیش آمدہ اختلافات اور ان کی برائی بیان کرنے سے باز رہیں۔ صحابہ کرام غلطیوں سے معصوم نہیں لیکن وہ مجتہد تھے۔ جن کا اجتہاد درست تھا، ان کے لیے دوہرا اجر ہے، اور جن کا اجتہاد غلط تھا ان کے لیے اجتہاد پر ایک اجر ہے اور ان کی غلطی معاف ہے۔ صحابہ میں سے اگر کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوئی بھی تو ان کے فضائل اتنے زیادہ ہیں جو غلطی کو دور کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان کے فضائل و مراتب باہم مختلف ہیں، چنانچہ ان میں سے دس افضل ترین: سیدنا ابوبکر، پھر عمر، پھر سیدنا عثمان، پھر علی، پھر طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم ہیں۔ پھر عام ماجرین کا مرتبہ ہے۔ اس کے بعد بدری ماجرین و انصار کا مرتبہ ہے، پھر باقی انصار افضل ہیں اور پھر باقی سارے صحابہ رضی اللہ عنہم درجہ درجہ افضل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: « لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي قَوْلَ الَّذِي نَقِيْبِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُخْدُ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْبَهُ » میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص امد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد (آدھے کلو سے کچھ زیادہ (625 گرام تقریباً) اور آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔” (صحیح مسلم) نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: « مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ » جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔” (برہان)

31 اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو جو مقام عطا کیا ہے کیا آپ کی تعریف میں ہم اس مقام سے تجاوز کر سکتے ہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا محمد ﷺ تمام مخلوق میں سب سے اشرف اور سب سے افضل ہیں لیکن آپ کی تعریف میں مبالغہ کرنا ہمارے لیے جائز نہیں ہے جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغے سے کام لیا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے: « لَا تَطْزُرُونِي كَمَا أَطْرَبَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ » میری تعریف میں مبالغہ (مد سے تجاوز) نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا ہے۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، لہذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔” (صحیح مسلم)

32 کیا اہل کتاب کو مومنین میں شمار کیا جا سکتا ہے؟ یہودی، نصرانی اور باقی دوسرے ادیان کو ماننے والے کافر ہیں اگرچہ وہ کسی ایسے دین پر ایمان رکھتے ہوں جو بطور اصل کے صحیح ہے۔ نبی ﷺ کی بعثت کے بعد جو شخص بھی اپنا پرانا دین ترک کر کے اسلام قبول نہ کرے تو: ﴿فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (یہ دین) اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔” (آل عمران: 85) اور اگر کوئی مسلمان ان کے کافر ہونے کا عقیدہ نہ رکھے یا ان کے دین کے باطل ہونے میں شک کرے تو اس نے کفر کیا کیونکہ اس نے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کفر کی مخالفت کی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَإِنَّ لَهُ مَوْعِدَهُ﴾ اور تمام فرقوں میں سے جو بھی اس کا کفر کرتا ہے تو اس کے آخری وعدے کی جگہ جہنم ہے۔” (آل عمران: 17) اور اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: « وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدَيْهِ لَا يَسْمَعُ فِي أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَا يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِي إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ » اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اس امت کا کوئی فرد، خواہ یہودی ہو یا نصرانی جو میرے بارے میں

سنتا ہے، پھر وہ مر جاتا ہے اور اس شریعت پر ایمان نہیں لاتا جس کے ساتھ میں بھیجا گیا تھا تو وہ جہنمی ہے۔” (مسلم)

33 کیا کافروں پر ظلم کرنا جائز ہے؟ عدل واجب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾
 ”بے شک اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔“ اور ظلم حرام ہے (حدیث قدسی میں) فرمان الہی ہے: ﴿إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا﴾ میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تمہارے اوپر بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔” (مسلم) اور مظلوم ظالم سے روز قیامت بدلہ لے گا۔ ارشاد نبوی ہے: ﴿أَتَذَرُونَ مِنَ الْمُؤَلَّفِينَ؟﴾ تمہیں معلوم ہے کہ مغلّس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: جس کے پاس دیرم و دینار اور مال و متاع نہ ہو ہم اسے مغلّس سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میری امت کا مغلّس وہ ہے جو روز قیامت نماز، روزے اور زکوٰۃ بیعے اعمال لے کر آئے گا جبکہ اس نے (اس کے ساتھ ساتھ) کسی کو گالی دی ہوگی، کسی تم پر تمہت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہرپ کیا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ چنانچہ ان کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور کچھ اس دوسرے کو۔ اور اگر حساب پورا ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان (مظلوموں) کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے اور پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔“ (مسلم) بلکہ جانوروں تک کے درمیان قصاص ہوگا۔

34 بدعت کے کتے ہیں؟ ابن رجب نے فرمایا ہے: بدعت سے مراد (دین کے نام پر) ایجاد کی گئی وہ چیز ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو جو اس (کی مشروعیت) پر دلالت کرے اور جس چیز کی شریعت میں کوئی اصل ہو جو اس (کی مشروعیت) پر دلالت کرے تو وہ شرعاً بدعت نہیں اگرچہ لغوی اعتبار سے اسے بدعت کہا جائے۔

35 کیا دین میں ”بدعت حسنة“ اور ”بدعت سيئة“ ہے؟ شرعی مضموم کے اعتبار سے بدعت کی مذمت میں آیات و احادیث وارد ہیں۔ شرعی بدعت سے مراد وہ چیز ہے جسے دین کے نام پر ایجاد کر لیا گیا ہو اور شریعت میں اس کی کوئی اصل نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ﴾ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا (شریعت کا) حکم نہ ہو تو وہ عمل مردود اور ناقابل قبول ہے۔“ (صحیح مسلم) نیز فرمایا: ﴿فَإِنَّ كُلَّ مَخْدُوعَةٍ بِذَعَةٍ وَكُلُّ بِذَعَةٍ ضَلَالَةٌ﴾ ”(دین کے اندر) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ (مسلم) اور امام مالک نے شرعی بدعت کے متعلق فرمایا: جس نے اسلام کے اندر کوئی بدعت ایجاد کی اور اسے ”حسنة“ یعنی اچھا جانا تو اس نے یہ سمجھا کہ محمد ﷺ نے رسالت میں خیانت کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا۔“ (البقرہ: 3) بدعت کے لغوی معنی کے اعتبار سے بدعت کی تعریف میں بعض احادیث وارد ہیں، اور اس سے مراد وہ کام ہے جو شریعت سے ثابت ہو لیکن اسے بھلا دیا گیا ہو اور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو اس کی نصیحت کرتے ہوئے اسے کرنے کی ترغیب دی ہو، بیساکہ فرمایا: ﴿مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْءٌ﴾ جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب بھی، بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی کی جائے۔“ (مسلم) بدعت کے اسی لغوی معنی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا قول بھی ہے: ﴿نِعَمَتِ الْبِذْعَةِ هَذِهِ﴾ یہ کیا ہی خوب بدعت ہے۔“ ان کی مراد نماز تراویح (کی باجماعت ادائیگی) تھی کیونکہ یہ نماز پہلے ہی سے مشروع تھی۔ نبی ﷺ نے اس کی ترغیب دی اور خود بھی اسے تین رات (باجماعت) ادا فرمایا لیکن امت پر فرض ہو جانے کے ڈر سے

ترک کر دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نماز کو باجماعت پڑھنے کا لوگوں کو حکم دیا۔

36 نفاق کی کتنی قسمیں ہیں؟ نفاق کی دو قسمیں ہیں: (1) اعتقادی نفاق: جو نفاق اکبر ہے، اور وہ یہ کہ بندہ ایمان ظاہر کرے اور (دل میں) کفر چھپائے، یہ قسم دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والی ہے اور اس کا مرتکب اگر اسی حال میں مر جائے تو اس کی موت کفر پر ہوگی، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الذَّرِكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ یعنی منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجے میں جائیں گے۔ ”(النساء: 145) اس قسم کے منافقین کے بعض اعمال یہ ہیں کہ وہ اللہ کو اور اہل ایمان کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں، مسلمانوں کا مسخر اڑاتے ہیں، مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کرتے ہیں اور اگر نیک اعمال کریں تو ان کا مقصد دنیوی فائدہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ (2) عملی نفاق: جو نفاق اصغر ہے، یہ اپنے مرتکب کو دائرہ اسلام سے باہر نہیں کرتا لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے لیے نفاق اکبر کا خطرہ ہے۔ اس قسم کے منافقین کی بھی کچھ علامات ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، جب کسی سے بھگڑا کرے تو گالی گلوچ دے، جب عہد و پیمانہ باندھے تو اسے توڑ ڈالے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ اس لیے صحابہ کرام اپنے بارے میں نفاقِ عملی سے ڈرا کرتے تھے۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تیس صحابہ کو پایا، وہ سب کے سب اپنے بارے میں نفاق سے ڈرتے تھے۔ ابراہیم تیمی کہتے ہیں: میں نے جب بھی اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کیا تو مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ میں بھٹلانے والا ہوں (میرے عمل سے میرے قول کی تکذیب ہوتی ہے)۔ حضرت حن بصری کہتے ہیں: نفاق سے مومن ہی ڈرتا ہے اور منافق ہی اس سے مامون اور بے خوف رہ سکتا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، بتاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (منافقین) میں میرا نام بھی لیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، اور آپ کے بعد میں کسی اور کا تذکیہ نہیں کروں گا۔“

37 اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جیسا کہ ارشاد الہی ہے: ﴿إِنَّ أَوْلَىٰ لِشْرِكٍ لِّظُلْمٍ عَظِيمٍ﴾ بے شک شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔“ (سورہ بقرہ: 17)

اور جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ”أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلَقَكَ“ یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔“ (سورہ بقرہ: 17)

38 شرک کی کتنی قسمیں ہیں؟ شرک کی دو قسمیں ہیں: (1) شرک اکبر: جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور اس کے مرتکب کی اللہ عزوجل بخش نہیں فرمائے گا کیونکہ اس کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْضُرُونَ بِشِرْكَ يَدِهِ وَيَعْفُو مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ یعنی اللہ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشتا، اور اس کے سوا گناہ جس کے پاسبے بخش دیتا ہے۔“ (النساء: 48) اس شرک کی چار قسمیں ہیں: (ا) دعا اور سوال میں شرک۔ (ب) نیت اور قصد و ارادہ میں شرک۔ (ج) اطاعت میں شرک، اس کی صورت یہ ہے کہ اللہ کی حلال کردہ چیز کو حرام ٹھہرانے اور حرام کردہ چیز کو حلال ٹھہرانے پر علماء کی اطاعت کی جائے۔ (د) محبت میں شرک، ایسے طور کہ اللہ جیسی محبت کسی مخلوق سے رکھی جائے۔ (2) شرک اصغر: یہ اپنے مرتکب کو دائرہ اسلام سے باہر نہیں کرتا، اور اس کی دو قسمیں ہیں: (1) ظاہر: اس کا تعلق اقوال سے ہو، جیسے غیر اللہ کے نام کی قسم، مثلاً: یوں کہے: اللہ پا ہے اور آپ پائیں اور اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتے تو یہ ہو جاتا۔ یا اس کا تعلق افعال سے ہو، جیسے مصیبت ماننے یا دُور کرنے کے لیے کرا پہننا یا دھاگا باندھنا، نظر کے دُور سے تعویذ لگانا، پرندوں، ناموں الفاظ اور جگہ وغیرہ سے بد شگونئی لینا۔ (2) شرک اصغر کی دوسری قسم

خفی ہے جس کا تعلق نیت، ارادے اور مقاصد کے ساتھ ہے، جیسے ریاکاری اور شہرت کے حصول کے لیے کوئی کام کرنا۔

39 شرک اکبر اور شرک اصغر کے درمیان کیا فرق ہے؟ دونوں میں بعض فرق یہ ہیں: شرک اکبر کے مرتکب کا حکم یہ ہے کہ وہ دنیا میں دین اسلام سے خارج اور آخرت میں جہنم کے اندر ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، البتہ شرک اصغر کے مرتکب پر نہ تو دنیا میں اسلام سے خارج ہونے کا حکم لگے گا اور نہ آخرت میں جہنم ہی میں ہمیشہ رہے گا، نیز شرک اکبر تمام اعمال کو برباد کر دیتا ہے جبکہ شرک اصغر صرف اس عمل کو برباد کرتا ہے جس کے ساتھ یہ شرک منسلک ہو۔ یہاں ایک اختلافی مسئلہ رہ جاتا ہے کہ کیا شرک اصغر شرک اکبر کی طرح بغیر توبہ کے معاف نہ ہو گا یا پھر وہ ان کبیرہ گناہوں میں سے ہے جو اللہ کی مشیت پر ہیں؟ جو صورت بھی ہو دونوں اقوال کے مطابق معاملہ برابری سبب سے ہے۔

40 کیا شرک اصغر میں وقوع سے قبل اس سے بچنے کی کوئی صورت اور واقع ہو جانے کے بعد اس کا کوئی کفارہ ہے؟

جی ہاں! ریا اور نمود سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ اپنے عمل کے ذریعے سے رضائے الہی کا طالب رہے اور جہاں تک معمولی ریا کا تعلق ہے تو اس سے مندرجہ ذیل مسنون دعا کے ذریعے سے بچا جا سکتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا هَذَا الشِّرْكَ، فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ. فَقِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ نَتَّقِيهِ وَهُوَ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟» اے لوگو! اس شرک سے بچو کیونکہ یہ چھوٹی سی حرکت سے بھی پوشیدہ تر ہے۔ ”تو آپ سے پوچھنے والے نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! جب وہ چھوٹی سی حرکت سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے تو اس سے ہم کس طرح بچ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم لوگ یہ دعا پڑھا کرو: «اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا تَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ» اے اللہ! جانتے ہوئے ہم تیرے ساتھ شرک کریں اس سے ہم آپ کی پناہ پاتے ہیں اور اگر نادانستہ شرک ہو جائے تو اس کے لیے ہم تجھ سے مغفرت کے طلبگار ہیں۔” (ام)

اور غیر اللہ کی قسم کے کفارے سے متعلق اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَبْقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» جو لات یا عزیٰ کی قسم کھالے تو اسے چاہیے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے۔” (ام، ۱۰۱)

اور بدشگونگی کے کفارے سے متعلق اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ رَدَّهُ الظَّمِيرُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ أَشْرَكَ» جسے بدشگونگی کسی ارادے سے روک دے تو اس نے شرک کیا۔ ”صحابہ نے عرض کی: تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: «أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا ظَمِيرَ إِلَّا ظَمِيرُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ» یہ دعا پڑھو: ”اے اللہ! تیری خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور تیری فال کے علاوہ کوئی فال نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔” (ام)

41 کفر کی کتنی اقسام ہیں؟ کفر کی دو اقسام ہیں: (1) کفر اکبر: جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور اس کی پانچ قسمیں ہیں: (ا) تکذیب کا کفر (ب) تصدیق کے باوجود منحصر کرنے کا کفر (ج) شک کا کفر (د) اعراض کا کفر (ه) نفاق کا کفر (2) کفر اصغر: جسے کفران نعمت بھی کہتے ہیں اور یہی معصیت کا کفر ہے، یعنی گناہ ہے جس سے اس کا مرتکب دائرہ اسلام سے باہر نہیں ہوتا، جیسے کسی مسلمان کا قتل کرنا۔

42 نذر ماننا کیسا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے نذر ماننے کو ناپسند کیا ہے اور فرمایا: «إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ» یہ (نذر) کوئی خیر نہیں لاتی۔” (ام، ۱۰۱) یہ حکم اس صورت کا ہے جب نذر خالص اللہ کے لیے مانی جائے لیکن اگر غیر اللہ کے لیے ہو، جیسے کسی قبر کے لیے یا مہلی کے لیے تو یہ حرام اور ناجائز ہے اور ایسی نذر کا پورا کرنا بھی جائز نہیں۔

43 نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟ ان کے پاس جانا جائز نہیں اور جو شخص ان سے فاتحہ کا طالب ہو کر ان کے پاس گیا لیکن ان کی بات کی تصدیق نہیں کی تو پالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ آتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً» جو کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو پالیس رات تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ (مسلم)

اور جو شخص ان کے پاس گیا اور ان کے علم غیب کے دعوے کی تصدیق بھی کی تو اس نے نبی کریم ﷺ پر نازل شدہ شریعت کے ساتھ کفر کیا کیونکہ آپ کا ارشاد ہے: «مَنْ آتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ» جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔ (ابوداؤد)

44 ستاروں سے بارش طلب کرنا کب شرک اکبر ہوتا ہے اور کب شرک اصغر؟ جس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر ستارے اثر انداز ہوتے ہیں، پھر اس نے بارش کو ستارے کی طرف منسوب کیا کہ اسی نے بارش پیدا کی اور اتاری ہے تو یہ شرک اکبر ہے۔ اور جو یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کی مشیت سے ستارے اثر انداز ہوتے ہیں اور اللہ نے اس ستارے کو نزول بارش کا سبب بنایا ہے اور اللہ نے یہ نظام رکھا ہے کہ فلاں ستارے کے ظہور کے وقت بارش ہوگی تو یہ حرام اور شرک اصغر ہے کیونکہ اس نے کسی شرعی یا حسی دلیل یا واقعات اور عقل صحیح کی دلیل کے بغیر ستارے کو بارش کا سبب قرار دیا ہے، البتہ سال کے مختلف اوقات اور موسموں پر استدلال اور بارش کے نزول کے وقت کی جستجو کرنا جائز ہے۔

45 مسلمان حاکم کا کیا حق ہے؟ حکام کا حق یہ ہے کہ ہم خوش کن اور ناپسندیدہ ہر حالت میں ان کی بات سنتے اور ان کی اطاعت کرتے رہیں، وہ ظلم بھی کریں تو ان کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں، نیز ان پر بدعائد نہ کریں، ان کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچیں جب تک وہ مصیبت کا علم نہ دیں۔ ان کی اطاعت کو اللہ عزوجل کی اطاعت کا ایک حصہ سمجھیں اور ان کے لیے خیر و صلاح، عافیت و سلامتی اور درستی کی دعا کرتے رہیں۔ اگر کسی مسلمان کو گناہ کا علم دیا جائے تو اسے نہ مانے، اس کے علاوہ بھلائی کے علم پر اطاعت کرتا رہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ہے: «تَسْمَعُ وَتَطِيعُ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَاسْمَعُ وَأَطِعْ» امیر کی بات سنو اور مانو اگر تمہاری پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں اور تمہارا مال لے لیا جائے، پھر بھی سنو اور اطاعت کرو۔ (مسلم)

46 کیا امر و نہی میں اللہ کی حکمت سے متعلق سوال کرنا جائز ہے؟ جی ہاں! امر و نہی سے متعلق حکمت کا سوال کیا جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ایمان اور عمل و اطمینان حکمت کی معرفت پر معلق نہ ہوں بلکہ حکمت کی معرفت ایک مومن کے حق پر ثبات میں زیادتی کا باعث بنے، یہ الگ بات ہے کہ تسلیم مطلق اور حکمت سے متعلق کسی بھی قسم کا سوال نہ کرنا کمال عبودیت، اللہ پر اور اس کی حکمت تامہ پر ایمان کی دلیل ہے جیسا کہ صحابہ کرام کا حال تھا۔

47 اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿مَا آصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَرِنَ لِلَّهِ وَمَا آصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَرِنَ نَفْسِكَ﴾ تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔ سے کیا مراد ہے؟ آیت میں (حَسَنَةٍ) سے مراد نعمت اور (سَيِّئَةٍ) سے مراد مصیبت و پریشانی ہے، اور دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں، نعمت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے کیونکہ یہ اسی کا احسان ہے، البتہ مصیبت و پریشانی کو بھی اللہ ہی نے کسی حکمت کے پیش نظر پیدا فرمایا ہے، اس لیے اس حکمت کے اعتبار سے یہ بھی اللہ کا ایک احسان ہی ہے کیونکہ اللہ بھلائی کا

کوئی برائی نہیں کرتا بلکہ اس کا ہر کام اچھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « وَالْحَقِيرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ »
 (اے اللہ!) ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے لیکن برائی کی نسبت تیری طرف نہیں۔ ”(مسلم، لہذا بندوں کے سارے افعال اللہ کے پیدا کردہ ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بندوں کے اپنے خود کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۖ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَسَنبِئُهُ مِنَّا لِلْأَسْرَىٰ ۖ ﴾ تو جو شخص دیتا رہے گا اور ڈرتا رہے گا۔ اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا تو ہم بھی اس کے لیے آسانی پیدا کر دیں گے۔ اور جو بھٹکی کرے گا اور بے پروائی برتے گا اور نیک بات کی تکذیب کرے گا تو ہم بھی اس کے لیے تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے۔ ”(ابن، 5-10)

48 کیا میرے لیے یہ کتنا جائز ہے کہ فلاں شخص شہید ہے؟ کسی متعین شخص کے بارے میں اس کے شہید ہونے کا فیصلہ کرنا اسی طرح ہے، جیسے اس کے بنتی ہونے کا فیصلہ کر دیا جائے۔ اس بارے میں اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جن کے بنتی یا جسمی ہونے کی خبر دی ہے ان کے علاوہ کسی بھی متعین شخص کے بارے میں ہم یہ نہ کہیں کہ وہ بنتی ہے یا جسمی کیونکہ حقیقت حال پوشیدہ ہے اور انسان جس حالت اور نیت پر فوت ہوا ہے ہمیں اس کا مکمل پتا نہیں ہے اور اعمال کا دارومدار ناتم پر ہے اور انسان کی نیت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، البتہ ہم یہ شخص کے لیے اللہ کی رحمت کی امید رکھیں گے اور گنہگار پر اس کے عذاب و عتاب سے ڈریں گے۔

49 کیا کسی متعین مسلمان پر کفر کا حکم لگانا جائز ہے؟ یہ جائز نہیں کہ ہم کسی مسلمان پر کفر یا شرک یا نفاق کا حکم لگائیں جب تک کہ اس پر دلالت کرنے والی کوئی چیز اس سے ظاہر نہ ہو جائے اور اس حکم پر رکاوٹ بننے والی کوئی چیز نہ پائی جائے، رہا اس کا باطن تو اسے ہم اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں گے۔

50 کیا کعبہ اللہ کے علاوہ کسی اور جگہ کا طواف کرنا جائز ہے؟ کعبہ اللہ کے علاوہ روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں پائی جاتی جس کا طواف کرنا جائز ہو اور نہ کسی اور جگہ ہی کو، خواہ کتنی ہی شریف ہو، کعبہ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ جس نے کعبہ کے علاوہ کسی بھی جگہ کا لعظیمی طواف کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

دل سے متعلق اعمال کا بیان

اللہ تعالیٰ نے دل کو پیدا فرمایا تو اسے بادشاہ اور باقی اعضاء کو رعایا بنایا۔ جب بادشاہ اچھا اور صحیح ہو گا تو اس کی رعایا بھی درست ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: « وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضَغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ » اور بے شک جسم میں ایک لوتھرا ہے، اگر وہ صحیح ہو تو پورا جسم صحیح ہو گا اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پورا جسم بگڑ جائے گا، خیر دار! وہ دل ہے۔ ” (ترمذی، مسلم، دل، ایمان و تقویٰ کا مرکز ہو گا یا پھر کفر، نفاق اور شرک کی آماجگاہ۔ ارشاد نبوی ہے: «التقوى ههنا...» تقویٰ یہاں ہے ” اور آپ نے تین مرتبہ اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم)

* ایمان، اعتقاد، قول اور عمل کا نام ہے۔ دلی اعتقاد، زبانی اقرار اور دل و جوارح کے عمل کا نام ایمان ہے۔ دل ایمان لاتا ہے اور تصدیق کرتا ہے جس کے نتیجے میں زبان پر شہادت کے الفاظ آتے ہیں، پھر دل اپنے اعمال شروع کرتا ہے اور اس میں محبت، خوف اور امید پیدا ہوتی ہے، پھر زبان ذکر الہی اور تلاوت قرآن سے حرکت میں آتی ہے اور اعضاء رکوع و سجود جیسے اعمال صالح کرتے ہوئے تقرب الہی کی خاطر اپنے کام میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جسم دل کے تابع ہے۔ دلی کیفیات و جذبات کا اظہار ہی جسم و اعضاء پر ہوتا ہے، خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہو۔

* قلبی اعمال سے مراد کیا ہے؟ اعمال قلبیہ سے مراد وہ اعمال ہیں جن کا محل دل ہے اور وہ دل کے ساتھ ہی جوئے ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا عمل ایمان ہے جو دل میں ہوتا ہے اور تصدیق جس میں انقیاد (فرمانبرداری) اور اقرار ہو، کا تعلق بھی دل سے ہے۔ مزید برآں بندے کے دل ہی میں اللہ کے لیے محبت، خوف، امید انابت، توکل، صبر، یقین اور شوق وغیرہ ہوتا ہے۔

* ہر قلبی عمل کے مقابلے میں قلبی مرض ہے: انلاص کی ضد ریاکاری، یقین کی ضد شک اور محبت کی ضد بغض ہے وغیرہ۔ جب ہم اپنے دلوں کی اصلاح سے غافل ہو جاتے ہیں تو گناہ انہیں اپنی آماجگاہ بنا کر تباہ کر دیتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نَكِثَ فِي قَلْبِهِ نُكُثَةً فَإِنْ هُوَ تَرَعَّ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صَقَلَتْ فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُو فِيهِ فَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ: ﴿كَلَّابٌ رَانٌ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾» بندہ جب کوئی خطا کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک (سیاہ) نکتہ لگتا جاتا ہے، جب وہ گناہ سے الگ ہو جاتا ہے اور اللہ کے حضور توبہ و استغفار کرتا ہے تو اس کا دل پالش ہو جاتا ہے۔

اگر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس (سیاہی) میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اگر دوبارہ پھر کرے تو مزید نکتے لگتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ زنگ چڑھ جاتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے: ﴿كَلَّابٌ رَانٌ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾، نہیں، بلکہ وہ زنگ ہے ان کے دلوں پر اس کا جو وہ کرتے تھے۔ ” (ترمذی) اور آپ کا فرمان ہے: «تُعْرَضُ الْفِئْتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا

عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا نَكِثَ فِيهِ نُكُثَةٌ سَوْدَاءٌ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نَكِثَ فِيهِ نُكُثَةٌ بَيْضَاءٌ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَبْيَضٍ مِثْلِ الصَّعْقَا فَلَا تَضُرُّهُ فِئْتَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًا كَالْكُوزِ مُجْحِيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ» (گناہوں کے) فتنے دلوں پر پڑتے رہتے ہیں جیسے چٹائی تنکے سے بن جاتی ہے۔ چٹانچے جو دل اس گناہ کو قبول کرے اس میں ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اور جو دل اس کا انکار کر دے اس میں ایک سفید نکتہ لگتا ہے حتیٰ کہ دو طرح کے دل ہو جاتے ہیں، سفید و شفاف جیسے رہتی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور دوسرا سخت سیاہ لے لے لوئے کی طرح۔ وہ نیکی سے مانوس ہوتا ہے نہ گناہ سے متنفر، یعنی اسے نیکی اور گناہ کی پہچان نہیں رہتی، ہاں جو اس کی خواہش کے مطابق ہو۔ ” (مسلم)

* عبادات قلبیہ کی معرفت، اعمال جوارح سے زیادہ اہم اور واجب ہے۔ کیونکہ وہی اصل میں اور اعمال جوارح اس کی فرع، تہمتا اور نتیجہ ہیں۔ ارشاد نبوی ہے: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ» بے

شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔ ” (سہم) کیونکہ دل ہی علم اور تفکر و تدبیر کا مرکز ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں کے مراتب بھی دلی ایمان و یقین اور اخلاص و غیرہ کی بنیاد پر ہی ہوں گے۔ حن بصری رضی اللہ عنہ کا قول ہے: اللہ کی قسم! ابو بکر ان سے نماز اور روزے کی وجہ سے سبقت نہیں لے گئے بلکہ ان کی سبقت کا سبب ان کا ایمان و یقین تھا جس نے ان کے دل میں قرار پکڑ لیا۔

دل کے اعمال کئی وجوہات کی بنا پر اعمال جوارح سے افضل ہیں: (1) قلبی عبادت کی خرابی بسا اوقات جوارح کی عبادت کو برباد کر دیتی ہے، جیسے ریاکاری عمل کو برباد کر دیتی ہے۔ (2) دل کے اعمال ہی تمام امور کی اساس ہیں۔ جو لفظ یا حرکت بغیر دلی ارادے کے سرزد ہو جائے اس کا مواخذہ نہیں ہو گا۔ (3) جنت میں اعلیٰ درجات کا حصول بھی دلی اعمال پر موقوف ہے، جیسے زہد وغیرہ۔ (4) دلی اعمال، جوارح کے اعمال سے زیادہ مشکل اور انھیں بچا لانا زیادہ باعث مشقت ہے۔ ابن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے نفس کو سیدھا کرنے میں پالیس سال تک مشقت برداشت کی ہے۔ (5) اس کا اثر خوبصورت ترین ہے، جیسے اللہ کی خاطر محبت۔ (6) اس کا اجر سب سے بڑھ کر ہے، ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لمجے بھر کا نور و فکر کرنا رات کے قیام سے بہتر ہے۔ (7) قلبی اعمال، اعمال جوارح پر اجمارتے ہیں۔ (8) جوارح کی عبادت کا ثواب کم یا زیادہ کرنے یا بالکل ضائع کرنے میں قلبی اعمال کا بنیادی قرار ہے، جیسے نماز میں خشوع و خضوع کرنا۔ (9) یہ جوارح کی عبادت کا بدل بھی ہیں، جیسے مال نہ ہونے پر صدقہ کی نیت کرنے سے صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ (10) قلبی اعمال کے اجر و ثواب کی کوئی حد مقرر نہیں، جیسے صبر۔ (11) قلبی اعمال کا اجر و ثواب جوارح کے توقف اور عمل سے عاجز آنے پر بھی جاری رہتا ہے۔ (12) قلبی اعمال جوارح کے اعمال سے پہلے اور ان کے ساتھ بھی ہوتے ہیں۔

جوارح کے عمل سے پہلے دل درج ذیل مراحل سے گزرتا ہے: (1) الہاجس: سب سے پہلے سوچ، جو دل میں

آتی ہے۔ (2) الخاطرة: جو دل میں قرار پکڑتی ہے۔ (3) حدیث النفس: اس سے مراد تردد ہے کہ وہ کرے یا نہ کرے۔ (4) الہم: ایک کام کرنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ (5) العزم: پھر کوئی کام کرنے کا عزمینہ ارادہ پیدا ہوتا ہے۔ پہلی تینوں صورتوں کا نیکی یا گناہ یا اجر و ثواب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور جہاں تک ”ہم“ کا تعلق ہے تو اگر وہ نیکی کا ہو تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے لیکن گناہ کا ہو تو کچھ نہیں لکھا جاتا۔ پھر ”ہم“ جب عزم کی صورت اختیار کر جائے تو اگر عزم نیکی کا ہو تو باعث اجر اور معصیت کا عزم ہو، خواہ کہ نہ سکے، تو باعث گناہ ہو گا کیونکہ قدرت و طاقت کے ساتھ، عزمینہ ارادہ مقدر کے وجود کو مستلزم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَيْتَ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفِتْنَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ” (انور) (19)

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ﴿إِذَا تَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَأَلِ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ﴾ جب دو مسلمان باہم تلواروں سے لڑتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہیں۔ ” میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ قاتل تو (آگ میں گیا) لیکن مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی اپنے فریق مخالف کو قتل کرنے کا خواہش مند تھا۔ ” (صحیح البیہقی)

برائی کا عزمینہ ارادہ کرنے کے بعد اسے نہ کرنا چار وجوہات کی بنا پر ہے: (1) اللہ کے خوف سے پھوڑنا: ایسا کرنا باعث اجر ہے۔ (2) لوگوں کے خوف سے پھوڑے: ایسا کرنے والا گناہ گار ہو گا کیونکہ ترک معصیت عبادت ہے اور عبادت کے لیے ضروری ہے کہ وہ خالص اللہ کے لیے ہو۔ (3) عاجزی کی بنا پر پھوڑے اس طرح کہ اس کام تک رسائی کے ذرائع استعمال نہ

کرے۔ ایسا شخص پختہ عزم کی وجہ سے گناہ گار ہو گا۔ (4) گناہ تک رسائی کے ذرائع استعمال کرے لیکن کرنے سے عاجز آ جائے، یعنی اس نے پوری کوشش کی لیکن مراد کو نہ پہنچ سکا۔ یہ اسی طرح گناہ گار ہو گا جس طرح وہ کام کرنے والا، کیونکہ کسی کام کے کرنے کا پختہ عزم جبکہ اس کے لیے ممکنہ وسائل بھی بروئے کار لائے جائیں وہ کام کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔ جب ارادے کے ساتھ عملی ٹیگ و دو بھی شامل ہو جائے تو وہ باعث مؤاخذہ ہے خواہ وقتی طور پر اس میں کامیابی نہ ہو۔ جس نے ایک مرتبہ حرام کام کیا، پھر دوبارہ کرنے کا عزم کیا کہ اگر موقع ملا تو کروں گا تو گناہ پر اصرار کرنے والا شمار ہو گا اور اس نیت و ارادے پر اسے سزا ہوگی خواہ وہ دوبارہ یہ کام نہ کرے۔

بعض قلبی اعمال کا ذکر:

● **نیت:** یہ ارادہ اور قصد کے معنی میں ہے۔ اس کے بغیر کوئی عمل درست ہوتا ہے نہ قبول۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَىٰ»^{۱۰۰} اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے۔ ”(ص، ۵۷، مسلم، ابن مبارک رحمہ اللہ کا قول ہے: کتنے ہی عمل ایسے ہیں جو معمول ہوتے ہیں لیکن نیت انہیں بہت بڑا بنا دیتی ہے اور کتنے ہی عمل بظاہر بہت بڑے ہوتے ہیں لیکن نیت (کی خرابی) انہیں بہت چھوٹا بنا دیتی ہے۔ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا قول ہے: اللہ تعالیٰ کو تم سے تمہارا ارادہ و نیت مطلوب ہے، چنانچہ اگر عمل خالص اللہ کے لیے ہو اور غیر کا کوئی حصہ نہ تو اسے اخلاص کہا جاتا ہے اور اگر عمل غیر اللہ کی خوشنودی کے لیے ہو تو اسے ریاء و نفاق وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

فائدہ: علماء کے سوا تمام لوگ ہلاک ہونے والے ہیں۔ اور علماء بھی تمام ہلاک ہونے والے ہیں سوائے عاملین کے۔ عمل گزار بھی تمام ہلاک ہونے والے ہیں سوائے اخلاص والوں کے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ارادہ کرنے والے ہر بندے کے لیے ضروری ہے کہ وہ نیت کرے، پھر صدق و اخلاص کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اسے عملی طور پر درست کرے۔ نیت کے بغیر محض مشقت ہے اور نیت میں اگر اخلاص نہ ہو تو وہ ریاکاری ہے اور اخلاص ایمان صادق کے بغیر بے کار ہے۔

اعمال کی تین قسمیں ہیں: (1) نافرمانی کے اعمال: معصیت و نافرمانی کے کام میں ابھی نیت کرنا اسے لچھا ہرگز نہیں بٹاتی بلکہ اگر اس کے ساتھ بری نیت اور ارادہ و قصد بھی شامل ہو تو گناہ دوگنا ہو جاتا ہے۔ (2) جائز امور: ہر مباح چیز میں ایک یا کئی نیتیں ہو سکتی ہیں۔ اگر جائز امور کرتے وقت نیت قرب الہی کی ہو تو ایسا ممکن ہے۔ (3) اطاعت و فرمانبرداری کے کام: ان کی صحت یا اجر کی زیادتی و کمی کا دارومدار نیت پر ہے۔^۱ اگر ریاکاری کی نیت ہو تو وہ معصیت اور شرک اصغر بن جائے گا اور کبھی

۱ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِينَ أَلْفًا كَثِيرَةً، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً»^{۱۰۰} جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن عملی طور پر اسے نہ پایا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کی پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر وہ ارادہ کرے اور پھر عملی طور پر بھی اسے کر لے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو لکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ (سب نیت و اخلاص) لکھ دیتا ہے۔ اور (اس برعکس) جس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کے لیے ایک مکمل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر وہ ارادہ کرے اور پھر اس کے مطابق برائی کرے تو اس کی صرف برائی محسوس ہوتی ہے۔ (ص، ۵۷، مسلم، ابن مبارک رحمہ اللہ کا فرمان ہے: «مَثَلُ هَذِهِ الْأَمَةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَقَرٍ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَعَمِلْنَا فَمَهُو يَعْصِلُ بَعْلِيهِ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْصِلُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا فَهُوَ يَحْفِظُ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْصِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَهُمَا فِي الْوُجُودِ سَوَاءٌ»^{۱۰۰} اس امت کی مثال چار طرح کے لوگوں کی ہے: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اسے علم سے بھی سرفراز فرمایا۔ وہ اپنے علم کے ساتھ اپنے مال میں تصرف کرتا ہے اور اس کے صحیح مصرف میں اسے خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جسے اللہ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا۔ وہ کہتا ہے کہ اگر

شرک اکبر کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس کی تین وجوہات ہیں: (1) عبادت کا مقصود محض دکھلاوا ہو، یہ شرک ہے اور عبادت باطل ہو جائے گی۔ (2) عبادت اللہ کے لیے ہو لیکن بعد ازاں اس میں دکھلاوا آگیا: اس صورت میں اگر عبادت کے آخری حصے (جس میں ریاکاری آتی) کی بنا اور انحصار پہلے پر نہیں ہے، جیسے صدقہ تو اس کا پہلا حصہ صحیح اور آخری باطل ہو گا اور اگر دوسرے کا دارومدار پہلے حصے پر ہے اور وہ دونوں ایک ہی ہیں، جیسے نماز تو اس کی دو حالتیں ہیں: (ا) وہ ریاکاری کو بنانے کی کوشش کرے: اس صورت میں وہ اس عمل پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ (ب) ریاکاری پر مطمئن ہو جائے: اس صورت میں پوری عبادت باطل ہو جائے گی۔ (3) ریاکاری عمل کرنے کے بعد آئے: یہ محض وسوسے میں ان کا عمل اور عامل پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ تاہم ریاکاری کے کئی خفیہ دروازے ہیں جن کی معرفت اور ان سے بچنا فرض ہے۔

اگر عمل صالح سے دنیاوی مال یا جاہ و حشمت مقصود ہو تو اس کا ثواب یا گناہ بقدر نیت ہو گا اور اس کی تین حالتیں ہیں: (1) عمل صالح کرنے کا مقصد صرف دنیا کا حصول ہو: جیسے مال لینے کے لیے لوگوں کی امامت کروانا تو یہ باعث گناہ ہے اور ایسا کرنے والا گناہ گار ہو گا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَظِيمًا لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عِرْفَانَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» جس نے وہ علم، جس سے اللہ کی رضائش کی باقی ہے، صرف حصول دنیا کی خاطر سیکھا وہ روز قیامت جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ (ابوداؤد)

(2) اللہ کی خاطر اور دنیا کی خاطر کرے: ایسا کرنے والا ناقص الایمان ہے اور اس میں اخلاص کی کمی ہے، جیسے کوئی شخص حج کرتا ہے اور مقصد حج اور تجارت دونوں ہوتے ہیں تو ایسے شخص کو اس کے اخلاص کے بقدر اجر ملے گا۔ (3) کام خالص اللہ کی رضا کے لیے کرے لیکن اجرت لے تاکہ اس عمل کو جاری رکھ سکے: ایسے شخص کا اجر کامل ہے اور اس کا اجرت لینا اس کے اجر میں کمی کا باعث نہیں ہے۔ ارشاد نبوی ہے: «إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أُجْرًا كِتَابُ اللَّهِ» سب سے زیادہ اجرت کا مستحق جس پر تم اجرت لو، وہ اللہ کی کتاب ہے۔ (ابوداؤد)

مخلص عاملین کے درج ذیل درجات ہیں: (1) کم تر: کوئی شخص ثواب کی امید یا سزا کے خوف سے امور طاعت بجا لائے۔ (2) درمیانہ درجہ: اللہ کا حکم سمجھتے ہوئے اور شکر گزارمی کے طور پر امور طاعت بجا لانا۔ (3) اعلیٰ: اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی تعظیم اور اس کے اجلال و اکرام کی خاطر امور طاعت کو بجا لانا اور یہ صدیقین کا درجہ ہے۔¹

اس کے پاس بھی اس (پہلے شخص) کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اسے ایسے ہی خرچ کرتا جیسے وہ کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «وہ دونوں اجر و ثواب میں برابر ہیں۔» اور تیسرا وہ آدمی ہے اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا۔ وہ اسے نامانوس صرف میں لگاتا ہے۔ اور چوتھا وہ آدمی ہے اللہ تعالیٰ نے مال و طرے و محروم رکھا، چنانچہ وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس بھی اس (تیسرے شخص) جیسا مال ہوتا تو میں اسے اسی طرح خرچ کرتا جس طرح یہ کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔» (ترمذی)

پانچویں حدیث میں مذکور دوسرے اور ہوتے شخص کا کتنا کہ اگر دیا جاتا ان کی نیت اور تمنا پر دلالت کرتا ہے جو ان کی زبان پر ہیں الفاظ ظاہر ہوا «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ» لہذا ہر ایک کو ثواب اور گناہ میں اس کے سامنے کے ساتھ ملا دیا گیا۔

ابن رجب کہتے ہیں: حدیث کے الفاظ «وہ اجر میں دونوں شریک ہیں» دلالت کرتے ہیں کہ وہ اصل ثواب میں دونوں برابر ہیں۔ انسانے میں شریک نہیں ہوں گے کیونکہ ثواب کی زیادتی کام کرنے پر موقوف ہے نہ کہ محض نیت پر کیونکہ اگر وہ ہر لحاظ سے برابر ہوتے تو عمل کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں کے لیے دس نیکیاں کبھی باہمیں اور یہ تمام نصوص کے خلاف ہے۔

1 جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَصَلِّتْ إِلَىٰ لَيْلِكَ رَبِّتَ لِلرَّحْمٰنِ﴾ اور اے میرے رب میں نے تیری طرف اس لیے جلدی کی کہ تو راضی ہو جائے۔ (دہ، ۸۴) موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں جلدی کی تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے۔ ایسا صرف علم کی بجا آوری کے لیے نہیں تھا۔ اسی طرح والدین کے ساتھ حسن سلوک کے بھی تین درجے ہیں: کم تر درجہ: نافرمانی کی سزا سے بچنے اور طلب اجر کی خاطر ان

توبہ: توبہ فوراً واجب ہے۔ گناہ میں پڑ جانا بذات خود کوئی مشکل امر نہیں ہے بلکہ یہ تو انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: «كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ» «ہر انسان خطا کار ہے اور سب سے اچھے خطا کار وہ لوگ ہیں جو (غلطی کے بعد فوراً) توبہ کرنے والے ہیں۔» (ترمذی) نیز ارشاد ہے: «لَوْ لَمْ تُذْبِنُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَتَلْجَأَ بَقَوْمٍ يُذْبِنُونَ فَيَسْتَعْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ» «اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر دے گا اور (تمہاری جگہ) ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ سے استغفار کریں گے اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے گا۔» (سہم) لیکن غلطی یہ ہے کہ گناہ پر مصر رہے اور توبہ میں تاخیر سے کام لے۔ اور شیطان چاہتا ہے کہ سات مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے سے انسان کے خلاف کامیابی حاصل کرے۔ جب وہ ایک میں ناکام ہو جاتا ہے تو دوسرے ہتھکنڈے کو استعمال کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں: (1) شرک و کفر کی گھائی۔ (2) اگر اس میں گرفتار کرنے میں کامیاب نہ ہو تو پھر اعتقاد میں بدعت پیدا کرنے اور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اقتدا اور پیروی سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ (3) اگر اس میں اسے ناکامی کا سامنا ہو تو پھر کبیرہ گناہوں میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے۔ (4) اگر اس میدان میں نامراد ہو تو چھوٹے چھوٹے گناہوں کے ارتکاب کی دعوت دیتا ہے۔ (5) اگر اس گھائی میں ناکام ہو جائے تو پھر مباح کام کثرت سے کرواتا ہے۔ (6) اگر اس میں بھی ناکام ہو جائے تو امور طاعات میں سے افضل کو پھر واکر مفضول (کم تر) پر لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ (7) اگر اس میں بھی ناکام ہو جائے تو پھر انسانوں اور جنوں میں سے اپنے پیلوں کو اس کے خلاف محاذ آرائی کے لیے اکٹاتا ہے۔

گناہ کی قسمیں: کبیرہ (بڑے) گناہ۔ کبیرہ گناہ وہ ہے جس پر دنیا میں کوئی حد ہو یا آخرت میں اس پر کوئی وعید وارد ہو یا اس پر غضب، لعنت اور ایمان کے جاتے رہنے کی وعید وارد ہو۔ **صغیرہ:** صغیرہ (چھوٹے) گناہ جو کبیرہ کے علاوہ ہیں۔ کچھ ایسے اسباب بھی پائے جاتے ہیں جو صغیرہ گناہ کو کبیرہ بنا دیتے ہیں: جن میں اہم ترین اسباب یہ ہیں: صغیرہ گناہ پر مصر رہنا یا بار بار اس کا ارتکاب کرنا یا انہیں معمولی سمجھنا یا ان کا ارتکاب کر کے فخر محسوس کرنا یا محکم کھلا ان کا ارتکاب کرنا۔ گناہ سے توبہ کی جاسکتی ہے اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا ہوا ہے جب تک کہ سورج مغرب سے نہ نکل آئے، یا بندے کی روح حالت نزع میں نرخرے تک نہ پہنچ جائے۔ توبہ کرنے والا اگر اپنی توبہ میں سچا ہے تو اس کا اجر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، خواہ گناہوں کی زیادتی آسمان کی بلندی کو پہنچ جائے۔

توبہ قبول ہونے کے لیے درج ذیل شرطیں ہیں: (1) گناہ سے فوراً باز آنا۔ (2) گزشتہ گناہوں پر ندامت۔ (3) آئندہ ان گناہوں کا ارتکاب نہ کرنے کا عزم مصمم اور اگر گناہ کا تعلق مخلوق کے حقوق سے ہو تو ان کا حق انہیں لوٹانا ضروری ہے۔¹

سے حسن سلوک کرنا۔ درمیانہ درجہ: اللہ تعالیٰ اطاعت سمجھ کر اور والہانہ کے اسماات کا بدلہ پکانے کے لیے کہ انہوں نے اس کی پرورش کی اور دنیا میں آنے کا سبب بنے۔ ان سے حسن سلوک کرنا۔ اعلیٰ: اللہ تعالیٰ کے علم کی تعظیم اور اہمال و اکرام کی خاطر حسن سلوک کرنا۔

1 نبی ﷺ سے مروی ہے: «التَّوَّابِينَ عِنْدَ اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ، وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللَّهُ مِنْهُ سَيِّئَاتِهِ، وَدِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُهُ اللَّهُ. فَأَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِي لَا يَغْفِرُهُ اللَّهُ، فَالشَّرْكُ بِاللَّهِ، قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿إِنَّهُ مَن شَرَكَ بِاللَّهِ فَقَدْ حَسَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾، وَأَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِي لَا يَغْفِرُهُ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ، فَظَلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ... فَإِنَّ اللَّهَ ﷻ يَغْفِرُ ذَلِكَ وَيَتَجَاوَزُ إِنْ شَاءَ، وَأَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِي لَا يَتْرُكُ اللَّهُ مِنْهُ سَيِّئَاتِهِ، فَظَلْمُ الْعِبَادِ بَعْضَهُمْ بَعْضًا، الْفِصَاصُ لِأَحْوَالِهِ» «اللہ تعالیٰ کے پاس تین طرح کے رجسٹروں کے: ایک دیوان (رجسٹر) وہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ پروا نہیں کرے گا۔ ایک دیوان وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کچھ نہیں چھوڑے گا اور ایک دیوان وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا۔ وہ دیوان جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: «لے شک جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یقیناً جہنم حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا آگ ہے۔» اور جس دیوان کی اللہ تعالیٰ پروا نہیں کرے گا تو وہ بندے کا وہ ظلم ہے جو

توبہ کرنے میں لوگوں کے چار طبقات ہیں: (1) توبہ کرنے والا آخری عمر تک توبہ پر قائم رہتا ہے اور گناہ کی طرف دوبارہ لوٹنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتا سوائے ان ٹھوکروں کے جن سے کسی بشر کو مفر نہیں اور یہی توبہ میں استقامت ہے۔ اور ایسے کردار کا مالک نیکیوں میں سبقت لے جانے والا ہے اور ایسی توبہ کو ہی توبۃ النصوح کہتے ہیں اور یہ نفس مطمئنہ ہے۔

(2) توبہ کرنے والا بنیادی طاعت کے کاموں پر قائم رہے، البتہ کبھی کبھار بلا قصد و ارادہ گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اگرچہ ایسا کرنے کا اس کا ارادہ یا عزم نہ ہو۔ جب کبھی اس سے گناہ سرزد ہو جائے تو اپنے آپ کو ملامت کرے، نادم ہو اور دوبارہ ان اسباب سے احتراز کرنے کا عزم کرے۔ یہ نفس لوامہ ہے۔ (3) توبہ کرنے والا کچھ وقت توبہ پر قائم رہے، پھر اس پر شہوات کا غلبہ ہو جائے اور گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ امور اطاعت پر مواظبت کرنے والا ہو اور کبھی گناہ قدرت اور شہوت کے باوجود ترک کر دے۔ ایک دوبار شہوت کا غلبہ ہو، پھر جب وہ کیفیت ختم ہو تو نادم و پریشان ہو لیکن اس گناہ سے توبہ کرنے کا اپنے نفس سے وعدہ کرتا رہے۔ یہ نفس مسئولہ ہے۔ یہ کیونکہ آج توبہ کرتا ہوں، کل کروں گا کرتا رہتا ہے اس لیے اس کا انجام خطرے میں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بسا اوقات توبہ سے پہلے ہی مر جاتا ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔ (4) توبہ کرنے والا تھوڑی دیر توبہ پر قائم رہتا ہے اور پھر گناہ میں اس قدر منکسر ہو جاتا ہے کہ اسے توبہ کا خیال ہی نہیں رہتا۔ اور نہ اسے گناہ پر افسوس ہی ہوتا ہے اور یہ نفس امارہ ہے جو برائی کا کم دیتا ہے۔ ایسے شخص کے سونے خاتمہ کے بہت زیادہ خدشات ہیں۔

■ **صدق و سچائی:** یہ تمام قلبی اعمال کی اصل ہے اور لفظ صدق چھ معانی میں استعمال ہوتا ہے: (1) قول میں سچائی۔ (2) ارادہ و قصد میں سچائی، یعنی اخلاص۔ (3) عزم و ارادہ میں سچائی۔ (4) عزم و ارادہ کی تکمیل میں سچائی۔ (5) عمل کی صداقت اس طرح کہ ظاہر و باطن موافق ہوں، جیسے نماز میں نشو و خضوع۔ (6) دین کے تمام مقایمات کے ثبوت میں سچائی و صداقت۔ یہ سب سے اعلیٰ اور اونچا درجہ ہے، جیسے صحیح معنوں میں ڈرنا، صدق دل سے امید رکھنا، تعظیم، زہد، رضا، توکل، محبت اور دیگر تمام اعمال قلوب میں صداقت، ہر چیز حقیقی ہو، دکھلاو نہ ہو۔ جو مذکورہ تمام امور میں صداقت کے وصف سے متصف ہو وہ صدیق ہے کیونکہ وہ سچائی میں کمال درجے پر فائز ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْحَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُضْتَبَّ عِنْدَ اللَّهِ صَدِيقًا» تم پر سچائی کو اختیار کرنا فرض ہے کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی راہنمائی کرتی ہے۔ آدمی سچائی اختیار کیے رکھتا ہے اور اس کی تلاش میں رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے صدیق کلمہ دیا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم)

جس پر حق کا معاملہ غلط ملط ہو جائے اور وہ نفسانی خواہشات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اسے ضرور صحیح راہ کی توفیق میسر ہوگی اور وہ اگر اس تک نہ پہنچ سکا تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا۔ سچائی کی ضد کذب (بھوٹ) ہے۔ بھوٹ پہلے زبان پر جاری ہوتا ہے تو اسے بگاڑ دیتا ہے۔ پھر جوارح پر اثر انداز ہوتا ہے تو اعمال کو فاسد کر دیتا ہے۔ اس طرح بندے کے اقوال و افعال اور احوال میں بھوٹ سرایت کر جاتا ہے اور بگاڑ کے جراثیم زور پکڑ جاتے ہیں۔

■ **محبت:** اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہل ایمان کی محبت ہی سے ایمان کی مٹھاس نصیب ہوتی ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: «قَلْبٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ خَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ

اس نے اپنے اوپر کیا جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اس سے تجاوز اور درگزر فرمائے گا۔ اور جس دلیان سے اللہ کچھ نہیں چھوڑے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے۔ اس میں ہر صورت بدلہ ہوگا۔ (ام بنیر صحت)

لا يَجِبُهُ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْ يَكْفِرَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْفِرُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ ۝ تین باتیں جس میں ہوں وہ ان کے ذریعے سے ایمان کی مٹاس محسوس کرے گا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اسے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہوں۔ اور یہ کہ آدمی کسی سے صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرے اور کفر کی طرف لوٹ جائے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے بچا لیا ہو، اسے اتنا ناپسند ہو جتنا آگ میں ڈالا جائے۔ ” (ی، ۳۰) ” جب محبت کا درخت دل میں لگ جائے اور پھر اخلاص اور امتیاع نبوی سے اس کی آبیاری کی جائے تو وہ طرح طرح کے پھل دیتا ہے اور اللہ کے حکم سے ہر آن پھل آور رہتا ہے۔

محبت کی چار قسمیں ہیں: (1) اللہ کی محبت: اور یہی ایمان کی بنیاد ہے۔

(2) اللہ کے لیے محبت کرنا: اور یہ عام مسلمانوں سے اہلی طور پر دوستی اور محبت رکھنا ہے، رہی الگ الگ افراد کی بات تو جو شخص جس قدر اللہ تعالیٰ سے قریب اور اس کا اطاعت گزار ہو گا اسی قدر اس سے محبت کی جائے گی اور یہ واجب ہے۔¹

(3) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو محبت میں شریک کرنا: اور یہ اللہ تعالیٰ سے واجبی محبت میں غیر اللہ کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے مشرکین کا اپنے معبودان باطلہ سے محبت کرنا، اور یہی شرک کی اصل بنیاد ہے۔

(4) فطری محبت، جیسے والدین و اولاد کی محبت اور کھانے وغیرہ کی محبت، یہ محبت جائز ہے۔ اور اللہ تجھ سے محبت کرے دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے: «أَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا حُبُّكَ اللَّهُ» ” دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا۔ “ (ابن ماجہ)

● **توکل:** حصول مطلوب اور مکروہ و ناپسندیدہ کو دور کرنے کے لیے دل کو اللہ کے سپرد کرنا اور اللہ پر بھروسہ کرنا، اس طرح کہ اللہ تعالیٰ پر پختہ یقین ہو، نیز جائز اسباب کو بروئے کار لانا۔ دلی طور پر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد نہ کرنا توحید میں خرابی ہے اور اسباب کو

1 موالات (دوستی) و معاوات (دشمنی) کے اعتبار سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں: (1) وہ لوگ جن سے ایسی ناصح محبت رکھی جائے کہ اس کے ساتھ دشمنی کا شائبہ نہ ہو، یہ محبت ناصح مومنین، جیسے اعیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی جماعت کے ساتھ ناصح ہے۔ ان میں سرفراست سیدنا محمد ﷺ، آپ کی ازواج مطہرات، آپ کی بیٹیاں اور صحابہ کرام ہیں۔ (2) وہ لوگ جن سے قطعاً دوستی نہ رکھی جائے بلکہ ان سے براءت کا اظہار کیا جائے، یہ کفار جیسے کہ اہل کتاب، مشرکین اور منافقین وغیرہ ہیں۔ (3) وہ لوگ جن سے ایک اعتبار سے محبت کی جائے گی اور ایک پہلو سے نفرت، یہ کھنگار مسلمانوں کی جماعت ہے، چنانچہ ان سے بوجہ ایمان محبت رکھی جائے گی اور بوجہ معاصی ان سے بغض و نفرت رکھی جائے گی۔ کافروں سے اظہار براءت و پیروی اس طرح ہو کہ ان سے بغض رکھا جائے، سلام میں ان سے پہل نہ کی جائے، لہذا ان کو ان کے سامنے کمتر و ذلیل ظاہر نہ کیا جائے، ان کے حالات کو پسند نہ کیا جائے اور ان کے شہروں سے ہجرت کی جائے۔ اور مسلمانوں سے موالات اس طرح ہو کہ حسب استطاعت اسلامی شہروں کی طرف ہجرت کی جائے، جان و مال کے ذریعے سے مسلمانوں کی نصرت و معاونت کی جائے، ان کے حالات سے خوشی و غمی محسوس کی جائے اور ان کے ساتھ خیر خواہی کی جائے۔

کافروں کے ساتھ موالات و دوستی کی دو قسمیں: (1) وہ موالات جس سے اسلام سے پھر جانا اور اتہاد لازم آتا ہو، جیسے کہ خلاف کھاری کی مدد کرنا یا انھیں کافرنہ کتنا، یا ان کے کھڑ میں توقف کرنا، یا اس بارے میں شک کرنا۔ (2) اس سے جگہ درجے کی موالات، خواہ وہ کبیرہ گناہ یا مکروہ کی شکل میں ہو، جیسے ان کی عیوہ میں شرکت کرنا یا انھیں مبارک باد دینا یا ان کے ساتھ مشاہرت اختیار کرنا وغیرہ۔

بسا اوقات کافروں (بشریکہ وہ برہمہ یکار نہ ہوں) سے حسن سلوک اور ان کے ساتھ بغض و نفرت کا مسئلہ لوگوں پر واضح نہیں ہوتا، لہذا ان میں فرق متعین کیا جائے گا، چنانچہ بغیر دلی تعلق کے ان کے ساتھ اچھے اطلاق سے پیش آنا، جیسے ان میں سے ضعیف کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا، ڈر کر اپنے کو کمتر ظاہر کر کے نہیں بلکہ ان پر مہربانی کرتے ہوئے ان کے ساتھ لطفت و مہربانی کا معاملہ کرنا، تو یہ الگ مسئلہ ہے، چنانچہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَا يَهْتَكِرُ كُفْرًا عَنْ الْكَلِمَاتِ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِي الْكَلِمَاتِ كَيْفَ تَحْكُمُونَ أَنْ تَكُونُوا تُنْقِضُونَ أَلْفِيَهُمْ﴾ ” جن لوگوں نے تم سے دن کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمہیں جلا وطن نہیں کیا ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرنے اور مصفا نہ برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا۔ “ (۸) ” (۸) ”

البتہ ان سے دلی نفرت اور بغض ایک دوسرا مسئلہ ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں موجود ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الَّذِينَ يَدْعُواكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَأَقْبَلُوا كَلِمَاتِهِمْ بِالْوَدَّعِ ۚ إِنَّهَا سَلَامٌ عَنَّا ۚ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ ” (۱) ” (۱) ”

یہ ہے کہ بغض و نفرت کے باوجود معاملات میں ان کے ساتھ عدل و انصاف کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ بیود کے ساتھ کرتے تھے۔

ترک کرنا عاجزی اور عقل کی خرابی ہے۔ توکل کی تین قسمیں ہیں: (1) **واجب**: تمام امور و معاملات میں، یعنی فائدہ مند چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے اور نقصان دہ چیز کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا۔ (2) **حرام**: اس کی دو قسمیں ہیں: **اول**: **شُرک** اکبر، اس سے مراد اسباب پر مکمل اعتماد کرنا اور یہ سمجھنا ہے کہ نقصان پہنچانے اور نفع دینے میں صرف یہی چیزیں مؤثر ہیں۔ **دوم**: **شُرک** اصغر، مثلاً: کسی شخص پر روزی کے بارے میں حتمی اعتماد کرنا، اور اس کی جانب دل کا اس طرح مشغول رہنا گویا وہی روزی کا مسبب ہے۔ (3) **جائز**: انسان کا کسی دوسرے کو اس کام میں نائب بنانا اور بھروسہ کرنا جس کے کرنے پر وہ قادر ہو، جیسے خرید و فروخت۔ لیکن اس طرح کہنا جائز نہیں: میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں پھر تجھ پر بلکہ کہے: میں نے تجھے وکیل بنایا۔

● **شکر**: اللہ کی نعمتوں کے ظہور کا اثر بندے کے دل پر یہ ہے کہ اس میں ایمان پیدا ہو اور اس کی زبان پر یہ ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف ہو اور اعضاء پر یہ ہے کہ وہ عبادت میں مشغول ہوں اور وہ دل، زبان اور جوارح سے ہوتا ہے۔ اور شکر کا مطلب یہ ہے کہ نعمتوں کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کیا جائے۔

● **صبر**: آزمائشوں کی صورت میں پختہ و ملی تکلیف کا اللہ کے سوا کسی سے شکوہ نہ کرنا اور صرف اللہ تعالیٰ سے التجا کرنا صبر کہلاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا يُوَفِّي الصَّابِرِينَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بغیر حساب کے دیا جائے گا۔ (الرہ: 10)

اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے: «وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ» جو کوشش کر کے صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور کسی بندے پر صبر سے بہتر اور وسیع تر انعام نہیں کیا گیا۔ (بی، ۵۱، ۵۲) سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے: مجھے جب بھی آزمائش آئی اللہ تعالیٰ نے اس میں مجھے چار نعمتیں عطا کیں: میرے دین میں کوئی مصیبت نہیں آئی۔ اس سے بڑی نہیں آئی۔ میں اس کی رضا سے محروم نہیں رہا اور جب میں اس پر ثواب کا امیدوار رہا۔ صبر کے درج ذیل درجات ہیں: * کم تر: شکوہ نہ کرنا لیکن اسے مکرہ خیال کرنا۔ * درمیانہ: شکوہ نہ کرنا اور اللہ کی رضا پر راضی رہنا۔ * اعلیٰ: آزمائشوں پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا۔ اور جس پر قلم کیا جائے اور اس نے ظالم کے خلاف بددعا کر دی تو اس نے بدلہ لے لیا اور اپنا حق لے لیا اور صبر نہیں کیا۔

کیا اسباب کو بروئے کار لانا توکل کے منافی ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ (1) **مقتود نفع کو حاصل کرنا**: اس کی تین قسمیں ہیں: (ا) حصول نفع کے لیے سبب کا پایا جانا تیقن اور ضروری ہو، جیسے بغیر زادہ کے لیے نکاح، تو اس سبب کو ترک کرنا پاگل پن ہے توکل نہیں (ب) سبب تیقن نہ ہو، لیکن غالب یہی ہو کہ مقصود اس کے بغیر حاصل نہ ہوتا ہو، جیسے بغیر زادہ کے صحرا میں سفر کرنے والا۔ اس کا یہ فعل توکل نہیں بلکہ ایسی صورت میں زادراہ کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب مدینہ طیبہ کا سفر کیا تو زادراہ ساتھ لیا اور گائیڈ بھی ساتھ لیا۔ (ج) وہ اسباب جن کے ذریعے سے مسبات تک رسائی کا امکان ہوتا ہے لیکن ظاہری طور پر کوئی خاص عمل دخل نہیں ہوتا، جو شخص جو رزق کی تلاش اور ذرائع رزق میں پھان بین سے کام لیتا ہے اور دور کی تدابیر استعمال کرتا ہے تو ایسا کرنے والا توکل کے منافی کام نہیں رہا بلکہ روزی کمانے کی تکت و دود ترک کرنے کا توکل سے کوئی تعلق نہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے: متوکل وہ ہے جو دانہ زمین میں ڈال کر اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔ (2) جو موجود ہو اس کی حفاظت کرنا: جسے حلال رزق پہنچا اور اس نے گذران زندگی کے لیے اسے ذخیرہ کر لیا تو یہ توکل کے منافی نہیں، بالخصوص جب اس کے زیر پرورش اس کا ناندان ہو۔ نبی ﷺ، بنو نضیر کی مجبورس (جو غنیمت میں ملی تھیں) بچ دیتے تھے اور کھروالوں کے سال کا خرچ رکھ لیتے۔ (بی، ۵۱، ۵۲) اس نقصان کو دور کرنا جس کے لائق ہونے کا خطرہ ہو: توکل کی یہ شرط نہیں ہے کہ ان اسباب کو ترک کر دیا جائے جو کسی پیش آمدہ خطرے سے نمٹنے کے لیے برہونے کار لائے جاتے ہیں، جیسے ذرع پھینکا، اونٹ کو باندھنا۔ تاہم اس صورت میں بھروسہ اللہ کی ذات پر ہوگا جو مسبب ہے نہ کہ سبب پر۔ اور اللہ کے فیصلے پر رضا ضروری ہے۔ (4) نازل شدہ نقصان کو دور کرنا: اس کی تین قسمیں ہیں: (ا) ازالہ قطعی طور پر اس کے ساتھ ہو، جیسے پانی پیاس کو ختم کرتا ہے۔ پیاس کی صورت میں پانی نہ پینا ہرگز توکل نہیں۔ (ب) ظن غالب ہو کہ اس کا عمل یہ ہے، جیسے سستی وغیرہ گوانا۔ یہ توکل کے منافی نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خود وہ استعمال کی ہے اور دوسروں کو کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ (ج) سبب موبوم ہو، جیسے حافیت کی حالت میں داغنا وغیرہ تاکہ بیماری لاحق نہ ہو، ایسا کرنا کمال توکل کے منافی ہے۔

صبر کی دو قسمیں: بدنی: وہ یہاں پر ہمارا مقصود نہیں۔ نفسانی: طبیعت کی پابست اور خواہشات کے تقاضوں پر صبر کرنا۔^۱
اور بندے کو جو کچھ دنیا میں پیش آتا ہے وہ دو حالتوں سے باہر نہیں ہوتا:

(1) خواہشات کے مطابق ہوتا ہے: اس صورت میں صبر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا جائے اور شکر بجا لایا جائے۔ نیز اس نعمت کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی معصیت میں استعمال نہ کی جائے۔

(2) حاصل ہونے والی چیز خواہش کے مطابق نہ ہو۔ اس صورت میں صبر کی تین اقسام ہیں۔ * اللہ کی اطاعت پر صبر: اس میں فرائض کی ادائیگی واجب ہے اور نوافل کی ادائیگی مستحب ہے۔ * اللہ کی معصیت سے رکے رہنا: اس صورت میں ترک حرام واجب ہے اور ترک مکروہ مستحب ہے۔ * اللہ کی تقدیر پر صبر کرنا: اس میں واجب یہ ہے کہ زبان کو شکوے سے روک کر رکھے اور دلی طور پر اللہ کی تقدیر پر اعتراض (ناراضگی) نہ رکھے، نیز اعضاء کو ایسے تصرف سے باز رکھے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہو جیسے نوحہ کرنا، بیہوشنا اور گریبان پاک کرنا وغیرہ۔ اور اس میں مستحب یہ ہے دلی طور پر اللہ کی تقدیر پر راضی ہو۔

شکر گزار غنی افضل ہے یا صابر فقیر؟ جب مالدار اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں خرچ کرے یا کسی اطاعت کے کام کے لیے جمع کرے تو وہ فقیر سے افضل ہے۔ اور اگر وہ زیادہ مال مباح کاموں میں خرچ کرے تو فقیر افضل ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

«الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ» «شکر گزار کھانے والے کا مرتبہ صابر روزے دار کی طرح ہے۔» (سنن ابی داؤد)

● **رضا:** اس کا مطلب ہے کسی چیز پر قناعت اور اکتفا کرنا۔ اس کا محل حصول فعل کے بعد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی ہو جانا اللہ کے مقرب بندوں کا سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ یہ محبت اور توکل کا نتیجہ ہے۔ کسی تکلیف کے زائل اور ختم ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا رضا کے منافی نہیں ہے۔

● **خشوع:** تعظیم اور عجز و انکسار کا نام خشوع ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: منافقانہ خشوع سے بچو۔ ان سے پوچھا گیا: منافقانہ خشوع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جسمانی حرکات سے خشوع ظاہر ہو اور دل میں خشوع کا نام و نشان نہ ہو۔ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی کا قول ہے: تمہارے دین میں سے سب سے پہلے خشوع ختم ہو گا۔ اور جس عبادت میں بھی خشوع مشروع ہے اس کا ثواب بقدر خشوع ہو گا، جیسے نماز۔ نبی ﷺ نے نمازی کے متعلق فرمایا: کئی نمازی ایسے ہیں جنہیں آدھا ثواب ملتا ہے اور بعض کو پورے ثواب، پانچواں حتیٰ کہ دسواں حصہ ثواب ملتا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جنہیں خشوع بالکل نہ ہونے کی وجہ سے ذرہ بھر ثواب نہیں ملتا۔

● **رجاء:** رحمت الہی کی وسعت کی امید رکھنا۔ اس کی ضد ناامیدی ہے۔ رجاء اور امید رکھنا خوف سے اعلیٰ اور افضل ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جن ظن پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: «أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي» «میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے۔» (مسلم)

رجاء کے درجات: رجاء کے دو درجے ہیں: اعلیٰ: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے ثواب کی امید رکھی جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَاءً تَوْأَمًا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں تو اس طرح کہ ان کے دل خوف زدہ ہوتے ہیں۔» (ابن ماجہ، 60) سے مراد وہ شخص ہے جو پوری کرتا ہے، بدکاری کرتا ہے اور

اس قسم کا صبر اگر بیت یا شرمگاہ کی شہوت پر کنٹرول کی صورت میں ہو تو اسے «صفت» کہتے ہیں۔ اور اگر میدان قتال میں ہو تو اس کو «شجاعت» اور اگر غصے پر کنٹرول کی صورت میں ہو تو اسے «علم» کہتے ہیں۔ اگر کسی امر کو مخفی رکھ کر صبر کیا جائے تو اسے «تکلیف سہ» کہتے ہیں۔ اگر دنیا کی لذتوں سے صبر ہو تو اسے زہد کہتے ہیں اور اگر دنیا سے قوت لا ایوت کے بھدر لیا جائے تو اسے قناعت سے تعبیر کرتے ہیں۔

شراب پیتا ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے آپ نے فرمایا: نہیں! اے صدیق کی بیٹی، بلکہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور وہ ڈرتے ہیں کہ مبادا انکا عمل قبول نہ ہو۔ ” یہ وہ لوگ ہیں جو اچھائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ (حدیث) کم تر: توبہ کرنے والا گناہ گار جو اللہ کی مغفرت کی امید رکھتا ہے۔ گناہوں پر مصرنا فرمان جو توبہ سے اعراض کرنے والا ہو اور پھر بھی اللہ کی رحمت کی امید رکھے تو یہ محض تمنا ہے رجا نہیں اور ایسا کرنا مذموم ہے اور پہلی صورت قابل تعریف ہے۔ مومن نیکی کر کے بھی اللہ سے ڈرتا ہے اور منافق برائی کر کے بھی بے خوف رہتا ہے۔

● **خوف:** کسی متوقع پریشانی کے لائق ہونے کا غم خوف کہلاتا ہے۔ اگر پریشانی یقینی ہو تو اس کو خشیت کہتے ہیں اور اس کی ضد امن ہے۔ یہ رجا کی ضد نہیں ہے۔ خوف بطریق رہبت پیدا ہوتا ہے جبکہ رجا بطریق رغبت پیدا ہوتا ہے۔ محبت، خوف اور رجا کو جمع کرنا ضروری ہے۔ ابن قیمؒ نے فرمایا: دل کے اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کی مثال ایک پرندے کی طرح ہے۔ محبت جس کا سر اور خوف و رجا اس کے پر ہیں۔ جب خوف دل میں گھر کر جائے تو وہ شہوات کو جلا دیتا اور دنیا کو اس سے دھتکار دیتا ہے۔

واجب خوف: وہ خوف جو واجبات کو ادا کرنے پر ابھارے اور محرمات کو ترک کرنے پر آمادہ کرے۔

محب خوف: ایسا خوف جو واجبات کے ساتھ مستحبات کی ادائیگی اور مکروہات کے ترک پر بھی آمادہ کرے۔

خوف کی درج ذیل اقسام ہیں: (1) **دلی ڈر اور خوف:** دلی ڈر اور خوف صرف اللہ تعالیٰ کا رکھنا ضروری ہے اور نفع و نقصان کا ڈر

اللہ کے سوا کسی کا رکھنا شرک اکبر ہے، جیسے مشرکین کے معبودان باطلہ سے نفع و نقصان کا یقین رکھتا۔

(2) **حرام لوگوں کے خوف سے واجب کو ترک کرنا یا حرام فعل کا ارتکاب کرنا۔**

(3) **جائز: طبعی خوف، جیسے بھیرے وغیرہ سے خوف رکھنا۔**

● **زہد:** کم تر چیز کو ترک کر کے اس سے بہتر کی طرف رغبت رکھنا زہد کہلاتا ہے۔ دنیا سے زہد دلی اور جسمانی سکون کا باعث ہے اور اس میں رغبت رکھنا جن و ملال میں اضافے کا سبب ہے۔ دنیا کی چاہت ہر گناہ کی اصل ہے اور اس سے بغض ہر اطاعت کا سبب۔ دنیا سے زہد یہ ہے کہ تم اس کا خیال دل سے نکال دو، یہ نہیں کہ ہاتھ سے خرچ کر دو اور دل اسی میں انکا ہوا ہو۔ یہ باہل لوگوں کا زہد ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: « نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ » ”پاکیزہ مال جو نیک آدمی کے لیے ہو

بست اچھا ہے۔” (اب)

فقیر کی مال کے ساتھ پانچ باتیں ہیں: (1) وہ مال سے نفرت کرتے ہوئے اور اس کے شر سے بچنے کے لیے دور بھاگے تاکہ وہ اس میں مشغول نہ ہو۔ ایسا شخص زاہد کہلاتا ہے۔ (2) اس کے حصول سے اسے خوشی نہ ہو اور نہ وہ اسے اس قدر ناپسند ہی کرتا ہو کہ اسے اس کے حصول سے اذیت ہو۔ ایسے شخص کو راضی کہا جاتا ہے۔ (3) مال کا ہونا اس کے نہ ہونے سے اسے زیادہ محبوب ہو۔ وہ اس میں رغبت رکھتا ہو لیکن اس کی رغبت اس قدر نہ ہو کہ وہ اس کے لیے ہر وقت کمر بستہ رہتا ہو۔ بلکہ اگر اس کے پاس از خود آجائے تو اس کو لے کر خوشی محسوس کرے اور اگر اس کے کانے میں مشکل جھیلنا پڑے تو وہ اس میں مشغول نہ ہو۔ ایسے شخص کو قانع کہتے ہیں۔ (4) مال کا ترک عجز کی بنا پر ہو۔ وہ دنیا کی طلب و چاہت رکھتا ہو لیکن اس کے ہاتھ کچھ نہ آئے۔ اس مال کے حصول کی خاطر اسے مشقت اٹھانی پڑے تب بھی برداشت کرے۔ ایسے شخص کو حریص کہا جاتا ہے۔ (5) جس مال کو وہ حاصل کرے اس کے لیے وہ مجبور ہو، جیسے بھوکا اور تنگ جس کے پاس کھانا اور لباس نہ ہو ایسے شخص کو مضطر، یعنی مجبور کہتے ہیں۔

ایک سنجیدہ مکالمہ

عبداللہ (اللہ کا بندہ) نامی ایک شخص کی ملاقات **عبدالنبی** (نبی کا بندہ) نامی ایک شخص سے ہوئی تو عبداللہ نے اپنے دل میں اس نام کو غلط سمجھا اور کہا کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا بندہ کیسے بن سکتا ہے؟ اس کے بعد وہ **عبدالنبی** سے یوں مخاطب ہوا:

عبداللہ: کیا تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی بندگی کرتے ہو؟

عبدالنبی: جی نہیں، میں غیر اللہ کی بندگی نہیں کرتا۔ میں تو مسلمان ہوں اور صرف اللہ واحد کی بندگی کرتا ہوں۔

عبداللہ: پھر تمہارا یہ نام کیسا ہے جو نصاریٰ کے ناموں سے ملتا جلتا ہے؟ وہ بھی عبدالمسح نام رکھتے ہیں اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ نصاریٰ عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی بندگی کرتے ہیں اور جو بھی تمہارا نام سنے گا اس کے ذہن میں فوراً یہ بات آئے گی کہ تم نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بندگی کرتے ہو جبکہ اپنے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بارے میں ایک مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ آپ کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

عبدالنبی: لیکن ہمارے نبی محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انسانوں میں سب سے افضل اور تمام رسولوں کے سردار ہیں۔ ہم بطور تبرک یہ نام رکھتے ہیں اور نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے باہ و حثمت اور اللہ کے ہاں آپ کے مقام و مرتبے کے وسیلے سے اللہ کا تقرب حاصل کرنا چاہتے ہیں، لہذا ہم نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے شفاعت کے طالب ہوتے ہیں۔ آپ کو اس نام سے حیرت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ میرے بھائی کا نام عبدالحسین ہے، اس سے پہلے میرے باپ کا نام عبدالرسول ہے۔ یہ سارے نام پرانے، اور لوگوں کے درمیان رائج ہیں۔ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایسے ہی کرتے پایا ہے، لہذا اس مسئلے کے بارے میں تشدد نہ برتو کیونکہ یہ ایک معمولی مسئلہ ہے اور دین آسانی پر مبنی ہے۔

عبداللہ: یہ تو ایک دوسری برائی ہے جو پہلی سے بھی زیادہ غلط ہے کہ تم کسی غیر اللہ سے اس چیز کا سوال کرو جس پر اللہ کے سوا کسی کا اختیار نہیں، جس سے سوال کیا جا رہا ہے، خواہ وہ ہمارے نبی محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ذات گرامی ہو یا آپ کے علاوہ دیگر صالحین، مثلاً: حسین عَلَيْهِ السَّلَام یا کسی اور کی شخصیت ہو۔ یہ بات تو جس توحید کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس کے منافی اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے معنی و مفہوم کے خلاف ہے۔

اب میں تمہارے سامنے چند سوالات رکھتا ہوں تاکہ تم اس مسئلے کی اہمیت اور اس جیسے ناموں کے خطرناک نتائج سے آگاہ ہو جاؤ، اس سے میرا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ حق واضح ہو اور اس کی اتباع کی جائے، باطل واضح ہو اور اس سے اجتناب کیا جائے، معروف کا حکم دیا جائے اور منکر سے روکا جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں، اور اللہ بلندی و عظمت والے کی توفیق کے بغیر کسی کے اندر فائدہ حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کی طاقت و قوت نہیں لیکن اس سے پہلے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی یاد دہانی کرتا ہوں: ﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا﴾ "مومنوں کا قول تو یہ ہے، جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔" (البقرہ: 213)

اور اس ارشاد کی یاد دہانی بھی: ﴿فَإِنْ لَنْ نَرْعَاهُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ "پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹو اللہ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔" (النساء: 59)

عبداللہ: تم نے کہا کہ تم اللہ کی توحید کے قائل ہو اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہو تو کیا تم مجھے اس کے معنی بتا سکتے ہو؟

عبدالنبی: توحید یہ ہے کہ تم ایمان رکھو کہ اللہ موجود ہے، اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے، وہی زندہ کرنے والا، مارنے والا

اور کائنات میں تصرف فرمانے والا ہے، وہی رزق دینے والا، ہر چیز کا علم اور اس کی خبر رکھنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔۔۔
عبداللہ: اگر توحید کی تعریف یہی ہے تو فرعون اور اس کی قوم اور ابوہل و غیرہ سب موصد قرار پائیں گے کیونکہ وہ اس امر سے باہل نہ تھے جیسا کہ اکثر مشرکین کا حال ہے، چنانچہ فرعون جس نے اپنی ربوبیت کا دعویٰ کیا تھا، دل سے وہ بھی اس بات کا اقرار و اعتراف کرتا تھا کہ اللہ موجود ہے اور وہی کائنات میں تصرف فرمانے والا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿وَحَمْدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا﴾ "انہوں نے صرف ظلم اور سبج کی بنا پر انکار کر دیا، حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے" (ابن عباس) چنانچہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو اس کا یہ اقرار و اعتراف کھل کر سامنے آیا۔

لیکن حقیقت میں توحید جس کے لیے رسولوں کی بعثت ہوئی، کتابیں اتاری گئیں اور جس کے لیے قریش سے قتال کیا گیا ہے کہ عبادت و بندگی صرف اللہ و احد کے لیے خاص کر دی جائے۔ اور عبادت ایک ایسا جامع لفظ ہے جو ان تمام ظاہری اور باطنی اقوال و اعمال کو شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسند ہیں۔ لا الہ الا اللہ میں "الہ" کا مطلب ہے وہ معبود برحق جس کے سوا کسی کے لیے عبادت انجام دینا درست نہیں۔

عبداللہ: کیا تم جانتے ہو کہ روئے زمین پر رسول کس لیے بھیجے گئے؟ اور یہ معلوم ہے کہ سب سے پہلے رسول نوح علیہ السلام ہیں؟
عبدالنبی: رسول اس لیے بھیجے گئے تاکہ وہ مشرکوں کو اللہ و احد کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ شریک کی جانے والی ہر چیز کو ترک کرنے کی دعوت دیں۔

عبداللہ: قوم نوح کے شرک میں مبتلا ہونے کا سبب کیا تھا؟

عبدالنبی: یہ تو مجھے معلوم نہیں۔

عبداللہ: اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو اس وقت رسول بنا کر ان کی قوم کی طرف بھیجا جب انہوں نے ود، سواع، یغوث، یھوق اور نسر نامی صالحین کے بارے میں غلو کیا۔

عبدالنبی: کیا تمہارا مطلب یہ ہے کہ ود، سواع، یغوث، یھوق اور نسر یہ سب نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں، تاہم و جاہر کافروں کے نام نہیں؟

عبداللہ: جی ہاں! یہ سب نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں جنہیں قوم نوح نے معبود بنا لیا تھا، پھر اہل عرب بھی انہی کی روش پر چل پڑے، اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی صحیح بخاری کی حدیث ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: «صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدَهُ، أَمَا وَدٌّ فَكَانَتْ لِقَبْلِ يَدُومَةَ الْجَنْدَلِ، وَأَمَا سِوَاعٌ فَكَانَتْ لِهَدَيْلِ، وَأَمَا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي عَطْفِيفٍ بِالْحُؤُوفِ عِنْدَ سَبَأٍ، وَأَمَا يَهُوُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحَمِيرٍ لآلِ ذِي الْكَلْعِ؛ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنْ انْصَبُوا إِلَى تَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسُوءَهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا فَلَمَّ ثُعْبَانٌ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أَوْلِيكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عِيدَتْ» "قوم نوح کے جو بت تھے وہ بعد میں اہل عرب میں منتقل ہو گئے، چنانچہ "ود" دوومۃ الجندل کے قبیلہ کلب کے لیے "سواع" قبیلہ ہذیل کے لیے "یغوث" پہلے قبیلہ مراد کے لیے، پھر سب کے پاس جو بت میں بنو غطفیف کے لیے "یھوق" ہمدان کے لیے اور "نسر" آل ذی الکلاع کے قبیلہ حمیر کے لیے مخصوص تھا۔ یہ سب قوم نوح کے نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ وہ جن مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے ان میں ان کے مجسمے بنا کر نصب کر دیں اور ان مجسموں کو انہی کے نام سے موسوم کر دیں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کر ڈالا لیکن اس وقت ان مجسموں کی عبادت نہیں کی گئی، پھر جب وہ

اسلام میں داخل نہیں کر سکی، نیز ان کا ملائکہ یا انبیاء یا اولیاء کو واسطہ بنانا اور ان سے شفاعت کا طالب ہونا اور ان کے ذریعے سے اللہ کا تقرب حاصل کرنا یہی وہ چیز تھی جس نے ان کی جان و مال کو ملال ٹھہرایا، لہذا ہر طرح کی دعا، ہر طرح کی نذر اور ہر طرح کی قربانی اللہ ہی کے لیے کی جائے گی۔ ہر طرح کی استغاثت اللہ ہی سے طلب کی جائے گی اور ہر طرح کی عبادت گو اللہ کے لیے خاص رکھنا ضروری ہوگا۔

عبدالنبی: انبیاء و رسل علیہم السلام نے جس توحید کی دعوت دی اگر وہ صرف اس بات کا اقرار نہیں کہ اللہ موجود ہے اور وہی کائنات میں تصرف فرمانے والا ہے جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو آخر وہ کونسی توحید تھی؟

عبداللہ: انبیاء و رسل علیہم السلام جس توحید کی دعوت کے لیے بھیجے گئے اور مشرکین نے جس کو ماننے سے انکار کیا وہ عبادت کو صرف اللہ کے لیے خاص کرنا تھا، لہذا عبادت کی اقسام، مثلاً: دعا، نذر، قربانی، استغاثہ و فریاد اور استغاثت وغیرہ میں سے کوئی بھی قسم غیر اللہ کے لیے انجام نہیں دی جا سکتی، تمہارے قول: لا الہ الا اللہ سے یہی توحید مراد ہے کیونکہ مشرکین قریش کے نزدیک "الہ" سے مراد وہ چیز تھی جس کا مذکورہ بالا اقسام عبادت کے لیے قصد کیا جائے، خواہ وہ کوئی فرشتہ ہو یا نبی ہو یا درخت ہو یا قبر ہو یا جن ہو۔ وہ "الہ" سے خالق و رازق اور مدبر مراد نہیں لیتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ صرف اللہ واحد کی صفات ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی دعوت دی جس سے مقصود اس کلمے کے معنی و مفہوم کی تطبیق تھی، صرف زبان سے اس کا ادا کرنا مقصود نہ تھا۔

عبدالنبی: گویا تم یہ کتنا پانتے ہو کہ مشرکین قریش لا الہ الا اللہ کا معنی و مفہوم دور حاضر کے بہت سے مسلمانوں سے زیادہ جانتے تھے؟

عبداللہ: جی ہاں! بڑے افسوس کی بات ہے کہ صورتحال کچھ ایسی ہی ہے کیونکہ جاہل کافر بھی یہ جانتے تھے کہ اس کلمے سے نبی ﷺ کی مراد یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ کے لیے انجام دی جائے اور اللہ کے سوا جن جن چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا جائے اور ان سے براءت و بیزاری کا اظہار کیا جائے، اس لیے کہ جب نبی ﷺ نے ان سے کہا کہ لا الہ الا اللہ تو انہوں نے جواب دیا (جیسا کہ قرآن ناطق ہے): ﴿أَجْعَلِ الْأَلْهَةَ إِلَهًا وَحِدًا إِنَّا هَذَا لَشَيْءٌ مُّحْتَابٌ﴾ کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کو ایک ہی معبود کر دیا، واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔ (ص: ۵)

حالانکہ وہ اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ اللہ ہی کائنات میں تصرف کرنے والا ہے۔ تو جب جاہل کافر اس کلمے کا مطلب جانتے تھے تو تعجب ہے ان لوگوں پر جو اسلام کے دعویدار ہیں لیکن اس کلمے کا اتنا بھی معنی و مطلب نہیں جانتے جتنا جاہل کافر جانتے تھے بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کلمے کے معنی کا دل سے اعتقاد رکھے بغیر صرف زبان سے اسے پڑھ لینا کافی ہے، پھر ان میں جو ذرا ہوشیار مانے جاتے ہیں وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ اس کلمے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اللہ ہی خالق و رازق ہے اور صرف وہی تدبیر کرنے والا ہے۔ جب صورتحال یہ ہو تو ظاہر ہے کہ ایسے مدعیان اسلام میں کوئی خیر نہیں جن سے بڑھ کر لا الہ الا اللہ کا معنی و مطلب کفار قریش کے جاہل جانتے تھے۔

عبدالنبی: لیکن میں اللہ کے ساتھ شرک تو نہیں کرتا بلکہ یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے سوا نہ کوئی خالق ہے، نہ کوئی رازق ہے اور نہ کوئی نفع و نقصان کا مالک ہے اور یہ کہ محمد ﷺ بھی اپنی ذات کے لیے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتے تھے، چہ بایں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبدالقادر جیلانی وغیرہ کو اس کا اختیار ہو لیکن بات یہ ہے کہ میں گنہگار آدمی ہوں اور صالحین کا اللہ کے ہاں بڑا مقام و مرتبہ ہے اور میں ان سے یہی طلب کرتا ہوں کہ وہ اللہ کے ہاں اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے میری سفارش کریں۔

عبداللہ: میں وہی پہلے والا جواب تم پر دہراتا ہوں کہ نبی ﷺ نے جن لوگوں سے قتال کیا وہ بھی تمہاری ذکر کردہ باتوں کا اقرار کرتے تھے اور یہ تسلیم کرتے تھے کہ ان کے بت کوئی کام نہیں بنا سکتے لیکن وہ ان سے جاہ اور شفاعت کے طلبگار ہوتے تھے، میں اس پر قرآن کریم سے دلائل بھی پیش کر چکا ہوں۔

عبدالنبی: لیکن یہ آیات تو بت پرستوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، پھر تم انبیاء و صالحین کو کیسے بتوں سے تشبیہ دیتے ہو؟
عبداللہ: ہم پہلے ہی اس پر متفق ہو چکے ہیں کہ ان بتوں میں سے بعض بت نیک لوگوں کے نام سے موسوم تھے جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانے میں تھا، نیز کفار ان سے اللہ کے ہاں شفاعت ہی کے طالب تھے کیونکہ اللہ کے نزدیک ان کا بڑا مقام و مرتبہ تھا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا عَابَدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرَّبُوا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ﴾ اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبے تک ہماری رسائی کرا دیں۔" (الزمر: ۳۱)

رہا تمہارا یہ کہنا کہ تم انبیاء اور اولیاء کو کیسے بت بنا دیتے ہو؟ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ وہ کفار جن کی طرف نبی کریم ﷺ مبعوث فرمائے گئے ان میں سے بعض اولیاء کو پکارتے تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُمْ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا﴾ انہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہے، وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں، بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔" (الزمر: ۲۰)

اور بعض عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو پکارتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَإِذ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّي آلِهَتَيْنِ مِنَ دُونِ اللَّهِ﴾ اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو بھی اللہ کے سوا معبود قرار دے لو؟" (المائدہ: ۱۷)

اور بعض فرشتوں کو پکارتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ أَهٰؤُلَاءِ اِذَا كُنَّا كُنُوًا يَعْبُدُوْنَ﴾ اور ان سب کو اللہ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے دریافت فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟" (الحا: ۲۱)

ان آیات پر غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے (عبادت کے لیے) بتوں کا قصد کرنے والوں کو اور صالحین، یعنی انبیاء، اولیاء اور فرشتوں کا قصد کرنے والوں کو یکساں طور پر کافر قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے بلا تفریق قتال کیا ہے۔
عبدالنبی: لیکن کفار تو ان (صالحین) سے نفع رسائی کی آرزو کرتے تھے جبکہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ نفع و نقصان کا مالک اور سارے کاموں کی تدبیر کرنے والا صرف اللہ ہے اور اسی سے میں اپنی نفع رسائی کی آرزو کرتا ہوں اور صالحین کو ان میں سے کسی بھی چیز کا اختیار نہیں ہے لیکن ان کا قصد میں اس لیے کرتا ہوں کہ اللہ کے پاس ان کی شفاعت کی امید رکھتا ہوں۔

عبداللہ: تمہارا یہ قول بعینہ کفار کا قول ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَضُرُّهُمْ﴾ اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان دیتی ہیں اور نہ ان کو نفع دیتی ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔" (نہ: ۱۸)

عبدالنبی: لیکن میں تو صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور صالحین کی پناہ لینا اور ان کو پکارنا عبادت تو نہیں ہے۔
عبداللہ: اب میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں، کیا تم یہ اقرار کرتے ہو کہ اللہ نے تمہارے اوپر اپنے لیے عبادت کو ناص کرنا فرض

لیا ہے اور یہ تم پر اس کا حق بھی ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ﴾ انہیں اس کے سوا کوئی عکلم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں یکسو ہو کر۔" (الہود: ۵)

عبدالنبی: جی ہاں! اللہ نے مجھ پر یہ فرض کیا ہے۔

عبداللہ: تو اب تم سے میرا سوال یہ ہے کہ اللہ نے تم پر جو فرض کیا ہے، یعنی اسی کے لیے عبادت کو خالص کرنا، اس کی وضاحت کر دو۔

عبدالنبی: اس سوال سے تمہارا کیا مقصد ہے؟ میں اسے نہیں سمجھ سکا، تمہاری سی وضاحت کیجئے۔

عبداللہ: غور سے سنو، تاکہ میں تمہارے سامنے اس کی وضاحت کر دوں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ "تم لوگ اپنے رب سے دعا کیا کرو، گرا کے بھی اور چپکے چپکے بھی، بے شک اللہ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔" (الزمر: ۱۸)

کیا دعا (پکارنا) اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے یا نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، کیوں نہیں! بلکہ عبادت کا مغز (اصل) ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: «الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ» "دعا ہی عبادت ہے۔" (اصولवाद)

عبداللہ: جب تم نے یہ اقرار کر لیا کہ دعا (پکارنا) اللہ کی عبادت ہے اور لیل و نهار میں خوف یا امید کی حالت میں کسی ضرورت کے لیے تم اللہ سے دعا کرو، پھر اسی ضرورت کے لیے کسی نبی یا فرشتے یا قبر میں مدفون کسی نیک شخص سے بھی دعا کرو تو کیا اس میں تم نے شرک کیا یا نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، میں نے شرک کیا اور تمہاری یہ بات بالکل صحیح اور واضح ہے۔

عبداللہ: ایک دوسری مثال بھی سنو، جب تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس عکلم کا علم ہوا: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَسْ﴾ "پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔" (الکوثر: ۲)

اور اللہ کے اس عکلم کی تکمیل میں تم نے اس کے لیے ذبح کیا یا نحر کیا تو کیا یہ اللہ کی عبادت ہوئی یا نہ ہوئی؟

عبدالنبی: جی ہاں! یہ عبادت ہوئی۔

عبداللہ: پھر اگر تم نے کسی مخلوق، مثلاً کسی نبی یا جن وغیرہ کے لیے ذبح کیا تو کیا تم نے اس عبادت میں اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک کیا یا نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، یہ بلاشبہ شرک ہوا۔

عبداللہ: میں نے تمہارے سامنے دعا اور قربانی کی مثال اس لیے پیش کی ہے کہ دعا قوی عبادت کی سب سے اہم قسم ہے اور قربانی عملی عبادت کی سب سے اہم قسم ہے، حالانکہ عبادت انھی دونوں چیزوں میں منحصر نہیں بلکہ اس کا معنی اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے، اس میں نذر، حلت، استعاذہ (پناہ طلب کرنا) اور استغانت (مدد طلب کرنا) وغیرہ شامل ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ جن مشرکین کے بارے میں قرآن نازل ہوا کیا وہ فرشتوں، صالحین اور لالت وغیرہ کی عبادت کرتے تھے یا نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، کیوں نہیں! وہ ان کی عبادت کرتے تھے۔

عبداللہ: تو واضح رہے کہ یہی دعا، قربانی، استغاثہ، استغانت اور التماس وغیرہ ان کی عبادت تھی ورنہ وہ بھی یہ اقرار کرتے تھے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے ماتحت ہیں اور اللہ ہی تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ باہ و مرتبہ اور شفاعت کے لیے ان کو پکارتے اور ان کی پناہ لیتے تھے اور یہ بات بالکل عیاں اور ظاہر ہے۔

عبدالنبی: عبد اللہ! کیا تم رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے منکر ہو اور اس سے براءت ظاہر کرتے ہو؟

عبد اللہ: نہیں، میں اس کا منکر نہیں اور نہ اس سے براءت ہی ظاہر کرتا ہوں بلکہ... میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں... آپ شافع (شفاعت کرنے والے) ہیں اور مشفع بھی (جن کی شفاعت قبول کی جائے گی) اور میں آپ کی شفاعت کی امید بھی رکھتا ہوں لیکن تمام شفاعت کا مالک اللہ ہے جیسا کہ اس کا فرمان ہے: ﴿قُلْ لِلَّهِ الشَّفَعَةُ جَمِيعًا﴾ (اے پیغمبر! آپ کہہ دیجیے کہ تمام شفاعت کا مالک اللہ ہی ہے۔ (الزمر: ۲۳))

اور شفاعت اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾ "اکنون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔" (البقرہ: ۲۵۵)

اور اللہ جس کے بارے میں شفاعت کی اجازت دے گا اسی کے لیے ہوگی جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ﴾ "وہ کسی کی بھی شفاعت نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ راضی ہو۔" (الانبیاء: ۲۸)

اور اللہ صرف توحید (اور اہل توحید) سے راضی ہے جیسا کہ فرمایا: ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِيرِينَ﴾ "اور جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے تو اس کا دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔" (آل عمران: ۸۵)

تو جب تمام شفاعت کا مالک ہی اللہ ہے اور شفاعت اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی اور جب تک اللہ اجازت نہ دے دے تب تک نبی ﷺ یا کوئی اور شخص کسی کے حق میں شفاعت نہیں کریں گے اور اللہ صرف اہل توحید کے حق میں شفاعت کی اجازت دے گا تو یہ ثابت ہو گیا کہ تمام شفاعت اللہ کے اختیار میں ہے، لہذا میں اسی سے اس کا سوال کرتا ہوں اور میں اس طرح کی دعائیں کرتا ہوں کہ اے اللہ! مجھے اپنے نبی کی شفاعت سے محروم نہ کرنا۔ اے اللہ! میرے بارے میں آپ کی شفاعت کو قبول فرمایا، وغیرہ۔

عبدالنبی: ہم نے یہ تسلیم کر لیا کہ جو شخص جس چیز کا مالک نہ ہو اس سے اس کا سوال کرنا جائز نہیں لیکن اللہ نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کر دی ہے اور جب آپ کو شفاعت عطا کر دی گئی تو آپ اس کے مالک ہو گئے، لہذا آپ جس چیز کے مالک ہو گئے آپ سے اس کا سوال کرنا جائز ہے، تب یہ شرک نہیں ہوگا۔

عبد اللہ: ہاں، تمہارا یہ کتنا صحیح ہوتا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے منع نہ فرمایا ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾ "پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔" (الاحقاف: ۱۸)

اور شفاعت طلب کرنا دعا (پکارنا) ہے، اللہ ہی نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کی ہے اور اسی نے تمہیں کسی بھی غیر سے اس کا سوال کرنے سے منع بھی فرمادیا ہے، نیز اللہ نے نبی ﷺ کے علاوہ دوسروں کو بھی حق شفاعت عطا کیا ہے، چنانچہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ ملائکہ بھی شفاعت کریں گے، بلوغت سے پہلے وفات پانے والے بچے بھی شفاعت کریں گے اور اولیاء بھی شفاعت کریں گے تو کیا تم یہ کہتے ہو کہ اللہ نے ان سب کو شفاعت عطا کی ہے، لہذا میں ان سے شفاعت کا طلب گار ہوں؟ اگر تم ایسا کہتے ہو تو گویا صالحین کی اسی عبادت کی طرف پلٹ رہے ہو جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور اگر ایسا نہیں کہتے تو تمہارا یہ قول بھی باطل قرار پاتا ہے کہ اللہ نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کی ہے اور میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیز کا سوال کرتا ہوں۔

عبدالنبی: لیکن میں اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا، نیز صالحین کی طرف رجوع کرنا شرک تو نہیں۔

عبداللہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ اللہ نے زنا سے بھی بڑھ کر شرک کو حرام قرار دیا ہے، نیز یہ کہ اللہ شرک کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا؟

عبدالنبی: ہاں، میں اس کا اقرار کرتا ہوں، یہ بات اللہ تعالیٰ کے کلام سے واضح ہے۔

عبداللہ: تم نے ابھی اپنے آپ سے اس شرک کی نفی کی ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے تو میں اللہ کا واسطہ دیکر تم سے پوچھتا ہوں کیا تم مجھ سے اس شرک کی وضاحت کر سکتے ہو جس میں تم گرفتار نہیں ہو اور جس کی تم اپنے آپ سے نفی کر رہے ہو؟

عبدالنبی: بتوں کی عبادت کرنا، ان کا قصد کرنا، ان سے سوال کرنا اور ان سے خوف کھانا یہی شرک ہے۔

عبداللہ: بتوں کی عبادت کا کیا مطلب ہے؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کفار قریش یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ لکڑی اور پتھر سے بنے ہوئے یہ بت پیدا کرتے ہیں، روزی دیتے ہیں اور پکارنے والے کا کام بناتے ہیں؟ وہ یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے جیسا کہ میں تم سے پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔

عبدالنبی: میں بھی ان باتوں کا عقیدہ نہیں رکھتا بلکہ جو شخص لکڑی یا پتھر سے بنے کسی بت کا یا قبر پر تعمیر شدہ مزار کا یا اسی جیسی کسی چیز کا قصد کر کے وہاں جائے، اسے پکارے، اس کے لیے جانور ذبح کرے اور کہے کہ یہ چیز مجھے اللہ سے قریب کر دے گی اور اس کی برکت سے اللہ مجھ سے مصیبت دور فرما دے گا، تو بتوں کی بندگی سے میری مراد یہی ہے۔

عبداللہ: تم نے سچ کہا لیکن پتھروں اور قبر پر بنے مزاروں اور لوہے کی سلاخوں کے پاس تم یہی سب کچھ کرتے ہو، نیز یہ بتاؤ کہ تم نے جو یہ کہا کہ شرک بتوں کی عبادت کا نام ہے تو کیا اس سے تمہاری مراد یہ ہے کہ جو ایسا کرے صرف وہی مشرک ہے؟ صالحین پر اعتماد کرنا اور انہیں پکارنا شرک میں داخل نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، میری مراد یہی ہے۔

عبداللہ: پھر ان بے شمار آیات کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جن کے اندر اللہ نے انبیاء و صالحین پر اعتماد کرنے اور ملائکہ وغیرہ سے تعلق لگانے کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کرنے والے کو کافر بتایا ہے جیسا کہ پہلے گزرا اور میں تم سے اس کا ذکر کر چکا ہوں اور اس پر دلیل بھی پیش کر چکا ہوں۔

عبدالنبی: لیکن جنہوں نے ملائکہ اور انبیاء وغیرہ کو پکارا، وہ اس پکارنے کی وجہ سے کافر نہیں ہوئے بلکہ اس وقت انہیں کافر قرار دیا گیا جب انہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، جبکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ عبدالقادر اللہ کے بیٹے ہیں یا نسیب اللہ کی بیٹی ہیں۔

عبداللہ: جہاں تک اللہ کی طرف اولاد منسوب کرنے کی بات ہے تو یہ تو مستقل طور پر کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝۱ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝۳﴾ "کو وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو بنا اور نہ وہ بنا گیا۔" (المائدہ: ۳۱)

اس آیت میں (أَحَدٌ) سے مراد وہ ذات ہے جو بے نظیر ہو اور (الصَّمَدُ) سے مراد وہ ذات ہے جس کا تمام ماجات و ضروریات میں قصد کیا جاتا ہو، تو جس نے بھی اس کا انکار کیا وہ کافر ہے، خواہ وہ سورت کے آخری حصے کا ہی منکر کیوں نہ ہو، نیز اللہ کا ارشاد ہے: ﴿مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ إِذًا لَذَهَبَ كُلُّ إِلَهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَّ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ "نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لیے پھرتا اور ہر ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا۔" (الزمر: ۶۱)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کفر میں فرق کیا ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جو لوگ "لات" (بت) کو پکارنے کی وجہ سے کافر قرار پائے، مالاکنہ "لات" ایک صالح اور نیک آدمی تھا، انھوں نے اسے اللہ کا بیٹا نہیں بنایا تھا۔ اور جو لوگ جنوں کی بندگی کرنے کی وجہ سے کافر قرار پائے، انھوں نے بھی جنوں کو اللہ کا بیٹا نہیں بنایا تھا۔ اسی طرح مذاہب اربعہ کے علماء مرتد کے بیان میں یہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اگر یہ گمان کرے کہ اللہ کی اولاد ہے تو وہ مرتد ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے وہ مرتد ہے، چنانچہ علماء ان دونوں قسموں میں فرق کرتے ہیں۔

عبدالنبی: لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿الْآيَاتُ لِلَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ "سن لو! اللہ کے اولیاء پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔" (یونس: ۷۰)

عبداللہ: ہم بھی یہی کہتے ہیں اور اس کے برحق ہونے پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اولیاء اللہ کی عبادت نہیں کی جاسکتی۔ ہم اللہ کے ساتھ ان کی عبادت کرنے اور انھیں اللہ کا شریک ٹھہرانے ہی کا تو انکار کرتے ہیں ورنہ تم پر بھی یہی واجب ہے کہ ان سے محبت رکھو، ان کا اتباع کرو اور ان کی کرامات کو مانو۔ اولیاء کی کرامات کا انکار صرف بدعتی لوگ کرتے ہیں جبکہ اللہ کا دین (افراط و تفریط کے) دونوں طرفوں کے درمیان ایک اوسط دین، دو گمراہیوں کے درمیان ہدایت اور دو باطلوں کے درمیان برحق دین ہے۔

عبدالنبی: جن کے بارے میں قرآن نازل ہوا وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتے تھے، رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے تھے، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر تھے، قرآن کو بھٹلاتے اور اسے جادو قرار دیتے تھے جبکہ ہم تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہیں، قرآن کی تصدیق کرتے ہیں، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں، پھر تم ہمیں ان مشرکین کے مانند کیسے قرار دیتے ہو؟

عبداللہ: لیکن تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ اگر آدمی بعض چیزوں میں آپ ﷺ کی تصدیق کرے اور بعض چیزوں میں آپ کی تکذیب کرے تو وہ اسلام میں داخل نہیں بلکہ کافر ہے، اسی طرح اگر وہ قرآن کے بعض حصے پر ایمان رکھے اور بعض حصے کا انکار کرے تو بھی اس کا یہی حکم ہے، مثلاً: کوئی شخص توحید کا اقرار کرے لیکن نماز کی فرضیت کا انکار کرے، یا توحید اور نماز کی فرضیت کا اقرار کرے لیکن زکاة کی فرضیت کا انکار کرے، یا ان تمام احکام کی فرضیت کا تو اقرار کرے اور روزے کی فرضیت کا انکار کر دے، یا ان تمام احکام کی فرضیت کو مان لے لیکن حج کے وجود کا منکر ہو جائے، چنانچہ کچھ لوگوں نے جب نبی ﷺ کے زمانے میں حج کو تسلیم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ بَيْتِ الْمَكَّةَ مِنْ آسَاطَعِ الْاَلْيَةِ سَبِيلاً وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَنِّي وَعَنْ الْمُكَلِّمِيْنَ﴾ "اور لوگوں پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں، اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔" (آل عمران: ۹۷)

اسی طرح اگر کوئی شخص مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرے تو وہ بھی بالاجماع کافر ہے، اسی لیے اللہ نے قرآن کریم میں اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ جو شخص قرآن کے بعض حصے پر ایمان لائے اور بعض حصے کا انکار کرے وہ پکا کافر ہے، چنانچہ اللہ نے پورے اسلام کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، تو جو شخص اسلام کے بعض احکام کو مانے اور بعض احکام کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ تو کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو بعض حصے پر ایمان رکھے اور بعض کو نہ مانے وہ کافر ہے؟

عبدالنبی: یاں، میں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ بات تو قرآن سے واضح ہے۔

عبداللہ: جب تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو شخص کسی چیز میں رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرے اور نماز کی فرضیت کا انکار کرے یا بعثت بعد الموت کے علاوہ ہر چیز کا اقرار کرے تو وہ تمام مذاہب کے اجماع سے کافر ہے اور اس کا خون اور مال مباح ہے

جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں اور قرآن بھی اس کا ناطق ہے، لہذا یہ بات جان لو کہ نبی ﷺ جو فرائض لے کر آئے ان میں توحید سب سے عظیم فریضہ ہے جو فریضہ نماز، زکاۃ اور حج سے بھی زیادہ اہم ہے، پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان توحید سے کمتر ان فرائض میں سے کسی فریضے کا انکار کر دے تو کافر ہو جائے، پابے وہ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی مکمل شریعت کا حامل ہو لیکن توحید جو تمام رسولوں کا دین ہے، اس کا انکار کرے تو کافر نہ ہو! سبحان اللہ! یہ جمالت کس قدر عجیب ہے؟ نیز اس پر غور کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نے بنو حنیفہ سے جنگ یمامہ میں قتال کیا، حالانکہ وہ نبی ﷺ پر ایمان لا چکے تھے، **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** کی شہادت دیتے اور اذان دیتے تھے۔

عبدالنبی: لیکن وہ میلہ کے نبی ہونے کی بھی گواہی دیتے تھے جبکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

عبداللہ: لیکن تم لوگ علی رضی اللہ عنہ کو یا شیخ عبدالقادر جیلانی کے علاوہ بعض ائمہ یا مالانکہ کو آسمان و زمین کے جبار کے مرتبے تک پہنچا دیتے ہو، پھر جب ایک شخص کسی آدمی کو نبی ﷺ کے مرتبے تک پہنچا دینے سے کافر ہو جاتا ہے اور اس کا خون اور مال مباح قرار پاتا ہے، شہادتین کا اقرار اور نماز اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی تو جو شخص کسی کو اللہ کے مرتبے تک پہنچا دے وہ بدرجہ اہل اس کلم کا مستحق ہو گا۔ اسی طرح جن لوگوں کو علی رضی اللہ عنہ نے آگ میں ڈالا تھا وہ سب اسلام کے دعویدار تھے، علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے اور انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا تھا لیکن انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھا جیسا عقیدہ آپ لوگ شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ کے بارے میں رکھتے ہیں تو سوچیے کہ صحابہ کرام نے کس طرح ان لوگوں کو قتل کرنے اور انہیں کافر قرار دینے پر اتفاق کر لیا۔ کیا آپ یہ سوچ سکتے ہیں کہ صحابہ کرام مسلمانوں کو کافر کہہ سکتے ہیں؟ یا یہ کہیں گے کہ علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا تو کفر ہے لیکن سید اور ان بیٹے لوگوں کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا بالکل نقصان دہ نہیں؟

یہ بھی جواب دیا جا سکتا ہے کہ اگر پہلے لوگوں کو اس لیے کافر قرار دیا گیا کہ ان کے یہاں شرک، رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی تکذیب اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھانے جانے کا انکار وغیرہ سب کچھ موجود تھا تو آخر اس باب کا کیا مطلب ہے ہر مذہب کے علماء نے یوں ذکر کیا ہے: **باب حکم المرتد**، یعنی مرتد کے حکم کا بیان، اور مرتد سے مراد وہ مسلمان ہے جو اسلام کے بعد کفر کا مرتکب ہو جائے، اس کے بعد علماء نے کئی قسم کی چیزیں ذکر کی ہیں جن میں سے ہر قسم کفر تک پہنچاتی ہے جو اپنے مرتکب کا خون اور مال مباح قرار دیتی ہے، یہاں تک کہ علماء نے وہ چیزیں بھی ذکر کی ہیں جو اپنے مرتکب کی نگاہ میں معمولی درجہ کی ہوتی ہیں، مثلاً: دل کے اعتقاد کے بغیر صرف زبان سے غضب الہی کا کوئی جملہ نکال دینا یا ہنسی مذاق کے طور پر کوئی ایسی بات کہہ دینا، اسی طرح جن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی ہیں: ﴿قُلْ يَا آللهُ وَآلِیْنِیْہِ وَرَسُوْلِہِ۔ کُنْتُمْ قَسَبَہِزْمُوْدَ﴾ ﴿۱۵﴾ لَا تَعْتَدُوا اَقْدَ کَفْرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ﴿۱۶﴾ کہہ دیجئے: کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے؟ ہمارے نہ بناؤ، تم ایمان کے بعد یقیناً کافر ہو چکے ہو۔" (التہ: ۶۵)

تو یہ لوگ جن کے بارے میں اللہ نے یوں صراحت فرما دی ہے کہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا، حالانکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک تھے، ان لوگوں نے ایک بات کہہ دی تھی جس کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ یہ بات انہوں نے ہنسی مذاق کے طور پر کہی تھی۔

اس ضمن میں بنی اسرائیل کا وہ واقعہ بھی ذکر کیا جا سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے اسلام لانے اور علم و تقویٰ رکھنے کے باوجود موسیٰ علیہ السلام سے یہ مطالبہ کیا: ﴿اَجْعَلْ لَنَا اِلٰہًا﴾ (اے موسیٰ! میرے ان لوگوں کے پاس معبود ہیں جیسا ہی ایک معبود ہمارے لیے بھی بنا دو۔" (اعراف: ۱۳۸)

نیز جب بعض صحابہ نے نبی ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیں تو آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ تمہارا یہ مطالبہ بنی اسرائیل کے مطالبے کی طرح ہے جب انھوں نے کہا تھا: ﴿أَجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ﴾ (اے موسیٰ!) بیسے ان لوگوں کے پاس معبود ہیں ویسا ہی ایک معبود ہمارے لیے بھی بنا دو۔ (الاحزاب: ۲۴)

عبدالنبی: لیکن بنو اسرائیل اور جن لوگوں نے نبی ﷺ سے ذات انواط مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا وہ اس مطالبے کی وجہ سے کافر نہیں ہوئے۔

عبداللہ: اس کا جواب یہ ہے کہ بنو اسرائیل اور جن لوگوں نے نبی ﷺ سے ذات انواط مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا انھوں نے اس پر عمل نہیں کیا تھا اور اگر وہ ایسا کرتے تو ضرور کافر ہو جاتے، نیز جنھیں نبی ﷺ نے منع فرمادیا تھا اگر وہ آپ کی اطاعت نہ کرتے اور ذات انواط مقرر کر لیتے تو یقیناً کافر ہو جاتے۔

عبدالنبی: لیکن مجھے ایک دوسرا اشکال ہے اور وہ ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا واقعہ، جب انھوں نے لا الہ الا اللہ پڑھنے والے کو قتل کر دیا تھا اور نبی ﷺ نے اس پر نکیر فرمائی اور کہا: «يَا أَسْمَاءُ: أَقْتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟» "اے اسامہ! اس شخص کے لا الہ الا اللہ پڑھ لینے کے بعد بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟" (صحیح مسلم)

اسی طرح نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے: «أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں۔"

تو میں تمہارے قول کے اور ان دونوں حدیثوں کے درمیان کیسے تطبیق دوں؟ میری رہنمائی کریں، اللہ تمہیں ہدایت سے نوازے۔

عبداللہ: یہ بات معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے قتال کیا اور انھیں قیدی بنایا، حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنی حنیفہ سے قتال کیا، حالانکہ وہ بھی لا الہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی گواہی دیتے تھے، نماز پڑھتے تھے، اسی طرح علی رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو نذر آتش کیا ان کا بھی یہی حال تھا۔ آخر تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو شخص مرنے کے بعد دوبارہ اٹھانے جانے کا انکار کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے اگرچہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو، اسی طرح جو شخص ارکان اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کر دے وہ بھی کافر اور واجب القتل ہے اگرچہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو تو جب دین کے کسی فرعی حکم کا انکار کرنے والے کے لیے کلمہ شہادت کا اقرار فائدہ نہیں دیتا تو وحیدہ جو کہ تمام انبیاء و رسل کے دین کی اصل اور بنیاد ہے اس کا انکار کرنے والے کے لیے یہ اقرار کیونکر فائدہ دے سکتا ہے۔

تم نے جن احادیث کی طرف اشارہ کیا ہے شاید آپ ان کا مطلب نہیں سمجھ سکے۔ جہاں تک حدیث اسامہ کی بات ہے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اسلام کا دعویٰ کرنے والے شخص کو اس گمان کی وجہ سے قتل کر دیا تھا کہ اس نے صرف اپنی جان اور اپنا مال بچانے کے لیے کلمہ پڑھا ہے حالانکہ جو شخص اسلام کا اظہار کر دے اس سے ہاتھ روک لینا واجب ہے تا وقتیکہ اس سے اس کے خلاف کوئی چیز ثابت ہو جائے اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا صَرَسْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَيَسَّرُوا﴾ "اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جا رہے ہو تو تحقیق کر لیا کرو۔" (النساء: ۷۱)

یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے شخص سے ہاتھ روک لینا اور اس کے دعوے کی تحقیق کر لینا واجب ہے، پھر اگر اس کے بعد اسلام کے مخالف کوئی بات ثابت ہو جائے تو اسے قتل کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَتَيَسَّرُوا﴾ یعنی تحقیق کر لیا کرو۔ اگر کلمے کے اقرار کے بعد اسے قتل کرنا جائز نہ ہو تو یہاں تحقیق کر لینے کا کوئی مطلب ہی نہیں۔

اسی طرح دوسری حدیث (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں) (صحیح مسلم)

کا مطلب بھی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا کہ جو شخص بھی توحید اور اسلام کا اظہار کرے اس سے ہاتھ روک لینا پاجیسے تا وقتیکہ اس سے اس کے خلاف کوئی چیز ثابت ہو جائے، اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَقْتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» "اے اسامہ! اس شخص کے لاء اللہ الا اللہ پڑھ لینے کے بعد بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟" (ہی: ۵۷) نیز فرمایا: «أَمِزْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لاء اللہ الا اللہ کا اقرار کر لیں۔" (ہم)

اسی رسول ﷺ نے خوارج کے بارے میں فرمایا: «فَأَيُّنَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ» "انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔" (ہی: ۵۷) حالانکہ خوارج سب سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والے اور لاء اللہ الا اللہ پڑھنے والے تھے، یہاں تک کہ صحابہ عبادت میں ان کے اجتہاد کو دیکھ کر ان کے بالمقابل اپنے آپ کو حقیر سمجھتے تھے، انہوں نے صحابہ ہی سے علم حاصل کیا تھا لیکن جب ان سے شریعت کی مخالفت ظاہر ہوئی تو ان کا لاء اللہ الا اللہ کا اقرار کثرت عبادت اور اسلام کا دعویٰ ان کے قتل سے مانع نہ بن سکا۔

عبدالنبی: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو جو حدیث میں نبی ﷺ سے وارد ہے: "قیامت کے دن لوگ آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے، پھر نوح علیہ السلام سے، پھر ابراہیم علیہ السلام سے، پھر موسیٰ علیہ السلام سے، پھر عیسیٰ علیہ السلام سے، یہ سب کے سب معذرت کر دیں گے یہاں تک کہ لوگ رسول اللہ ﷺ نے پاس فریاد لے کر پہنچیں گے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ غیر اللہ سے فریاد کرنا شرک نہیں۔

عبداللہ: تم اصل مسئلے کو غلط ماط کر رہے ہو۔ ہم زندہ شخص سے اس چیز کے بارے میں فریاد کرنے کے منکر نہیں جس پر وہ قادر ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَأَسْتَعْتَبُكَ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ﴾ "اس (موسیٰ علیہ السلام) کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی۔" (احسن: ۱۵)

اور جیسا کہ انسان جنگ وغیرہ میں اپنے ساتھیوں سے ان چیزوں کے بارے میں فریاد کرتا ہے جن پر مخلوق قادر ہے۔ البتہ ہم اس تعبیری فریاد کے منکر ہیں جو تم اولیاء کی قبروں کے پاس کرتے ہو یا ان کی عدم موجودگی میں ان چیزوں کے بارے میں کرتے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا اختیار نہیں۔ اور لوگ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام سے فریاد کریں گے جس سے ان کا مقصد یہ ہو گا کہ یہ انبیاء اللہ سے دعا کریں کہ وہ لوگوں کا حساب لے تاکہ اہل جنت محشر کی تکلیف سے نجات پائیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ چیز دنیا اور آخرت میں جائز ہے کہ تم کسی نیک شخص کے پاس آؤ جو تمہارے پاس پیڑھ کر تمہاری بات سنے اور تم اس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لیے اللہ سے دعا کر دے جیسا کہ رسول ﷺ کے صحابہ آپ کی حیات طیبہ میں آپ کے پاس آ کر دعا کی درخواست کرتے تھے لیکن آپ کی وفات کے بعد ماشاؤ کلا انہوں نے کبھی بھی آپ کی قبر کے پاس آ کر آپ سے سوال نہیں کیا بلکہ سلف صالحین نے آپ کی قبر کے پاس اللہ سے دعا کرنے کی غرض سے آنے والے پر بھی بخیر کی ہے۔

عبدالنبی: اچھا، تم ابراہیم علیہ السلام کے واقعے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوا میں ان کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: "کیا تمہیں کوئی (امداد کی) حاجت ہے؟" ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: "جہاں تک آپ کی مدد کی بات ہے تو مجھے اس کی حاجت نہیں۔" «أَمَا إِلَيْكَ فَلَا» اگر جبرائیل علیہ السلام سے فریاد کرنا شرک ہوتا تو وہ ابراہیم علیہ السلام کے سامنے اس کی پیشکش نہ کرتے؟

عبداللہ: یہ بھی پہلے شبہ کے قبیل سے ہے اور یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے لیکن اگر اسے صحیح تسلیم کر لیا جائے تو جبرائیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو یہ پیشکش کی تھی کہ وہ انہیں ایک ایسے طریقے سے فائدہ پہنچا دیں جس پر انہیں قدرت حاصل ہے

کیونکہ حضرت جبرائیل تو اس طاقت کے مالک میں بیسا کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ﴾
 "اے مضبوط طاقتوں والے (فرشتے) نے سکھایا ہے۔" (الجم: ۵)

تو اگر اللہ تعالیٰ انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمادے کہ وہ آتش فرود اور اس کے ارد گرد کی زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر مشرق یا مغرب میں پھینکت دیں تو وہ یقیناً ایسا کر سکتے تھے۔ اس کی مثال اس مالدار شخص کی ہے جو کسی غریب و محتاج شخص کو دیکھ کر یہ پیشکش کرے کہ وہ اس سے قرض لے کر اپنی ضرورت پوری کر لے لیکن یہ محتاج شخص قرض لینے سے انکار کر دے اور صبر کرے یہاں تک کہ اللہ اسے اپنے پاس سے رزق عطا فرمادے جس میں کسی کا کوئی احسان نہ ہو۔ تو اس واقعے کا اس تعبیری فریاد اور شرک سے کیا واسطہ ہے تم انجام دے رہے ہو۔

برادر م! یہ بھی جانتے چلو کہ وہ سابق مشرکین جن کی طرف نبی ﷺ کی بعثت ہوئی ان کا شرک ہمارے زمانے کے لوگوں کے شرک سے کمتر تھا اور اس کے تین اسباب ہیں:

اول: سابق مشرکین صرف خوشحالی کے وقت اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے تھے، سختی اور پریشانی کے وقت وہ صرف اللہ کو پکارتے تھے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿فَإِذَا رَكَعُوا فِي الْفَلَاحِ دَعَاؤُا اللَّهِ مُخْلِصِينَ لَهُ الْاِيْنَ فَلَمَّا بَحَثْنَهُمْ اِلَى الْاَبْرِ اِدْلَهُمْ يُشْرِكُوْنَ﴾ "پس جب یہ لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو ناس کر کے، پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔" (الصحت: ۶۵)

اور یہ ارشاد بھی: ﴿وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلْمِ دَعَاؤُا اللَّهِ مُخْلِصِينَ لَهُ الْاِيْنَ فَلَمَّا بَحَثْنَهُمْ اِلَى الْاَبْرِ فَمِنْهُمْ مَّقْنَصِدٌ وَمَا يَبْحَثُوْنَ بِمَا بَيْنَنَا اِلَّا كُلُّ خْتَارٍ كَفُوْرٍ﴾ "اور جب ان پر موجیں سببانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو ناس کر کے، پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچاتا ہے تو ان میں سے کچھ اعتدال پر رستے ہیں، اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو بد عمد اور ناشکرے ہوں۔" (الجم: ۶۶)

غرضیکہ نبی ﷺ نے جن مشرکین سے قتال کیا وہ خوشحالی کے وقت اللہ کو بھی پکارتے تھے اور غیر اللہ کو بھی پکارتے تھے، البتہ پریشانی اور سختی کے وقت صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے اور اپنے سادات کو بحمول جاتے تھے جبکہ ہمارے زمانے کے مشرکین خوشحالی اور پریشانی ہر حالت میں غیر اللہ ہی کو پکارتے ہیں، چنانچہ جب ان میں سے کسی پر تنگی کی حالت ہوتی ہے تو یارسول اللہ! یا حسین! وغیرہ کی پکار لگاتا ہے لیکن کہاں ہیں وہ لوگ جو اس مسئلے کو اچھی طرح سمجھ سکیں؟

دوم: سابق مشرکین اللہ کے ساتھ ایسے لوگوں کو پکارتے تھے جو اللہ کے مقرب بندے ہوتے تھے، جیسے کسی نبی کو یا ولی کو یا فرشتے کو یا کم از کم بہتر یا درخت کو پکارتے تھے جو اللہ عزوجل کے مطیع و فرمانبردار ہوتے تھے، نافرمان نہیں ہوتے تھے لیکن ہمارے زمانے کے لوگ اللہ کے ساتھ ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جو بدترین قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور ظاہر بات ہے کہ جو شخص کسی نیک بندے کے بارے میں (نفع و نقصان پہنچانے کا) عقیدہ رکھے یا ایسی مخلوق کے بارے میں عقیدہ رکھے جو اللہ کی نافرمان نہ ہو، جیسے لکڑی یا ہتھر وغیرہ، یہ اس سے کہیں اچھا ہے جو کسی ایسے شخص کے بارے میں یہی عقیدہ رکھے جس کا فتنہ و فحور بالکل واضح ہو اور اس کے مشاہدے میں ہو۔

سوم: نبی ﷺ کے زمانے میں جتنے بھی مشرک تھے ان کا شرک صرف توحید الوہیت میں تھا، توحید ربوبیت میں نہ تھا، اس کے برخلاف متاخرین مشرکین کا مال یہ ہے کہ ان کے ہاں جس طرح توحید الوہیت میں شرک پایا جاتا ہے اسی طرح توحید ربوبیت میں بھی بھرت شرک موجود ہے، مثال کے طور پر وہ طبیعت (فطرت) کو کائنات کے اندر تصرف کرنے والا، یعنی

مارنے اور جلانے والا وغیرہ بتاتے ہیں۔

گھنگو کے آخر میں ایک اہم مسئلے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں، جو سابقہ کلام سے بھی واضح ہے، وہ یہ کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ توحید کے لیے ضروری ہے کہ دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضاء و جوارح کے عمل سے اس کی توثیق و تصدیق ہو۔ اگر ان امور میں سے کسی بھی امر میں غلط پایا گیا تو بندہ مسلمان نہیں ہوگا۔

جب بندہ توحید کو جان لے اور اس پر عمل نہ کرے تو وہ فرعون اور ابلیس کی طرح کافر معاند متصور ہوگا، اس بارے میں بہت سے لوگ غلطی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بات توقع ہے لیکن ہم اس پر عمل نہیں کر سکتے، اذیہ ہمارے ملک والوں اور ہماری جماعت کے نزدیک جائز نہیں ہے، ان کے شر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان کا ساتھ دیں اور ان سے مداہنت برتیں۔ اس مسکین کو یہ معلوم نہیں کہ اکثر کفر کے سرغنے حق کو جاننے پہچانتے تھے لیکن کسی نہ کسی عذری کی بنا پر اسے ترک کر دیتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿أَشْرَوْا بِسَائِبِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدَّوْا عَنْ سَبِيلِهِ ۗ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ "انہوں نے اللہ کی آیتوں کو بہت کم قیمت پر بیچ دیا اور اس کی راہ سے روکا، بہت برا ہے جو یہ کر رہے ہیں۔" (التوبہ: ۲۷)

اور جو شخص ظاہر میں توحید پر عمل کرے لیکن اسے نہ تو سمجھے اور نہ دل ہی سے اس کا اعتقاد رکھے تو وہ منافق ہے اور منافق پکے کافر سے بھی بدتر ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الذَّرِّ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ "یقیناً منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے، ناممکن ہے کہ وہ تو ان کا کوئی مددگار پائے۔" (التوبہ: ۲۵)

جب تم لوگوں کے اقوال پر غور کرو گے تو یہ مسئلہ تمہارے لیے واضح ہو جائے گا، چنانچہ تم کسی کو دیکھو گے کہ وہ حق کو پہچانتا ہے لیکن اس ڈر سے اس پر عمل نہیں کرتا کہ اس سے اس کا دنیوی خزانہ کم ہو جائے گا، جیسا کہ قارون کا حال تھا، یا اس کا مقام و مرتبہ گھٹ جانے کا، جیسا کہ یامان کا حال تھا، یا اس کی سلطنت میں کمی آجائے گی، جیسا کہ فرعون کا حال تھا، اور بعض لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ حق پر صرف ظاہری طور پر عمل کرتے ہیں، دل سے عمل نہیں کرتے، جیسا کہ منافقین کا حال ہے، چنانچہ جب ان سے دریافت کیا جائے کہ وہ دل میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں تو انہیں اس کا کچھ پتا نہیں ہوتا۔

لیکن تمہیں قرآن کریم کی دو آیتیں سمجھنی چاہئیں: پہلی آیت وہی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿لَا تَعْبُدُوا فَاذَكَّرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ "تم ہمانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو۔" (التوبہ: ۱۷)

جب تم نے یہ جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رؤم کا غزوہ کرنے والے بعض لوگ محض ایک کلمے کی وجہ سے کافر ہو گئے جے انہوں نے ہنسی مذاق میں کہا تھا تو تمہارے لیے یہ بھی واضح ہو جانا چاہیے کہ جو شخص مال یا مقام و مرتبے کے گھٹ جانے کے خوف سے یا کسی کی مدارات میں کفریہ بات کہتا یا اس پر عمل کرتا ہے تو وہ اس سے کہیں بدتر ہے جو مذاق کے طور پر کوئی کلمہ کفر کہہ دے کیونکہ مذاق کرنے والا لوگوں کو ہنسانے کے لیے جو بات اپنی زبان سے کہتا ہے عموماً دل سے اس کا اعتقاد نہیں رکھتا لیکن جو شخص لوگوں کے ڈر سے یا ان کے پاس موجود مال و جاہ کی طمع میں کفریہ بات کہتا یا اس پر عمل کرتا ہے وہ شیطان کے اس وعدے کی تصدیق کرتا ہے: ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ "شیطان تمہیں فقیر سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا علم دیتا ہے۔" (البقرہ: ۲۷۸)

اور اس کی وعید سے ڈرتا ہے: ﴿إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ﴾ "یہ (خبر دینے والا) شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے۔" (آل عمران: ۱۷۵)

اور اللہ رحمن کے اس وعدے کی تصدیق نہیں کرتا: ﴿وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا﴾ "اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور

فصل کا وعدہ کرتا ہے۔ (ابن ماجہ: ۲۶۸۱)

اور نہ اللہ جبار کی اس وعید سے ڈرتا ہے: ﴿فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُوا اللَّهَ إِنَّ كُفْرَكُمْ مُمِيزٌ﴾ "پس تم ان (کافروں) سے نہ ڈرو،

بلکہ صرف میرا خوف رکھو (اگر تم مومن ہو)۔" (آل عمران: ۱۷۵)

تو کیا ایسا شخص اولیاء الرحمن میں سے ہونے کا حقدار ہے یا اولیاء الشیطان میں سے؟

دوسری آیت: اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے: ﴿مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ

يَا إِيمَانٍ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ عَذَابٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ "جو شخص اپنے ایمان کے

بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے، سوائے اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو

ان پر اللہ کا غضب ہے اور انھی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔" (اصل: ۱۰۶)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں میں سے صرف اس شخص کو معذور قرار دیا ہے جس پر جبر کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو، اس

کے علاوہ جو شخص بھی کلمہ کفر ادا کرے وہ اپنے ایمان کے بعد کافر ہے، خواہ اس نے ایسا درکی وجہ سے کیا ہو یا (کسی بھی قسم

کی) طمع میں کیا ہو یا کسی کی مدارات میں کیا ہو یا اپنے وطن یا اہل و عیال یا خاندان یا مال کے لالچ میں کیا ہو یا بطور مذاق کیا ہو یا اس

کے علاوہ کسی اور غرض سے کیا ہو، سوائے مجبوری کے کیونکہ آیت کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کو عمل، کلام اور فعل ہی

پر مجبور کیا جا سکتا ہے، دل کے اعتقاد پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آسَحَبُوا

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ "یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت

سے زیادہ محبوب رکھا، یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔" (اصل: ۱۰۷)

یہ ارشاد اس بات کی صراحت کر رہا ہے کہ عذاب کسی اعتقاد کے سبب یا دین سے بغض اور جہالت کی وجہ سے یا کفر سے

محبت کے باعث نہیں تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے دنیا کے نصیب کو دین پر ترجیح دے دی تھی، واللہ اعلم۔

اس تفصیلی گفتگو کے بعد۔۔۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔۔۔ کیا اب بھی تمہارے لیے یہ وقت نہیں آیا کہ اپنے رب سے

توبہ کرو، اس کی طرف پلٹ جاؤ اور جس راستے پر تم چل رہے ہو اسے چھوڑ دو کیونکہ جس طرح تم سن چکے ہو یہ معاملہ انتہائی خطرناک

اور بہت ہی بڑا مسئلہ ہے۔

عبدالنبی: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق

نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ کے سوا جن جن چیزوں کی میں عبادت کرتا تھا ان سب کا انکار کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ

سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے معذور سمجھے اور میرے سابقہ گناہوں کو معاف فرمائے، میرے ساتھ اپنے لطف و کرم اور رحمت و بخشش

کا معاملہ کرے اور مجھے تاحیات توجید اور صحیح عقیدے پر ثابت قدم رکھے۔ اور میرے بھائی عبداللہ! میں تمہارے لیے بھی اللہ

سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں اس نصیحت کا بہترین صلہ عطا فرمائے کیونکہ دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے اور میں جس غلطی پر

تھا، یعنی عبدالنبی نام رکھنا، اس پر نکیر کرنے پر بھی اللہ تمہیں بہترین بدلہ دے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اب میں اپنا نام بدل کر

عبدالرحمن رکھتا ہوں اور میری باطنی غلطی، یعنی گمراہ کن عقائد پر تمہارے نکیر کرنے پر بھی اللہ تمہیں اجر و ثواب سے نوازے کہ

اگر اسی عقیدے پر میں مرجاتا تو کبھی بھی کامیاب نہ ہوتا۔

لیکن اب میں تم سے ایک آخری گزارش کرتا ہوں، وہ یہ کہ تم مجھ سے بعض ان منکرات اور خلاف شرع امور کا تذکرہ کر دو جن

میں لوگ بجز غلطی کا شکار ہیں۔

عبداللہ: کوئی بات نہیں، غور سے سنو:

✽ کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں جہاں اختلاف نظر آئے وہاں فتنے کی تلاش یا تاویل کی جستجو میں مختلف فیہ امر کی پیروی تمہارا شعار نہ ہو، حقیقت میں اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے بلکہ تمہارا شعار راسخین علم کا شعار ہونا چاہیے، جو مشابہات کے بارے میں کہتے ہیں: ﴿ءَاَمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا﴾ ہم اس پر ایمان لائے اور یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ (آل عمران)

اور مختلف فیہ امر میں رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کو مد نظر رکھتے ہیں: «دَعَا مَا يَرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيْبُكَ» جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالے اسے چھوڑ کر وہ چیز لے لو جو تمہیں شبہ میں نہ ڈالے۔ (اصح حدیث)

اور اس حدیث کو: «فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ» تو جو شخص شبہات سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی، اور جو شبہات میں پھنس گیا وہ حرام میں جا پڑا۔ (صحیح مسلم)

اور اس حدیث کو: «وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ» گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھلے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔ (مسلم)

اور اس حدیث کو: «اسْتَفْتَيْ قَلْبِي وَاسْتَفْتَيْ نَفْسِي - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - الْبُرِّ مَا أَطْمَأَنَّنْتُ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوَكَ» اپنے دل سے پوچھو، اپنے نفس سے پوچھو۔ (تین بار کہا اور اس کے بعد فرمایا: نیکی وہ ہے جس سے نفس مطمئن ہو، اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھلے اور دل میں تردد ہو اگرچہ لوگ تمہیں (اس کے کرنے کا) فتویٰ دیتے رہیں۔ (ام)

✽ خواہش نفس کی پیروی کرنے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان ذیل میں اس سے منع فرمایا ہے: ﴿رَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهِهٖ هَوْنَهُ﴾ "کیا تم نے اسے دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے۔" (اٰہرہ: ۲۱)

✽ شخصیات اور ان کی آراء، نیز آباء و اجداد کے طریقے کے لیے تعصب کرنے سے بچو کیونکہ یہ چیز انسان اور قبول حق کے درمیان حائل ہوتی ہے۔ حق مومن کا ایک گم گشتہ سامان ہے، وہ جہاں کہیں بھی اسے پائے وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِسْرَائِيلَ سَيِّئًا وَلَا يَتَّبِعُونَ﴾ "اور ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ کی آہاری ہوئی کتاب کا اتباع کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، گو ان کے باپ دادا بے عقل اور گم کردہ راہ ہوں۔" (الزمر: ۱۶)

✽ کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے بچو کیونکہ یہ ہر مصیبت کی جڑ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ» "جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔" (ابوداؤد)

✽ غیر اللہ پر توکل اور بھروسہ کرنے سے بچو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ "اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔" (الطلاق: ۳)

✽ اللہ کی معصیت اور نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کرو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ» "اللہ کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں۔" (الترمذی)

✽ اللہ کے بارے میں براگمان رکھنے سے بچو، حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: «أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي» "میرا بندہ میرے بارے میں بیباگمان رکھتا ہے میں (اس کے لیے) اس کے مطابق ہوتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

- ✱ بلا و مصیبت نازل ہونے سے پہلے اسے روکنے کے لیے یا نازل ہو جانے کے بعد اسے دور کرنے کے لیے پھلے یا دھاگا وغیرہ پہننے سے بچو۔ نظر بد کو روکنے کے لیے تعویذ لگانے سے بچو کیونکہ یہ شرک ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَكَلَّ إِلَيْهِ » "جس نے کوئی چیز (تعویذ وغیرہ) لگائی وہ اسی کے حوالے کر دیا گیا۔" (الترمذی)
- ✱ مہتروں، درختوں، عمارتوں اور آثار و نشانات وغیرہ سے تبرک حاصل کرنے سے بچو کیونکہ یہ شرک ہے۔
- ✱ کسی بھی چیز سے بدفالی و بدشگونئی لینے سے بچو، یہ بھی شرک ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: « الظَّيْرَةُ شِرْكٌ، الظَّيْرَةُ شِرْكٌ قَلَاثًا » "بدفالی شرک ہے، بدفالی شرک ہے، یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔" (ابوداؤد)
- ✱ نجومیوں کی تصدیق کرنے سے بچو جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور صحیفوں میں برج ظاہر کرتے اور ان برجوں سے متعلق اشخاص کی خوش نصیبی یا بد نصیبی بتاتے ہیں، اس بارے میں ان کی تصدیق کرنا بھی شرک ہے کیونکہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔
- ✱ بارش اتارنے کی نسبت ستاروں یا موسموں کی طرف کرنے سے بچو، یہ بھی شرک ہے، بارش اتارنے کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے۔
- ✱ غیر اللہ کی قسم کھانے سے بچو، خواہ جس کی قسم کھائی جا رہی ہے وہ ذات کوئی بھی ہو، یہ بھی شرک ہے، حدیث میں ہے: « مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَهُدَىٰ كَفْرًا أَوْ أَشْرَكَ » "جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔" (ابو داؤد)
- ✱ عیسے نبی کی یا امامت کی یا عزت کی یا ذمے کی یا زندگی وغیرہ کی قسم کھانا۔
- ✱ زمانے کو یا سورج کو یا ٹھنڈک کو یا گرمی کو برا بھلا کہنے سے بچو کیونکہ یہ درحقیقت اس اللہ کو برا بھلا کہنا ہے جس نے انھیں پیدا فرمایا ہے۔
- ✱ جب تمہیں کوئی ناپسندیدہ بات پیش آجائے تو لفظ "لو" یعنی "اگر" استعمال کرنے سے بچو (یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا) کیونکہ اس سے شیطانی وسوسوں کا دروازہ کھلتا ہے اور اس میں اللہ کی مقرر کردہ تقدیر پر اعتراض بھی ہے بلکہ یوں کہو: "اللہ نے مقرر کیا اور اس نے جو چاہا کیا۔"
- ✱ قبروں کو مسجد بنانے سے بچو کیونکہ جس مسجد میں قبر ہو اس میں نماز نہیں پڑھی جاتی، صحیحین میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر موت کی بیہوشی طاری تھی اسی حال میں آپ نے فرمایا: « لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْذَرُ مَا صَنَعُوا » "یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔" (بخاری)
- ✱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ اپنی امت کو ان لوگوں کے فعل سے ڈرا رہے تھے، اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کو بھی نمایاں کر دیا جاتا۔ دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: « إِنَّ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنهَاكُم عَنْ ذَلِكَ » "تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اپنے انبیاء کی صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا کرتے تھے، دیکھنا تم بھی قبروں کو مسجدیں نہ بنا لینا، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔" (مسلم)
- ✱ ان روایات کی تصدیق کرنے سے بھی بچو جن کو جھوٹے لوگ رسول اللہ ﷺ کی ذات کا یا آپ کی امت کے صالحین کا وسیلہ پکڑنے کی ترغیب میں رسول اللہ ﷺ سے منسوب کرتے ہیں، حالانکہ یہ سب جھوٹی اور من گھڑت باتیں ہیں، انھی میں

سے ایک روایت یہ ہے: «توسلوا بجاہی، فإن جاہی عند اللہ عظیم» "تم میرے جاہ و مرتبے کا وسیلہ لو کیونکہ میرا جاہ و مقام اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔" (السنن الاصبیح)

اور ایک روایت یہ ہے: «إذا أعتبكم الأمور فعليكم بأهل القبور» "جب معاملات تمہیں عاجز کر دیں تو اہل قبور سے مدد لو۔"

اور انھی میں سے ایک روایت یہ ہے: «إن اللہ یوکل ملکا علی قبر کل ولی یقضی حوائج الناس» "اللہ تعالیٰ ہر ولی کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے جو لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔"

اور ایک روایت یہ ہے: «لو أحسن أحدكم ظنه بحجر نفعه» "اگر تم میں سے کوئی شخص ایک پتھر کے بارے میں حسن ظن رکھے تو وہ بھی اسے فائدہ پہنچائے گا۔"

اور اس طرح کی دیگر بہت سی مجموعی روایات۔

❖ دینی مناسبات کے نام سے موسوم جشن، مثلاً: جشن میلاد النبی، جشن شب اسراء و معراج اور جشن شب برات وغیرہ منانے سے بھی بچو کیونکہ یہ سب بدعات ہیں۔ ان پر نہ تو رسول اللہ ﷺ سے کوئی دلیل ثابت ہے اور نہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو ہم سے بڑھ کر رسول ﷺ سے محبت کرنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ نیکیوں کے حریس تھے۔ اگر اس طرح کے جشنوں میں کوئی خیر و بھلائی ہوتی تو ہم سے پہلے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا اہتمام کیا ہوتا۔

(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کی شہادت

یہ کلمہ دو رکعتوں پر مشتمل ہے: اول: (لا الہ) غیر اللہ سے حقیقی الوہیت کی نفی کرنا۔ دوم: (الہ اللہ) صرف اللہ تعالیٰ کے لیے حقیقی الوہیت کا اثبات کرنا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي مَمَّا تَعْبُدُونَ ﴿۱۶﴾ إِلَّا إِلَهَ الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ﴾ اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور قوم سے کہا: بے شک میں ان سے براءت کا اعلان کرتا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا اور بلاشبہ وہی میری راہنمائی کرے گا۔

چنانچہ اللہ کی عبادت کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اکیلے اللہ کی عبادت کی جائے۔ توحید اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتی جب تک دو چیزوں کو جمع نہ کیا جائے۔ ایک، اکیلے اللہ کی وحدانیت اور دوسری، شرک اور اہل شرک سے براءت کا اظہار۔ ایک اثر میں مروی ہے کہ جنت کی کنجی ”(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)“ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا جس شخص نے بھی زبان سے ”(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)“ کہہ دیا وہ اس کا حق دار ہو گیا کہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے؟ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا ”(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)“ جنت کی کنجی نہیں انھوں نے جواب دیا: ہاں، کیوں نہیں! لیکن ہر کنجی کے دندانے ہوتے ہیں اگر تم ایسی کنجی لاؤ جس کے دندانے ہوں تو وہ تمہارے لیے تالا کھولے گی وگرنہ نہیں۔ (صحیح)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی ایسی احادیث وارد ہیں جو اس کنجی ”(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)“ کے دندانوں کی وضاحت کرتی ہیں، مثلاً: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد: ”من قال: لا إله إلا الله مخلصاً...“ جس نے انھیں کے ساتھ ”(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)“ پڑھا۔ (بخاری)

اور یہ فرمانا: ”مستيقناً بها قلبه...“ دل میں اس کا یقین رکھتے ہوئے۔ (مسلم)

اور یہ ارشاد مبارک: ”جو اپنے دل کی صداقت کے ساتھ ”(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)“ پڑھے۔“

چنانچہ ان احادیث کے اندر دخول جنت کو ”(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)“ کے معنی کا علم ہونے، تاحیات اس کلمہ پر ثابت رہنے اور اس کلمہ کے مدلول کی پابندی کرنے پر معلق کیا گیا ہے، اس بارے میں وارد دلائل کے مجموعے سے علماء نے اس کلمے کی کچھ شرائط مستنبط کی ہیں جن کا پایا جانا اور ان کے موانع کا ختم ہونا ضروری ہے تاکہ یہ کلمہ ”(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)“ جنت کی کنجی ہو اور اپنے قائل کے لیے مفید ثابت ہو۔ یہی شرائط اس کنجی کے دندانے ہیں جو درج ذیل ہیں:

① علم: (کلمہ کے معنی کا علم ہونا) کیونکہ ہر کلمے کا کوئی نہ کوئی معنی ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ آپ کلمہ توحید ”(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)“ کے معنی کا ایسا علم رکھیں جو جمالت کے منافی ہو، چنانچہ یہ کلمہ غیر اللہ سے الوہیت کی نفی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے الوہیت ثابت کرتا ہے، یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں (اس شرط کی ایک دلیل) اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ ”ہاں جو حق بات (کلمہ توحید: لا إله إلا الله) کا اقرار کریں اور انھیں اس کا علم بھی ہو۔“

(الزُّمَرُ: ۸۶)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ“ ”جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ ”(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)“ کا علم رکھتا تھا وہ جنت میں جائے گا۔“ (مسلم)

اور اس شرط کی تکمیل درج ذیل دوسری شرط سے ہوتی ہے:

② یقین: یعنی آپ کلمہ توحید کے مدلول کا قطعی یقین رکھیں کیونکہ یہ کلمہ شک و شبہ، وہم و گمان اور تردد و ریب قبول نہیں کرتا بلکہ ضروری ہے کہ یہ قطعی اور یقینہ یقین پر مبنی ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿إِنَّمَا

الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمْ
الَّذِينَ صَدَقُوا ﴿۳۰﴾ "مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں، پھر شک و شبہ نہ کریں، اور اپنے مالوں اور
اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں، یہی سچے اور راست گو ہیں۔" (المائد: ۵۰)

لہذا اس کلمے کا صرف زبان سے کہہ لینا کافی نہیں بلکہ یقین قلب کا پایا جانا ضروری ہے اور اگر یقین قلب حاصل نہ ہو تو یہ
نفاق ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ سَأَلَهُ فِيهِمَا
إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ» "میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو بندہ بھی ان دونوں
باتوں کے ساتھ شک و شبہ نہ رکھتے ہوئے اللہ سے ملے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔" (مسلم)

۳) قبولیت: جب آپ کو اس کا علم اور یقین حاصل ہو جائے تو اس علم یقینی کا اثر ہونا چاہیے کہ اس کلمے کا جو تقاضا ہے دل
اور زبان سے اسے قبول کر لیا جائے کیونکہ جو شخص دعوت توحید کو ٹھکرا دے اور اسے قبول نہ کرے وہ کافر ہے، خواہ یہ ٹھکرانا ٹھیکر کی
وجہ سے ہو یا عناد اور حسد کی وجہ سے ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے بارے میں جنہوں نے بطور تکبر اس دعوت کو ٹھکرا دیا تھا فرمایا:
﴿إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ﴾ "یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں تو یہ تکبر کرتے تھے۔" (المائد: ۲۵)

۴) تابعداری: یعنی توحید کی مکمل تابعداری اور یہی ایمان کا عملی مظہر اور حقیقی معیار ہے۔ یہ تابعداری اللہ تعالیٰ کے مشروع
کردہ احکام پر عمل کرنے اور اس کے منع کردہ کاموں سے اجتناب کرنے سے حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
﴿وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ﴾ "اور جو شخص اپنے آپ
کو اللہ کے تابع کر دے اور جو بھی وہ نیکو کار تو اس نے یقیناً مضبوط کرا تمام لیا، اور تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔" (آل عمران: ۱۰۲)
اور یہی مکمل تابعداری ہے۔

۵) صداقت: یعنی کلمہ توحید کے پڑھنے میں اتنا سچا ہو کہ اس کی سچائی کذب و نفاق کے منافی ہو، اور اگر کوئی صرف زبان سے
ادا کرتا ہے اور اس کا دل اس کی تکذیب کرنے والا ہو تو یہ منافق ہے، اس کی دلیل منافقین کی مذمت میں وارد اللہ تعالیٰ کا یہ
ارشاد ہے: ﴿يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ﴾ "یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں
ہے۔" (البقرہ: ۱۴۱)

۶) محبت: یعنی مومن کو اس کلمے سے محبت ہو، اس کے تقاضوں پر عمل کرنے سے محبت ہو اور اس پر عمل کرنے والوں سے
محبت ہو۔ بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کی محبوب چیزوں کو ترجیح دے اگرچہ یہ اس کی خواہش کے
خلاف ہوں، نیز اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت کرے اور ان سے عداوت رکھنے والوں سے
عداوت رکھے اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرے، آپ کے نقش قدم پر چلے اور آپ کی سنت و سیرت کو اپنائے۔

۷) اخلاص: یعنی کلمہ توحید کی شہادت سے اس کا ارادہ رضائے الہی ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا
اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ﴾ "حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ بندگی کو اللہ کے لیے خاص کر کے، یکسو ہو کر، اس کی
عبادت کریں۔" (البقرہ: ۱۷۰)

محمد ﷺ کے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی

قبر میں میت کی آزمائش ہوتی ہے اور اس سے تین سوالات کیے جاتے ہیں۔ جوان کا جواب دیدے، وہ نجات پا گیا اور جو جواب نہ دے سکے وہ ہلاک و برباد ہوا۔ ان سوالوں میں سے ایک سوال یہ ہوتا ہے کہ تیرا نبی کون ہے؟ جسے اللہ تعالیٰ اس کے لیے شرائط کو دنیا میں پورا کرنے کی توفیق بخشے، ثابت قدم رکھے اور اسے قبر میں اس کا التا کر دے وہی ان سوالوں کا جواب دے پائے گا، پھر آخرت میں جب کسی کو اولاد اور مال نفع نہ دیں گے تب یہ کلمہ اس کے لیے نفع بخش ثابت ہو گا جس کی درج ذیل شرائط ہیں:

① نبی ﷺ سے جن باتوں کا علم دیا ہے ان میں آپ کی اطاعت کرنا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، فرمایا: ﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ "جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

(النساء: ۸۰)

ایک اور جگہ ارشاد ہے: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ "آپ کہہ دیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا۔" (آل عمران: ۳۱)

اور مطلق دخول جنت آپ ﷺ کی مطلق اطاعت پر موقوف ہے، آپ نے فرمایا: ﴿كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَتَى﴾. قالوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَنْ يَأْتِي؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَتَى، "میری امت کا ہر فرد جنت میں جائے گا سوائے اس کے جو انکار کر دے، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول (جنت میں جانے سے) کون انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی، یقیناً اس نے (جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔" (صحیح مسلم: ۵۴)

جو شخص نبی ﷺ سے محبت کرنے والا ہو گا وہ ضرور آپ کی اطاعت کرے گا کیونکہ اطاعت، محبت کا ثمرہ ہے، اور جو شخص نبی ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرے لیکن آپ کی اقتدا اور اطاعت نہ کرے وہ اپنے دعوئے محبت میں مجھوتا ہے۔

② نبی ﷺ نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان میں آپ کی تصدیق کرنا؛ لہذا جس نے نبی ﷺ سے ثابت شدہ کسی بات کی محض اپنی خواہش یا ہوائے نفسانی کی وجہ سے تکذیب کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی کیونکہ نبی ﷺ خطا اور مجھوت سے پاک اور مبرا ہیں جیسا کہ ارشاد باری ہے: ﴿وَمَا يَطِّقُ عَنِ الْهَوَىٰ﴾ "وہ (نبی) اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے۔" (الحجر: ۷۷)

③ نبی ﷺ نے جن کاموں سے روکا اور منع کیا ہے ان سے باز رہنا؛ سب سے پہلے سب سے بڑے گناہ "شرک" سے بچیں، پھر دوسرے بڑے بڑے اور مملکت گناہوں سے دور رہیں یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے گناہ اور مکروہ کاموں سے اجتناب کریں۔ ایک مسلمان کی اپنے نبی ﷺ سے جس قدر محبت ہوگی اسی کے بقدر اس کا ایمان زیادہ ہو گا اور جب اس کا ایمان زیادہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ نیک اعمال کو اس کے نزدیک محبوب بنا دے گا اور کفر و فسق اور گناہ کے کاموں کو اس کے نزدیک ناپسندیدہ بنا دے گا۔

⑤ اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی طریقے پر کرنا جو اس نے اپنے نبی ﷺ کی زبان پر مشروع فرمایا ہے: کیونکہ عبادت میں اصل منع ہے، لہذا یہ باز نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت نبی ﷺ کے لائے ہوئے طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے پر کی جائے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ زَدٌّ » "جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے۔" (مسلم)

فائدہ: معلوم ہونا چاہیے کہ نبی ﷺ کی محبت واجب ہے، اور محض محبت ہی کافی نہیں ہے، بلکہ ضروری ہے کہ آپ ﷺ تمہارے نزدیک ہر چیز یہاں تک کہ تمہارے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہوں، کیونکہ جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو اسے اور اس کی موافقت کو ہر چیز پر ترجیح و فوقیت دیتا ہے، لہذا آپ ﷺ کی محبت میں سچا شخص وہ ہے جس پر اس کی علامت ظاہر ہو بلکہ طور کہ وہ آپ کی اقتدا کرے، قول و فعل میں آپ کی سنت کا اتباع کرے، آپ کے اوامر کو بجالائے اور آپ کی منع کردہ چیزوں سے اجتناب کرے، اپنی تنگی و آسانی، چستی و سستی، پسندیدگی و ناپسندیدگی میں آپ کے آداب سے آراستہ ہو، کیونکہ فرمانبرداری اور اتباع ہی محبت کا ثمرہ و نتیجہ ہے اور ان کے بغیر محبت سچی نہیں ہو سکتی۔

نبی ﷺ کی محبت کی بہت ساری علامتیں ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: * کثرت سے آپ ﷺ کا ذکر کرنا اور آپ پر درود بھیجنا، جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو کثرت سے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔ * آپ ﷺ سے ملاقات کا مشتاق ہونا، چنانچہ ہر حبیب اپنے محبوب کی ملاقات کا مشتاق ہوتا ہے۔ * آپ ﷺ کا ذکر آنے پر آپ کی تعظیم و توقیر کرنا۔ اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ آپ کی وفات کے بعد آپ کا تذکرہ کرتے تو ان پر رقت طاری ہو جاتی، ان کے رونگھے کھڑے ہو جاتے اور وہ رونے لگتے۔ * آپ ﷺ سے بغض رکھنے والے سے بغض رکھنا، آپ سے دشمنی رکھنے والے سے دشمنی رکھنا، اور آپ کی سنت کی مخالفت کرنے والے اور آپ کے دین میں بدعت نکالنے والے بدعتیوں اور منافقوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا۔ * نبی ﷺ سے محبت رکھنے والوں؛ جیسے آپ کے آل بیت، آپ کی ازواج مطہرات، اور انصار و ماجرین میں سے آپ کے صحابہ سے محبت رکھنا، اور ان سے دشمنی رکھنے والوں سے دشمنی رکھنا اور ان سے بغض رکھنے والوں اور ان کو سب و شتم کا نشانہ بنانے والوں سے بغض رکھنا۔ * آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ کی اقتدا کرنا کیونکہ آپ کے اخلاق لوگوں میں سب سے زیادہ کریمانہ تھے، یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ کا اخلاق قرآن کریم تھا۔ یعنی آپ نے اپنے آپ کو اس بات کا پابند بنا رکھا تھا کہ آپ صرف وہی چیز کریں گے جس کا قرآن نے آپ کو حکم دیا ہے۔

نبی ﷺ کے اوصاف: آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہمدار تھے، اور آپ سب سے زیادہ ہمدار سخت لڑائی کے وقت ہوتے تھے، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ کرم نواز اور سب سے زیادہ سخی و فیاض تھے، اور آپ سب سے زیادہ سخی رمضان میں ہوتے تھے۔ آپ مخلوق میں مخلوق کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار تھے، چنانچہ آپ نے کبھی اپنے نفس کے لیے انتقام نہیں لیا، آپ اللہ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت تھے، اور وقار کے معاملے میں سب سے زیادہ تواضع و نفاکساری اختیار کرنے والے تھے، آپ پردہ نشین دوشیزہ سے بھی زیادہ سخت حیادار تھے، آپ اپنے اہل کے لیے سب سے زیادہ ہمدار تھے، اور مخلوق میں مخلوق پر سب سے زیادہ مہربان تھے۔۔۔

اس کے علاوہ آپ کے اور بہت سارے اوصاف ہیں۔

طہارت کے مسائل

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے، یہ بغیر طہارت کے صحیح نہ ہوگی۔ اور طہارت پانی اور مٹی ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

پانی کی قسمیں: (۱) طاہر (پاک پانی): وہ پانی جو خود بھی پاک ہو اور غیر کو بھی پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، یہ پانی "حدیث" یعنی ناپاکی کو دور کرتا اور گندگی و نجاست کو زائل کرتا ہے۔ (۲) ناپاک پانی، پانی کی وہ تھوڑی مقدار جس میں ناپاکی پڑ جائے اور اگر اس کی مقدار تو زیادہ ہے لیکن گندگی پڑنے کی وجہ سے اس کا مزہ، رنگت یا بو تبدیل ہوگئی ہے تب بھی وہ ناپاک ہے۔
تنبیہ: زیادہ پانی ناپاک نہیں ہوتا الا یہ کہ گندگی اس کے رنگت، بو اور مزے میں سے کسی وصف کو بدل دے، زیادہ پانی اسے کما جائے گا جو دو قلعے، یعنی تقریباً ۲۱۰ (دو سو دس) لیٹر ہو۔

برتنوں کے احکام: سونے اور چاندی کے برتنوں کے سواہر قسم کے پاک برتن رکھنا اور استعمال کرنا جائز ہے، سونے اور چاندی کے برتنوں سے طہارت تو حاصل ہو جائے گی، البتہ ان کے استعمال کا گناہ ہوگا۔ کافروں کے برتن اور کپڑوں کا استعمال جائز ہے الا کہ ہمیں ان کی ناپاکی کا یقین ہو۔

مردار کا چمڑا: (مطلق ناپاک ہے) مردار دو قسم کے ہیں: (۱) ایسے جانور جن کا گوشت قطعاً حرام ہے۔ (۲) ایسے جانوروں کا غیر مذبح مردہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے غیر مذبح مردے کے پھڑے کو اگر دباغت دے دی جائے تو خشک اشیاء کے لیے اس کا استعمال جائز ہے، البتہ تر چیزوں کے لیے اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

استنجا: آگے اور پیچھے کے راستے سے خارج ہونے والی گندگی کے صاف کرنے کو استنجا کہتے ہیں، پھر اگر یہ صفائی پانی سے ہو تو اسے استنجا کہتے ہیں اور اگر مٹی اور کاغذ وغیرہ سے ہو تو اسے استنجا کہتے ہیں، یعنی ڈھیلوں کا استعمال کرنا کہتے ہیں۔
فقط استنجا کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ چیز (پتھر و کاغذ وغیرہ) پاک ہو، حلال ہو، صاف کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو، کھانے کے لیے استعمال ہونے والی چیز نہ ہو، تین مہتر یا اس سے زیادہ سے ہو۔ (ہوا کے علاوہ) قبل و دبر سے نکلنے والی ہر چیز کی وجہ سے استنجا یا استنجا واجب ہے۔

قضا نے حاجت کرنے والے کے لیے اسی حالت میں ضرورت سے زیادہ بیٹھے رہنا جائز نہیں ہے، گھٹا پر، عام گزر گاہ پر، استعمال میں آنے والے سایہ دار یا پھل دار درخت کے نیچے پیشاب و پاخانہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کھلے میدان میں قضا نے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا حرام ہے۔

قضا نے حاجت کرنے والے کے لیے درج ذیل چیزیں مکروہ ہیں: کسی ایسی چیز کا بیت الخلاء میں لے کر جانا جس میں اللہ کا نام ہو، قضا نے حاجت کے دوران میں گھنگلو کرنا، سوراخ یا شگاف میں پیشاب کرنا، دائیں ہاتھ سے شرم گاہ کا چھونا، عمارتوں میں قضا نے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا۔ مذکورہ امور ضرورت کے پیش نظر جائز ہیں۔

قضا نے حاجت کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ دھونے یا صاف کرنے میں طاق عدد کا خیال رکھے، اور ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد پانی سے بھی استنجا کرے۔

مواک: کسی نرم لکڑی جیسے پہیلو کی لکڑی سے مواک کرنا سنت ہے۔ مندرجہ ذیل حالات میں مواک کرنے کی تاکید ہے: نماز اور تلاوت قرآن کے لیے، وضو سے قبل، نیند سے بیدار ہونے کے بعد، مسجد اور گھر میں داخلے کے وقت، اور منہ کا مزہ بدلنے کی حالت میں وغیرہ۔

سنت یہ ہے کہ مواک کرنے اور پاکی حاصل کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا کی جائے اور کسی بھی غیر مرغوب چیز کو زائل کرنے کے لیے بائیں ہاتھ کا استعمال کیا جائے۔

وضو کا بیان: وضو کے ارکان: (۱) چہرہ دھونا، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی اس میں شامل ہے۔ (۲) دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کے سرے سے لے کر کہنٹیوں تک دھونا۔ (۳) دونوں کانوں سمیت پورے سر کا مسح کرنا۔ (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پیر دھونا۔ (۵) ان کاموں میں ترتیب کو برقرار رکھنا۔ (۶) اعضاء کو پے در پے دھونا۔

وضو کی سنتیں: (۱) مواک کرنا۔ (۲) ابتدائے وضو میں دونوں ہتھیلیوں کا دھونا۔ (۳) چہرہ دھونے سے قبل کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ (۴) روزہ دار کے علاوہ کے لیے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مہلنے سے کام لینا۔ (۵) داڑھی گھسنے کی صورت میں اس کا خلال کرنا۔ (۶) انگلیوں کا خلال کرنا۔ (۷) دائیں عضو کو بائیں سے پہلے دھونا۔ (۸) تمام اعضاء کو دو یا تین بار دھونا۔ (۹) ناک میں پانی دائیں ہاتھ سے ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے صاف کرنا۔ (۱۰) اعضاءے وضو کو مل مل کر دھونا۔ (۱۱) کامل طریقے پر وضو کرنا۔ (۱۲) وضو کے بعد وارد دعائیں پڑھنا۔

وضو کے واجبات: (۱) وضو کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھنا۔ (۲) رات کی نیند سے بیدار ہو تو پانی میں ہاتھ ڈالنے سے قبل انہیں تین بار دھونا۔

وضو میں مکروہ کام: (۱) ٹھنڈے یا گرم پانی سے وضو کرنا۔ (۲) ایک عضو کو تین بار سے زائد دھونا۔ (۳) اعضاء سے پانی بھارنا۔ (۴) آنکھ کے اندرونی حصے کا دھونا۔ البتہ وضو کے بعد اعضاء سے پانی صاف کرنا جائز ہے۔

تنبیہ: کلی کرنے میں ضروری ہے کہ پانی کو منہ کے اندر گھمائے، ناک میں ڈالنے اور بھجانے میں صرف ہاتھ سے پانی ڈالنا اور صاف کرنا کافی نہیں ہے بلکہ سانس کے ذریعے سے پانی کھینچنا یا باہر لانا ضروری ہے، بغیر اس طرح کیے صرف پانی ڈالنا یا بھجانا صحیح نہ ہوگا۔

وضو کا طریقہ: دل سے وضو کی نیت کرے، پھر بسم اللہ کہے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھونے، پھر کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے، پھر پورے چہرے کو دھونے (چہرے کی حد لمبائی میں عادتاً جہاں سے سر کے بال اگتے ہیں، وہاں سے لے کر ٹھوڑی تک اور عورتانی میں ایک کان سے لے کر دوسرے کان تک ہے)، پھر دونوں ہاتھوں کو بازوؤں اور گھٹنوں سمیت دھونے، پھر پیشانی سے لے کر گردی تک پورے سر کا اور کان کے اوپر ڈالے حصے کا مسح کرے، شہادت کی دونوں انگلیوں کو دونوں کانوں کے سوراخوں میں داخل کر کے اندرونی حصوں کا مسح کرنا چاہیے اور دونوں انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہری حصوں کا مسح کرے، پھر دونوں بیرونی انگوٹھوں تک دھونے۔

تنبیہ: داڑھی کے بال اگر ہلکے ہیں تو اس کے نیچے کا چہرہ دھونا ضروری ہے اور اگر داڑھی گھنی ہے تو صرف اس کا ظاہری حصہ دھویا جائے گا۔ داڑھی کا خلال کرنا حدیث سے ثابت ہے جس کا مقصد جلد تک پانی پہنچانا ہے۔

موزوں پر مسح: چہرے یا اس طرح کی کسی اور چیز سے بنے ہوئے قدم کے لباس کو خفت، یعنی موزہ کہتے ہیں اور اگر یہی اوٹن وغیرہ سے بنا ہے تو اسے جوب، یعنی جراب کہتے ہیں (جنہیں ہم نے موزے کا نام دیا ہے) ان دونوں قسم کے موزوں پر مسح کرنا صرف طہارت صغریٰ، یعنی وضو کی صورت میں جائز ہے۔

موزے پر مسح کے جواز کے لیے کچھ شرطیں ہیں: (۱) موزے کا طہارت کے بعد پہننے گئے ہوں (دوسرا پیر بھی دھونے کے بعد)۔ (۲) طہارت پانی سے حاصل کی گئی ہو۔ (۳) موزے پاؤں کے ان حصوں کو چھپاتے ہوں جن کا دھونا وضو میں فرض ہے۔ (۴) دونوں موزے جائز ہوں۔ (۵) دونوں موزے پاک چیز سے بنے ہوں۔

پگڑی پر مسح: کچھ شرطوں کے ساتھ پگڑی پر مسح جائز ہے: (۱) سیننے والا مرد ہو۔ (۲) سر کے اس حصے کو چھپائے ہوئے ہو جو عادتاً پگڑی سے چھپایا جاتا ہے۔ (۳) طہارت صغریٰ (وضو) کے لیے مسح کیا جا رہا ہو۔ (۴) طہارت پانی سے حاصل کی جا رہی ہو۔

خمار (اڈھنی) پر مسح: خمار پر مسح کچھ شرطوں کے ساتھ جائز ہے: (۱) اڈھنی عورت کے سر پر ہو۔ (۲) خمار کے نیچے سے لے کر باندھی گئی ہو۔ (۳) طہارت صغریٰ کے لیے مسح کیا جا رہا ہو۔ (۴) طہارت پانی سے حاصل کی جا رہی ہو۔ (۵) عادتاً چھپے رہنے والے سر کے حصے کو چھپائے ہو۔

مسح کی مدت: مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے، بشرطیکہ مسافت قصر کا سفر ہو۔

سح کی ابتدا: موزہ پہننے کے بعد جب حدث لاحق ہو تو پہلی بار سح کرنے سے لے کر دوسرے دن بعینہ اس وقت تک، یعنی مقیم کے لیے پچیس (۲۳) گھنٹے۔

فائدہ: جس شخص نے سفر میں سح کیا، پھر مقیم ہو گیا یا حالت اقامت میں سح کیا، پھر سفر شروع کر دیا یا ابتدائے سح کے بارے میں شک میں مبتلا ہو گیا تو وہ مقیم کی طرح سح کرے گا۔

جہیرہ (بھٹی) پر سح کرنا: جہیرہ سے مراد وہ لکیریاں ہیں جو ہڈی وغیرہ کے جوڑنے کے لیے باندھی جاتی ہیں، چنانچہ ان پر سح کرنا چند شرطوں کے ساتھ جائز ہے: (۱) ان کی ضرورت ہو۔ (۲) ضرورت کی جگہ سے زیادہ نہ ہوں۔ (۳) ان پر سح کرنے اور باقی اعضاء کے دھونے میں موالات (پے درپے کرنے) کو مد نظر رکھا جائے۔ اگر جہیرہ ضرورت کی جگہ سے آگے بڑھی ہوئی ہے تو اس کا زائل کرنا ضروری ہے اور اگر اس کا زائل کرنا باعث ضرر ہو تو اس زائد سے پر بھی سح کرنا جائز ہے۔

موزے پر سح کی مقدار: دونوں پاؤں کی انگلیوں سے لے کر پینڈی تک اکثر اوپر کا حصہ، دونوں ہاتھوں کی کھلی ہوئی انگلیوں سے سح کیا جائے گا۔

چند فائدے: * افضل یہ ہے کہ دونوں موزوں پر دائیں جانب کو مقدم کیے بغیر ایک ساتھ سح کیا جائے۔ * موزوں کے نچلے حصے یا چیمے کے حصے کا سح سنت نہیں ہے بلکہ اگر صرف انھی پر اکٹھا کیا گیا تو کافی نہ ہو گا۔ * چمڑے کے موزوں کا دھونا یا ایک سے زائد بار سح کرنا مکروہ ہے۔ * عام اور عام کے اکثر حصے کا سح ضروری ہے۔

نواقض وضو یعنی وضو کو توڑنے والی چیزیں: (۱) پیشاب اور پانانے کے راستے سے نکلنے والی چیز، خواہ وہ پاک ہو، جیسے ہوا اور منی یا ناپاک ہو، جیسے پیشاب، مذی اور پانانہ۔ (۲) نیند یا بے ہوشی کی وجہ سے عقل کا زائل ہو جانا، البتہ ہلکی نیند جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۳) قبل و ذہر کے علاوہ کسی اور راستے سے پیشاب اور پانانے کا نکلنا۔ (۴) پیشاب اور پانانے کے علاوہ کسی اور نجس چیز کا کثیر مقدار میں جسم سے نکلنا، جیسے زیادہ خون۔ (۵) اونٹ کا گوشت کھانا۔ (۶) ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونا۔ (۷) مرد کا عورت کو یا عورت کا مرد کو شہوت سے بلا حجاب چھونا۔ (۸) دین سے مرتد ہو جانا۔ بے لہنی طہارت کا یقین ہو اور اسے حدث (خروج ریح وغیرہ) کے بارے میں شک ہو جائے یا اس کے برعکس ہو تو اسے پایسے کہ اپنے یقین پر باقی رہے۔

غسل کا بیان: غسل کے اسباب (غسل کو واجب کرنے والی چیزیں): (۱) شہوت سے منی کا خروج یا نیند کی حالت میں شہوت سے یا بلا شہوت منی کا خروج (اختلا م ہونا)۔ (۲) مرد کے غلنے (عضو تناسل کی سپاری) کا عورت کی شرم گاہ میں داخل ہونا، خواہ انزال نہ ہو۔ (۳) کافر کا اسلام قبول کرنا، خواہ وہ مرتد ہو یا نہ ہو۔ (۴) حیض کا خون آنا۔ (۵) نفاس کا خون آنا۔ (۶) مسلمان کا وفات پانا۔

غسل کے فرائض: غسل کے لیے بطور فرض کے تو صرف اتنا کافی ہے کہ پورے بدن پر پانی بہایا جائے اور ناک و منہ میں پانی ڈالا جائے، البتہ غسل کامل نوچیزوں سے حاصل ہوتا ہے: (۱) نیت کرنا۔ (۲) بسم اللہ کہنا۔ (۳) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں ہاتھوں کو کلاہوں تک دھونا۔ (۴) شرم گاہ اور اس سے لگی گندگی کو صاف کرنا۔ (۵) وضو کرنا۔ (۶) اپنے سر پر تین لپ پانی بسانا۔ (۷) پورے بدن پر پانی بہانا۔ (۸) دونوں ہاتھوں سے بدن کو گونا۔ (۹) ہر عمل دائیں طرف سے شروع کرنا۔

بے حدث اصغر لاحق ہو، یعنی اس کا وضو ٹوٹ گیا ہو تو اس پر درج ذیل چیزیں حرام ہیں: (۱) قرآن مجید کا چھونا۔ (۲) نماز پڑھنا۔ (۳) طواف کرنا۔

اور بے حدث اکبر لاحق ہو، یعنی اس پر غسل واجب ہو تو اس پر مذکورہ چیزوں کے علاوہ درج ذیل چیزیں بھی حرام ہیں: (۴) قرآن پڑھنا۔ (۵) مسجد میں ٹھہرنا۔ حالت جنابت میں بغیر وضو کے سونا اور غسل میں فضول خرچی سے کام لینا مکروہ ہے۔

تیمم کا بیان: تیمم کی شرطیں: (۱) پانی کا حصول دشوار ہو۔ (۲) مٹی پاک اور مباح ہو، اس پر غبار ہو اور جلی ہوئی نہ ہو۔
تیمم کے ارکان: (۱) پورے چہرے کا سح کرنا۔ (۲) اس کے بعد کلاہوں تک دونوں ہاتھوں کا سح کرنا۔ (۳) ترتیب قائم رکھنا۔ (۴) موالات، یعنی پے درپے کرنے کا اہتمام رکھنا۔

تیمم کی سنتیں: (۱) طہارت کبریٰ، یعنی غسل کے لیے تیمم کر رہا ہے تو ترتیب و مموالات قائم رکھنا۔ (۲) آخری وقت تک مؤخر کرنا۔ (۳) وضو کے بعد پردھی جانے والی دعا پڑھنا۔ تیمم کے مکروہات: زمین پر بار بار ہاتھ مارنا۔

تیمم کا طریقہ: نیت کر کے بسم اللہ پڑھے اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر ایک بار مارے، اس کے بعد پہلے اپنے چہرے کا مسح کرے اس طرح کہ اپنی ہتھیلیوں کو چہرے اور داڑھی پر پھیرے، پھر دونوں ہتھیلیوں کا مسح کرے؛ دائیں ہتھیلی کی پشت کا بائیں ہتھیلی کے داخلی حصے اور بائیں ہتھیلی کی پشت کا دائیں ہتھیلی کے داخلی حصے سے مسح کرے

نجاست کا دور کرنا: نجاست کا دور کرنا: نجاست کی دو قسمیں ہیں: 1 عینی: جن کی تطہیر ممکن نہ ہو، جیسے خنزیر۔ اسے جتنا دھویا جائے پاک نہیں ہوگا۔ 2 حکمی: کسی ایسی جگہ، جو اصلاً پاک ہو، پر پڑنے والی نجاست، جیسے کپڑے اور زمین پر پڑنے والی نجاست۔

چیزیں	علم
حیوانات	نجس کتا، خنزیر اور ان دونوں سے پیدا ہونے والے جانور اور ہر وہ پرندہ اور چوپایہ جو خلقت میں مٹی سے بڑا ہو اور ان کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو: علم: اس قسم کے حیوانات ان کے تمام اجزاء پیشاب، پاخانہ، لعاب، پسینہ، منی، دودھ، سینٹ اور تھے وغیرہ نجس ہیں۔
ظاہر اور پاک	(1) انسان: علم: اس کے تمام فضلات، جیسے منی، پسینہ، لعاب، دودھ، بلغم، عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہیں، البتہ پیشاب یا پانہ، مذی، ودی اور خون ناپاک ہے۔ (2) جن جانوروں کا گوشت حلال ہے: ان کے تمام فضلات ظاہر میں، جیسے پیشاب، گوبر، منی، دودھ، پسینہ، لعاب، سینٹ، تھے، مذی اور ودی سب پاک ہیں۔ (3) جن جانوروں سے پختا مشکل ہو، جیسے کہ حمار، بلی، چوہا وغیرہ۔ علم: ان کا فقط پسینہ اور لعاب پاک ہے۔
مردار	انسان، مچھلی اور مذی کے سوا ہر جانور کے مردے ناپاک ہیں۔ اسی طرح وہ جاندار جن میں سینے والا خون نہیں ہوتا، جیسے مچھو، مکھی اور مچھران کے مردے بھی پاک ہیں۔
جامد چیزیں	زمین اور پتھر وغیرہ: علم: ہر قسم کے جامد، جیسے زمین اور پتھر پاک ہیں۔ اس سے قبل ذکر شدہ (ناپاک جانوروں کی) جامد چیزیں اس علم سے مستثنیٰ ہیں۔

چند فائدے: * خون، پیپ اور کچ لو (خون ملا پیپ) ناپاک ہیں اور اگر یہ چیزیں کسی پاک جانور کی ہیں تو نماز وغیرہ میں اس کی تھوڑی مقدار معاف ہے۔ * دو قسم کا خون پاک ہے، مچھلی کا خون، ذبح کیے ہوئے جانور کا وہ خون جو گوشت اور رگوں میں باقی رہ گیا ہو۔ * حلال جانور کا جو حصہ اس کی زندگی میں کاٹ لیا گیا، علاقہ (جا ہوا خون) اور مسنخہ (لو تھرا) سب ناپاک ہیں۔ * ناپاکی زائل کرنے کے لیے نیت شرط نہیں ہے، چنانچہ اگر بارش ہونے سے نجاست دور ہو گئی تو وہ پاکو جائے گی۔ * نجاست کو چھو لینے اور روندنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، صرف اتنا ضروری ہے کہ اسے زائل کر دیا جائے اور جسم اور کپڑے میں جہاں کہیں لگی ہو اسے صاف کر دیا جائے۔ * نجاست پاک ہو جائے گی، بشرطیکہ: (1) پاک پانی سے دھوئی جائے۔ (2) اگر چھوڑنا ممکن ہو تو دھونے والے پانی سے باہر چھوڑا جائے۔ (3) اگر دھونا میر نہ ہو تو کھرچ کر زائل کر دی جائے۔ (4) اگر کتے کی نجاست ہے تو سات بار پانی سے دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی یا صابن کا استعمال کیا جائے۔ **چند ضروری باتیں:** * زمین پر پردھی نجاست اگر سینے والی ہے، جیسے پیشاب وغیرہ تو اس پر اتنا پانی ہر دینا کافی ہے جس سے اس کا رنگ اور بولوبانی رہے اور اگر اس نجاست کا کوئی وجود ہے، جیسے پاخانہ وغیرہ تو اس کے وجود اور اثر دونوں کا زائل کرنا ضروری ہے۔ * اگر نجاست کا دور کرنا بغیر پانی کے ناممکن ہے تو اس کا پانی سے دھونا ضروری ہے۔ اگر نجاست کی جگہ بھول جائے تو اتنی دور تک دھونا واجب ہے کہ جائے نجاست کے صاف ہونے کا یقین ہو جائے۔ * اگر کسی نے نفل نماز پڑھنے کے لیے وضو کیا تو اس وضو سے فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔ * نیند سے بیدار ہونے کے بعد اور ہوا خارج ہونے سے استنجاکرنا واجب نہیں ہے کیونکہ "ہوا" پاک ہے، اس پر وضو اس وقت واجب ہے جب نماز وغیرہ کا ارادہ کرے۔

عورتوں کے احکام

عورتوں کے فطری خون (حیض اور استحاضہ) کے احکام

مسئلہ	حکم
عورت کو حیض آنے کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ عمر کیا ہے؟	کم از کم عمر نو سال ہے، اگر اس سے قبل اس کی شرم گاہ سے خون آئے تو وہ استحاضہ کا خون ہے، اور زیادہ عمر کی کوئی حد نہیں ہے۔
ایام حیض کی کم از کم مدت کیا ہے؟	ایک رات اور دن (بچھریں گھنٹے)، اگر اس سے کم وقت کے لیے خون آئے تو وہ استحاضہ کا خون ہے۔
ایام حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت	پندرہ دن ہے، اگر خون اس مدت سے تجاوز کر جائے تو وہ استحاضہ کا خون ہوگا۔
دو حیض کے درمیان مدت طہارت	تیرہ ایام ہیں، اگر یہ مدت پوری ہونے سے قبل ہی خون قاہر ہو جائے تو وہ خون استحاضہ ہوگا۔
حام عورتوں میں مدت حیض؟	چھ یا سات ایام۔
حام عورتوں میں مدت طہر؟	تینیس یا چوبیس دن۔
کیا دوران حمل جاری ہونے والا خون حیض ہوگا؟	حاملہ عورت سے جو خون، گدلا یا بی بیلا یا بی بیلا آتا ہے وہ استحاضہ ہوگا۔
مانضہ عورت کو کب معلوم ہوگا	اس بارے میں عورتیں دو قسم پر ہیں: (1) سفید مادہ دیکھنے پر، اگر وہ اس سے قبل اسے دیکھتی رہی ہے۔ (2) اور جو سفید مادہ نہیں دیکھتی تو خون، گدلا یا بی بیلا یا بی بیلا رکھنے اور سوکھ جانے سے اندازہ کرے گی۔
ایام طہر میں عورت کی شرم گاہ سے نکلنے والی رطوبت کا کیا حکم ہے؟	اگر وہ مادہ صاف اور لیس دار ہے تو وہ پاک ہے، اگر وہ خون، گدلا یا بی بیلا مادہ ہے تو وہ ناپاک ہے، ان تمام سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر یہ چیزیں برابر جاری رہیں تو وہ استحاضہ ہے۔
عورت کی شرم گاہ سے نکلنے والے گدے یا بی بیلا یا بی بیلا کا حکم؟	اگر وہ حیض سے متصل آگے یا پیچھے ہے تو اس کا شمار حیض میں ہے۔ اور اگر حیض سے منقطع ہے تو استحاضہ ہے۔
جس عورت کے ایام حیض ہر ماہ متعین ہیں	جب خون رک گیا اور عورت پاک ہو گئی تو اس پر پاک ہونے کا حکم لگے گا اگرچہ اتنے دن لیکن وہ مدت پوری ہونے سے قبل پاک ہو گئی اور بے نہیں ہوئے جتنے دن عادتاً اسے خون آیا کرتا تھا۔
حیض کا اپنے وقت متادے آگے یا پیچھے ہونا	جس خون میں حیض کے اوصاف موجود ہوں وہ حیض ہی ہوگا، وہ جس وقت بھی ہو بشرطیکہ دو خون کے درمیان تیرہ دن سے زیادہ (کم از کم مدت طہارت) کا فاصلہ ہو، ورنہ استحاضہ شمار ہوگا۔
حیض کا اپنے مقررہ مدے کم یا زیادہ ہونا	وہ حیض ہی ہے، بشرطیکہ حیض کی اکثر مدت سے تجاوز نہ کرے (جو کہ پندرہ ایام ہیں)۔
کسی عورت کا خون اگر ایک لمبی مدت تک جاری رہے، مثلاً: ایک ماہ یا اس سے بھی زیادہ	اس کی تین صورتیں ہیں: (1) اگر عورت ہر ماہ اپنے حیض کا وقت اور اس کے ایام کی تعداد کو جانتی ہے تو وہ اپنے وقت اور ایام کی تعداد کے مطابق ایام حیض شمار کرے گی، اس کا خون مستبذ ہو یا نہ ہو۔ (2) اگر کوئی عورت حیض کے وقت کو جانتی ہے لیکن ایام کی تعداد اسے معلوم نہیں تو وہ حیض کے ایام کی غالب تعداد چھ یا سات دن اپنے سابقہ اوقات کے مطابق حیض شمار کرے گی۔ (3) اپنے حیض کے ایام کو تو جانتی ہے لیکن ہر ماہ حیض آنے کے وقت کو نہیں جانتی تو وہ اپنے معلوم ایام کو ہر اسلامی مہینے کے شروع میں سمجھ کر گھنٹی پوری کرے۔

1 حیض: وہ طبعی خون جو بحالت صحت عورت کو آنے اور اس کا سبب بچے کی پیداوار نہ ہو۔

استحاضہ: وہ خون ہے جو رحم کے نچلے حصے میں موجود "عائل" نامی رگ سے کسی بیماری کی وجہ سے بنتا ہے۔ حیض اور استحاضہ میں مندرجہ ذیل فرق ہیں: حیض کا خون گہرا سرخی سیاہی مائل ہوتا ہے اور استحاضہ کا خون نکمیر کے خون جیسا بالکل سرخ ہوتا ہے۔ حیض کا خون گاڑھا ہوتا ہے، بسا اوقات اس کے ساتھ تباہ ہوا خون آتا ہے جبکہ استحاضہ کا خون زخم سے بننے والے خون کی طرح پتلا ہوتا ہے۔ حیض کا خون غالباً بدبودار ہوتا ہے اور استحاضہ کے خون کی بو عام خون کی سی ہوتی ہے۔ حیض کا حکم: مانضہ عورتوں پر وہ تمام امور حرام ہیں جو حدیث اکبر والے پر حرام ہیں، جیسے نماز، مسجد میں ٹھہرنا، تلاوت قرآن اور روزہ وغیرہ۔ اسی طرح مانضہ سے بنا، اور اسے طلاق دینا بھی حرام ہے۔

2 گدلا یا بی بیلا (کدرت): اس سے مراد وہ معمولی خون ہے جو عورت کی شرم گاہ سے نکلتا ہے، اس کا رنگ گہرا براؤن ہوتا ہے۔

بی بیلا یا بی بیلا (سفرت): اس سے مراد وہ خون ہے جس کا رنگ پیپلے رنگ کی طرف مائل ہوتا ہے۔

3 قصہ بیضاء (سفید رنگت والا پانی): یہ ایک سفید مادہ ہے جو حیض سے پانی کے بعد عورت کی شرم گاہ سے نکلتا ہے، یہ مادہ پاک ہے، البتہ اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عورتوں کے فطری خون (نفاس) کے احکام

مسئلہ	علم
اگر عورت بچے بننے اور خون نہ آئے؟	احکام نفاس لاگو نہ ہوں گے۔ اس پر غسل واجب ہو گا نہ اس کا روزہ ٹوٹے گا۔
جب زہلی کی علامت ظاہر ہوں تو ان کا علم؟	زہلی سے کچھ دیر پہلے جو خون و پانی تکلیف و درد کے ساتھ دکھائی دے اس کا علم نفاس کا نہیں ہے بلکہ وہ استحاضہ ہے۔
زہلی کے دوران میں نلکنے والے خون کا علم؟	یہ خون نفاس ہے اگر یہ بچہ باہر نہ آیا ہو یا بچے کا کچھ حصہ باہر آیا ہو، اس دوران میں عورت پر جس نماز کا وقت گزرے گا اس کی قضا واجب نہیں ہے۔
نفاس کے دنوں کا شمار کب سے ہونا چاہیے؟	جب بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے مکمل طور پر باہر آجائے۔
نفاس کی کم از کم مدت کتنی ہے؟	کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں ہے، چنانچہ اگر زہلی کے فوراً بعد خون بند ہو جائے تو عورت پر واجب ہے کہ غسل کر کے نماز پڑھے اور چالیس دن کا انتظار نہ کرے۔
نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟	چالیس دن ہے، چنانچہ اگر مدت اس سے بڑھ گئی تو اس کی پر واکئیے بغیر غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہو گا الا یہ کہ محل سے قبل حیض کا جو وقت تھا اس سے موافقت ہو تو یہ حیض کا خون شمار ہو گا۔
جو دو یا اس سے زیادہ بچے بننے تو اس کا علم؟	پہلے بچے کی ولادت سے نفاس کے ایام شمار کرے گی۔
ناقص الخلقیت بچے کی ولادت کے بعد خون آنے کا کیا علم ہے؟	اگر محل کی مدت 80 دن یا اس سے کم ہو تو یہ خون استحاضہ ہے اور اگر محل کی مدت 90 دن سے زیادہ ہے تو یہ خون نفاس کا ہے اور اگر 80 دن اور 90 دن کے بیچ کا مرحلہ ہے تو خلقت پر علم معلق ہو گا، یعنی اگر انسان کی خلقت ظاہر ہے تو نفاس کا علم ہوتا ہے اور اگر خلقت انسانی ظاہر نہیں ہے تو استحاضہ ہو گا۔
اگر زہیہ چالیس دن سے قبل یا ک ہو گئی، پھر چالیس دن پورے ہونے سے قبل خون واپس آ گیا تو ایسی زہیہ کا علم؟	نفاس کے چالیس دن کے اندر جب بھی عورت علامت ظہر دیکھے گی وہ ظہر ہی شمار ہو گا جس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھے گی، اگر چالیس دن کے دوران میں دوبارہ خون ظاہر ہو تو اس کا علم نفاس کا ہے یہاں تک کہ اس طرح مدت پوری ہو جائے۔

ضروری باتیں: * حیض و نفاس والی عورت پر ہر وہ کام حرام ہے، جو حدیث اکبر والے (جس پر غسل واجب ہو) پر حرام ہے۔ * استحاضہ والی عورت پر نماز پڑھنا واجب ہے لیکن ضروری ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے۔ * اگر کوئی عورت حیض و نفاس سے سورج ڈوبنے سے قبل پاک ہو تو اس دن کی ظہر اور عصر کی قضا اس پر واجب ہے اور اگر طلوع فجر سے قبل پاک ہو تو اس رات کی مغرب و عشاء کی قضا ضروری ہے۔ * جب کسی عورت پر نماز کا وقت آیا لیکن نماز پڑھنے سے قبل حیض و نفاس لاحق ہو تو اس نماز کی قضا اس پر ضروری نہیں ہے۔ * حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد جب عورت غسل کرے گی تو اس غسل میں اس کے لیے اپنے بالوں کا کھولنا ضروری ہے، البتہ غسل جنابت میں بالوں کا کھولنا ضروری نہیں ہے۔ * استحاضہ والی عورت سے ہم بستر ہونا مکروہ ہے، البتہ اگر شوہر ضرورت مند ہے تو جائز ہے۔ * استحاضہ والی عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ حیض سے غسل کر کے ہر نماز کے لیے وضو کرے، وہ ایسا استحاضہ کی بیماری ختم ہونے تک کرے۔ * عورت کے لیے جائز ہے کہ اعمال حج و عمرہ کے لیے یا رمضان کا روزہ پورا کرنے کے لیے وقتی طور پر حیض کو روکنے والی دوا استعمال کر لے اس شرط کے ساتھ کہ یہ دوا اس کے لیے باعث ضرر نہ ہو۔

اسلام میں عورت کے احکام

اللہ تعالیٰ کے یاں ایمان و عمل کے مطابق اجر و ثواب اور فضیلت میں عورت مرد کی طرح ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

«إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ» بلاشبہ عورتیں (عمومی احکام میں) مردوں کی مانند ہیں۔ (صحیح مسلم) عورت اپنے حق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کے خلاف آواز اٹھا سکتی ہے۔ کیونکہ دعویٰ احکام کے خطاب میں مرد و عورت برابر ہیں، سوائے ان مسائل کے جن میں شریعت خود فرق بیان کر دے اور یہ احکام مشرک احکام کے مقابلے میں بہت تھوڑے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت نے مرد و عورت کی خلقت کے اعتبار سے خصوصیات کو مد نظر رکھا ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾، کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا جبکہ وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے۔ (سورۃ العنکب، ۱۴) چنانچہ کچھ امور و ذمہ داریاں عورت کے ساتھ خاص ہیں اور کچھ مردوں کے ساتھ۔ ان کی ایک دوسرے کی خصوصیات میں دخل اندازی زندگی کا توازن بگاڑ دیتی ہے۔ بلکہ عورت کو گھر میں رہتے ہوئے مرد کے برابر اجر و ثواب کا حق دار ٹھہرایا گیا ہے۔ سیدہ اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ آپ اپنے صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں عورتوں کی ترجمان بن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ میں آپ پر قربان! میں جانتی ہوں کہ کائنات کی، مشرق و مغرب میں موجود، ہر عورت جس نے میرا آپ کی خدمت میں آنا سنا یا نہ سنا، اس کی رائے وہی ہوگی جو میری ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ مردوں اور عورتوں کی طرف حق دے کر مبعوث فرمایا تو ہم آپ پر اور آپ کے مقبوض پر ایمان لائے جس نے آپ کو رسول بنایا۔ ہم عورتیں پابند اور پردہ نشین ہیں، تمہارے گھروں میں بیٹھ رہنے والیاں، تمہاری خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ، تمہاری اولاد کو اٹھانے والیاں ہیں۔ اور تم اے مردوں کے گروہ، نماز، جمعہ، باجماعت نماز مریضوں کی تیمارداری، جنازوں میں حاضری، بار بار حج کے ساتھ ہم پر فضیلت لے جاتے ہو اور ان سب سے بڑھ کر جہاد کی فضیلت کو بھی صرف تم ہی سمجھتے ہو۔ جب کہ صورت حال یہ ہے کہ تم میں سے کوئی مرد حج، عمرے یا جہاد کے لیے جاتا ہے تو ہم تمہارے مال کی حفاظت کرتی ہیں، تمہارے لیے کپڑے سیتی ہیں تمہاری اولاد کی پرورش کرتی ہیں۔ اللہ کے رسول کیا ہم اجر و ثواب میں تمہارے ساتھ شریک نہیں؟ راوی کہتے ہیں: یہ سن کر نبی ﷺ اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور رخ انور ان کی جانب کر کے فرمایا: کیا تم نے اس عورت کی گفتگو سے اچھی گفتگو سمجھی سنی ہے جو اپنے اپنے دین کے مسائل دریافت کرنے میں کی ہے؟ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی عورت اتنی عمدہ گفتگو کر سکتی ہے۔ پھر نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے خاتون! جاؤ اور دیگر عورتوں کو بھی بتادو کہ تم میں سے کسی ایک کا اپنے شوہر سے حسن سلوک، اس کی خوشنودی کی طلب اور اس کی موافقت اور پیروی ان تمام مذکورہ اعمال کے برابر ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ عورت واپس گئی تو خوشی سے لالہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہہ رہی تھی۔ (سنن ابی نعیم) ایک روایت میں ہے کچھ عورتیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مرد جہاد کے ذریعے سے فضیلت لے گئے۔ ہمارے لیے کوئی عمل ایسا نہیں جس کے ساتھ ہم جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب حاصل کر سکیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا گھر میں کام مجاہدین کے عمل جہاد کے برابر ہے۔ (سنن ابی نعیم) بلکہ قریبی خاتون کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کے لیے بہت بڑے اجر کی بشارت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو قریبی عورتوں پر ثواب کی امید سے خرچ کیا یہاں تک کہ اللہ انھیں کافی ہو گیا یا وہ اس سے بے نیاز ہو گئیں تو وہ دونوں اس کے لیے جہنم سے رکاؤٹ ہوں گی۔ (سنن ابی نعیم)

عورتوں کے بعض احکام:

* کسی مرد کا اجنبی عورت کے ساتھ طہیجگی اختیار کرنا حرام ہے الایہ کہ اس عورت کا کوئی محرم رشتہ دار ساتھ ہو۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”کوئی مرد کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ طہیجگی بہرگز اختیار نہ کرے الایہ کہ اس کا کوئی محرم ساتھ ہو۔“ (ہی: ۵۳۱، مسلم)

* عورت کے لیے مسجد میں نماز ادا کرنا جائز ہے، البتہ اگر فتنے کا ڈر ہو تو مکروہ ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: جو کچھ عورتوں نے کرنا شروع کر دیا ہے اگر رسول اللہ ﷺ اس کا مشاہدہ فرما لیتے تو انہیں ضرور مسجدوں میں جانے سے روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ (ہی: ۵۳۱، مسلم) جس طرح مرد کی نماز مسجد میں کئی گنا زیادہ ثواب کا باعث ہے اسی طرح عورت کے لیے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ باعث اجر ہے۔ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جانتی ہو کہ تمہیں میرے ساتھ نماز پڑھنا محبوب ہے حالانکہ تیرا بند گھر میں نماز پڑھنا تیرے حجرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور حجرے میں نماز پڑھنا تیرے صحن والے گھر میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تیرا صحن والے گھر میں نماز پڑھنا قبیلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا تیرے لیے میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔“ (مسلم) اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھر ہیں۔“ (مسلم)

* عورت پر اس وقت تک حج و عمرہ فرض نہیں جب تک اس کے ساتھ جانے کے لیے کوئی محرم نہ ہو اور محرم کے بغیر اس کے لیے سفر بھی جائز نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”کوئی عورت محرم کے بغیر تین راتوں سے زیادہ سفر نہ کرے۔“ (ہی: ۵۳۱، مسلم)

* عورت کے لیے کھڑے سے قبرستان جانا اور جنازوں کے ساتھ نکلنا حرام ہے اس کی دلیل نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”اللہ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو کھڑے سے قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔“ (ہی: ۵۳۱، مسلم) سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن سختی نہیں کی گئی۔ (مسلم)

* عورت اپنے سر کے بالوں کو کسی بھی کلمہ کے ساتھ رنگ سکتی ہے، البتہ کالا رنگ کرنا مکروہ ہے خصوصاً جب اس سے منگنی کا پیغام دینے والے کو دھوکا دینا مقصود ہو۔

* عورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے وراثت میں جو حق رکھا ہے، وہ حق اسے دینا ضروری ہے اور روکنا حرام ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: ”جس نے وارث کی میراث روک لی اللہ تعالیٰ روز قیامت جنت سے اس کی میراث ختم کر دے گا۔“ (ابن ماجہ)

* خاوند پر بیوی کا خرچ لازم ہے اور اس سے مراد دستور کے مطابق کھانے پینے اور رہائش و لباس کی ہر وہ چیز ہے جس کے بغیر عورت کا گزارا نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قَدِرْ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيَسْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ﴾ ”چاہیے کہ آسائش والا اجنبی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس کی روزی پنی تلی ہو تو وہ اللہ کے دیے ہوئے میں سے (اجنبی) وسعت کے مطابق) خرچ کرے۔“ (الباق: 65) اگر کسی عورت کا شوہر نہیں ہے تو اس کے اخراجات پورے کرنا اس کے باپ، بھائی یا بیٹے کی ذمہ داری ہے۔ اگر اس کا کوئی قریبی نہ ہو تو دیگر لوگوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس کی ضروریات پوری کریں جیسا کہ حدیث نبوی ہے: ”بے شوہر عورتوں اور مکینوں کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے یا رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔“ (ہی: ۵۳۱، مسلم)

* عورت اپنے چھوٹے بچے کی پرورش کی اس وقت تک زیادہ حق دار ہے جب تک شادی نہیں کرتی۔ اس دوران بچے کے والد کی ذمہ داری ہے کہ جب تک بچے اس کی گود میں ہے اس کو خرچ دے۔

* عورت کو سلام میں پہل کرنا مستحب نہیں خصوصاً جب وہ جوان ہو یا کسی فتنے کا ڈر ہو۔

* عورت کے لیے ہر ہفتے زیر ناف بال اور بغلوں کے بال صاف کرنا مستحب ہے اسی طرح ہر ہفتے ناخن کاٹنا بھی مستحب ہے اور انھیں چالیں دن سے زیادہ ترک کرنا مکروہ ہے۔

* عورت (یا مرد) کے لیے چہرے کے بال نونچنا، اسی طرح ابرو کے بال اکھیرنا حرام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: **لَعَنَ اللَّهُ التَّامِصَةَ وَالْمَتَمِّصَةَ**، اللہ تعالیٰ لعنت کرے چہرے کے بال اکھیرنے اور اکھروانے والی پر۔ (بخاری و ابن ماجہ)

* سوگ منانا: شوہر کے علاوہ کسی اور میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا عورت کے لیے حرام ہے، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: **اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔** (مسلم) البتہ اپنے شوہر پر چار ماہ اور دس دن تک سوگ منانا واجب ہے۔ سوگ کی مدت میں عورت پر واجب ہے کہ ہر قسم کی نینت اور خوشبو سے پرہیز کرے، بیسے زعفران لگانا، زیور پہننا، خواہ ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو، نینت بھرے رنگین لال پیلے کپڑے استعمال کرنا، مندی اور میک اپ وغیرہ کے ذریعے سے حن سنوارنا، سرمہ اور خوشبودار تیل وغیرہ لگانا۔ البتہ ناخن کاٹنا، غیر ضروری بالوں کو زائل کرنا اور غسل کرنا جائز ہے۔ سوگ منانے والی عورت کے لیے کسی خاص رنگ کا کپڑا ضروری نہیں ہے، بیسے کالا رنگ۔ عورت حدیث کے ایام اسی گھر میں گزارے گی جس گھر میں شوہر کے انتقال کے وقت وہ موجود تھی، بلا ضرورت کسی اور گھر میں منتقل ہونا حرام ہے، دن کے علاوہ بلا کسی حاجت اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔

* عورت کے لیے کسی مجبوری کے بغیر سر کے بال منڈوانا حرام ہے اور بال چھوٹے کر جانے میں بشرطیکہ مردوں کے مشابہ نہ ہوں۔ حدیث نبوی ہے: **رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔** (ترمذی) اسی طرح کافر عورتوں کی مشابہت نہ ہو کیونکہ حدیث نبوی ہے: **جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انھی میں سے ہے۔** (ابوداؤد)

* عورت جب گھر سے نکلے تو اس پر فرض ہے کہ وہ ایسی چادر سے اپنا بدن ڈھانپ کر لے جس میں درج ذیل شرط پائی جائیں:

- (1) چادر پورے بدن کو ڈھانپنے والی ہو۔ (2) بذات خود نینت نہ ہو۔ (3) موٹی ہو، باریک نہ ہو کہ اس کے اندر سے نظر آئے۔
- (4) کھلی ہونٹنگ نہ ہو۔ (5) خوشبودار نہ ہو۔ (6) مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔ (7) کافر عورتوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔
- (8) شہرت کا لباس نہ ہو، یعنی نہ بہت زیادہ اعلیٰ نہ گھٹیا۔ اور ایسا لباس پہننا بھی حرام ہے جس میں کسی انسان یا حیوان کی تصویر ہو۔ اسی طرح تصویر والے پردے بنانا، نیز ایسے کپڑے کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

عورت کے دوسروں سے پردے کی تین قسمیں ہیں: (1) خاوند: عورت کو اپنے خاوند سے کسی چیز کا پردہ نہیں ہے۔

- (2) عورتیں اور محرم مرد: جو چیزیں عموماً ظاہر ہوں وہ انھیں دیکھ سکتے ہیں، مثلاً: چہرہ، بال، گردن، ہاتھ، کلائی اور قدم وغیرہ۔
- (3) غیر محرم مرد: غیر محرم مردوں کے لیے عورت کے جسم کا کوئی حصہ دیکھنا جائز نہیں، البتہ ضرورت کے تحت بیسے مہنگی یا علاج وغیرہ کے لیے جائز ہے کیونکہ عورت کا فتنہ اس کا چہرہ ہے۔ فاطمہ بنت میسر بنی انصاری کا قول ہے: ہم اپنے چہروں کو مردوں سے ڈھانپ لیتی تھیں۔ (صحیح ماہ) اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: قافلے ہمارے قریب سے گزرتے جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ سے

کے ساتھ احرام میں تھیں۔ چنانچہ جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم اپنی پادریں سر سے چہرے پر لٹکا لیتیں اور جب وہ آگے گزر جاتے تو ہم چہرہ نکال کر لیتیں۔ (سنن ابی داؤد)

✽ **عدت کے مسائل:** عدت کئی طرح کی ہوتی ہے: (1) **عالمہ کی عدت:** اس کی عدت طلاق و عدت و وفات و وضع حمل ہے۔ (2) **عدت و وفات:** جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور وہ حاملہ نہیں ہے تو اس کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے۔ (3) **جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت:** اس کی عدت طلاق تین حیض ہے۔ تیسرے حیض سے جب پاک ہو جائے گی تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ (4) **جس عورت کو حیض نہ آتا ہو:** اس کی عدت تین مہینے ہے۔

طلاق رجعی کی عدت گزارنے والی عورت پر اپنے شوہر کے میاں سکونت اختیار کرنا واجب ہے اور شوہر کے لیے بھی اس کے جسم کے ہر حصے کو دیکھنا جائز ہے اور عدت پوری ہونے تک خلوت بھی جائز ہے۔ اس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں میں اتفاق پیدا کر دے۔ رجوع، شوہر کے "میں نے رجوع کیا" کہنے سے یا ہم بستر ہونے سے ثابت ہو گا۔ رجوع کے بارے میں بیوی کی رضامندی ضروری نہیں ہے۔

✽ عورت از خود اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "جس عورت نے ولی اور سرپرست کی اجازت کے بغیر از خود نکاح تو اس کا نکاح باطل ہے۔" (سنن ابی داؤد)

✽ عورت پر حرام ہے کہ وہ اپنے بالوں کے ساتھ کسی دوسرے کے بال ملانے، یعنی جعلی بال لگانے یا اپنے جسم کو چھید کر اس میں کوئی رنگ بھرے۔ یہ دونوں کام کبیرہ گناہ ہیں کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "جعلی مال ملانے والی اور ملوانے والی، نیز جسم چھید کر رنگ بھرنے والی اور بھرانے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔" (بی. سی. مسلم)

✽ عورت کے لیے حرام ہے کہ بلا وجہ اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "جس عورت نے بغیر وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔" (سنن ابی داؤد)

✽ عورت پر واجب ہے کہ وہ نیکی کے کاموں میں اپنے خاوند کی اطاعت کرے، بالخصوص جب وہ اسے اپنے بستر پر بلائے تو اس کے حکم کی تعمیل کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے جس کی وجہ سے اس کا شوہر غصے میں رات گزارے تو اس پر اللہ کے فرشتے صبح تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔" (بی. سی. مسلم)

✽ عورت کے لیے خوشبو لگا کر باہر نکلنا حرام ہے جبکہ اسے یہ معلوم بھی ہو کہ راستے میں اپنی مرد ملیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "عورت جب خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ ایسی، یعنی زانیہ ہے۔" (سنن ابی داؤد)

نماز سے متعلق مسائل

اذان اور اقامت: مقیم ہونے کی صورت میں مردوں پر اذان و اقامت فرض کفایہ ہے، مسافر اور منفرد کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔ نماز کا وقت ہونے سے قبل دی گئی اذان کافی نہیں ہوگی، ہاں فحری پہلی اذان آدھی رات کے بعد جائز ہے۔

نماز کی شرطیں: (1) اسلام۔ (2) عقل۔ (3) تمیز۔ (4) بشرط استطاعت طہارت۔ (5) دخول وقت۔ ظہر کا وقت زوال سے لے کر ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جانے تک ہے، پھر عصر کا وقت (داخل ہوتا ہے) عصر کا وقت مختار ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہونے تک ہے، پھر غروب آفتاب تک وقت ضرورت ہے، اس کے بعد مغرب کا وقت ہے یہاں تک کہ افق کی سرخی زائل ہو جائے، پھر عشاء کا وقت ہے، مشاء کا وقت مختار آدھی رات تک ہے، اس کے بعد طلوع فجر تک وقت ضرورت رہتا ہے، پھر (طلوع فجر کے بعد سے) طلوع شمس تک فجر کا وقت ہے۔ (6) کسی کچرے وغیرہ سے ستر کا چھپانا۔ (7) بشرط استطاعت بدن، کچرے اور گلہ کی ناپاکی سے پرہیز کرنا ہے۔ (8) حسب استطاعت استقبال قبلہ۔ (9) نیت۔

نماز کے ارکان: یہ چودہ ہیں: (1) فرض نماز میں بشرط استطاعت قیام کرنا۔ (2) تکبیر تحریمہ کہنا۔ (3) سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (4) ہر رکعت کا رکوع کرنا۔ (5) رکوع سے اٹھنا۔ (6) رکوع کے بعد مکمل طور پر کھڑا ہونا۔ (7) سات جوڑوں پر سجدہ کرنا۔ (8) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ (9) آخری تشہد پڑھنا۔ (10) اس کے لیے بیٹھنا۔ (11) آخری تشہد میں نبی ﷺ پر درود بھیجنا۔ (12) پہلا سلام پھیرنا۔ (13) عملی رکعتوں میں الطمیان۔ (14) مذکورہ ارکان میں ترتیب۔

ان ارکان کے ادا کیے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی اور اگر ان میں سے کوئی رکن چھوٹ جائے، خواہ عمداً ہو یا سوا تو رکعت باطل ہو جائے گی۔

نماز کے واجبات: نماز کے واجبات کل آٹھ ہیں: (1) تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی تکبیرات۔ (2) امام اور منفرد کا «سبح اللہ لمن حمدہ» کہنا۔ (3) رکوع کے بعد «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» کہنا۔ (4) رکوع میں ایک بار «سبحان ربی العظیم» کہنا۔ (5) سجدے میں ایک بار «سبحان ربی الاعلیٰ» کہنا۔ (6) دونوں سجدوں کے درمیان «رَبِّ اغْفِرْ لِي» کہنا۔ (7) تشہد اول پڑھنا۔ (8) اس کے لیے بیٹھنا۔ ان میں سے اگر کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو اس کی نماز باطل ہوگی اور اگر بھول کر چھوٹ گیا تو اس کے لیے سجدہ سو کرے۔

نماز کی سنتیں: سنتیں دو قسم کی ہیں: (1) قولی سنتیں (2) فعلی سنتیں۔ کسی بھی سنت کے چھوڑنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

قولی سنتیں: دعائے استفتاح پڑھنا، اعوذ باللہ پڑھنا، بسم اللہ پڑھنا، آمین کہنا، جہری نماز میں جہری آمین کہنا۔ سورہ فاتحہ کے بعد بتنا بیس، ہو قرآن کا کوئی اور مقام پڑھنا، (جہری نمازوں میں) امام کا بلند آواز میں قراءت کرنا، (مقتدی کے لیے) جہراً قراءت منع ہے، اکتبتمنفرد کو اس کی اجازت ہے) «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ مِلءُ السَّمَوَاتِ وَمِلءُ الْأَرْضِ وَمِلءُ مَا...» آخر تک پڑھنا، رکوع و سجدہ میں ایک بار سے زائد تسبیح کہنا، (ایک بار سے زائد دونوں سجدوں کے درمیان) «رَبِّ اغْفِرْ لِي» کہنا، سلام پھیرنے سے قبل دعا کرنا۔

فعلی سنتیں: تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے، رکوع سے اٹھتے اور تشہد اول سے اٹھنے کے بعد رفع یمین کرنا، حالت قیام میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے کے نیچے رکھنا، سجدے کی جگہ نظر رکھنا، حالت قیام میں دونوں پیروں کے درمیان فاصلہ رکھنا،

1 العورة (ستر): اس سے مراد انسان کی دونوں شرمگاہیں ہیں نیز جسم کا وہ حصہ جسے ظاہر کرنے میں شرم محسوس ہو۔ مرد سات سال کا ہو جائے تو اس کی دونوں شرمگاہیں ستر میں اور دس سال کا ہو تو اس کے لیے ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ستر ہے۔ اور آزاد بالغہ عورت کے لیے پورا جسم چھپانا ضروری ہے سوائے چہرے کے، (نماز میں) اس کے لیے چہرہ ڈھانپنا مکروہ ہے، البتہ ایسی مرد ہوں تو پھر چہرہ ڈھانپنا بھی ضروری ہے۔ جب عورت نماز پڑھے یا طواف کرے اور اس کے جسم کا کوئی حصہ، مثلاً پنٹلی وغیرہ ظاہر ہو تو اس کی عبادت باطل ہو جائے گی۔ عورہ مغلظہ: اس سے مراد قبل اور دبر ہے اور انھیں نماز سے باہر بھی چھپانا فرض ہے اور بغیر ضرورت انھیں ظاہر کرنا مکروہ ہے خواہ انسان اندھے یا معلولت میں ہو۔

سجدہ کرتے وقت زمین پر پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر پیشانی اور ناک رکھنا، نیز اپنے دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو ہینڈلیوں سے دُور رکھنا، دونوں گھٹنوں کے درمیان فاصلہ رکھنا، اپنے دونوں پیرؤں کو ایک دوسرے سے الٹ کر کے اس طرح کھرا رکھنا کہ انگلیوں کا باطنی حصہ زمین پر ہو، دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر اور انگلیوں کو ملا کر کندھوں کے برابر رکھنا، دونوں گھٹنوں پر ہاتھوں سے سہارا لیتے ہوئے دونوں پاؤں پر کھڑے ہو جانا، دونوں سجدوں کے درمیان اور تشدہ اول میں بیٹھتے وقت اپنا (بایاں) پاؤں پچھا کر اس پر بیٹھنا، دوسرے تشدہ میں تَوَرُّک کرنا، دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر اپنی دونوں رانوں پر اس طرح رکھنا کہ ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوں، تشدہ اول میں بھی اسی طرح بیٹھنا الا یہ کہ دائیں ہاتھ کی پچھلی دو انگلیوں، یعنی چترنگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو سمیٹ کر انگوٹھا اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنا لینا اور شہادت کی انگلی سے ذکر و دعا کے وقت اللہ کی مُدائیت کی طرف اشارہ کرنا، سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں طرف متوجہ ہونا اور متوجہ ہونے میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا۔

سجدہ سو: نماز میں اگر جموں کر کسی، مشرُوح ذکر، کو کسی ایسی جگہ پر دے جہاں وہ مشرُوع نہیں ہے، جیسے سجدے میں قرآن مجید کی تلاوت کر دے تو اس حال میں سجدہ سو سنت ہے۔ اگر کوئی مسنون کام چھوٹ جائے تو سجدہ سو جائز ہے۔ اگر کوئی نمازی رکوع و سجدہ یا قیام و قعدہ زیادہ کر دے تو اس پر سجدہ سو واجب ہے، اسی طرح اگر نماز پوری کرنے سے قبل سلام پھیر دے یا قراءت وغیرہ میں کوئی ایسی غلطی کر جائے جس سے معنی بدل جاتے ہیں یا کوئی واجب چھوڑ دیا یا کسی عمل کے زیادہ ہونے میں شک پڑ گیا (تو ان تمام صورتوں میں سجدہ سو واجب ہے)۔ اگر سجدہ سو واجب تھا اور اسے جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔ (نمازی کو اختیار ہے) چاہے تو سجدہ سو سلام کے بعد کرے یا سلام سے پہلے۔ اگر نمازی سجدہ سو بھول گیا اور فاصلہ لمبا ہو گیا تو یہ سجدہ ساقط ہو گیا۔

نماز کا طریقہ: جب نماز کے لیے کھڑے ہوں تو قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہیں، امام کو اس تکبیر اور اس کے علاوہ دوسری تمام تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا چاہیے تاکہ پیچھے کے لوگ سن سکیں۔ امام کے علاوہ باقی لوگ تکبیروں کو آہستہ کہیں گے۔ تکبیر شروع کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل اٹھائیں، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ کر سینے سے نیچے رکھ لیں، اپنی نظر کو سجدے کی جگہ گاڑیں، پھر سنت سے ثابت شدہ کسی دعائے استفتاح کو پڑھیں، جیسے: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ» میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اے اللہ! تیری حمد کے ساتھ اور بہت بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے تیری شان اور نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا۔ (۱۱۰۰)

پھر اَعُوذُ بِاللَّهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھیں (یہ تمام چیزیں آہستہ آواز سے پڑھی جائیں) اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں، مستحب یہ ہے کہ مقتدی جہری نمازوں میں سورہ فاتحہ کو امام کے ناموں کے ناموں سے پڑھ لے، البتہ سری نمازوں میں مقتدی پر سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے، اس کے بعد قرآن سے جو کچھ میسر آئے پڑھیں، مستحب یہ ہے کہ صبح کی نماز میں طوال مفصل، مغرب میں قصار مفصل اور باقی نمازوں میں اوسط مفصل کی سورتیں پڑھیں۔

طوال مفصل سورتیں سورہ ق سے لے کر سورہ نب اتک، اوسط مفصل سورہ نب ا سے لے کر سورہ ضحیٰ تک اور قصار مفصل سورہ ضحیٰ سے لے کر سورہ ناس تک ہیں۔ صبح کی نماز اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں امام آواز سے قراءت کرے گا اور ان کے علاوہ (آخر کی دو رکعتوں اور باقی نمازوں) میں آہستہ قراءت کرے گا۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کریں، یہاں بھی تکبیر تحریمہ کی طرح رفع یدین کیا جائے، اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ لیں، اس طرح کہ انگلیاں کھلی رکھیں اپنی بیٹھ لہمی کریں اور سر کو بیٹھ کے برابر رکھیں، پھر تین بار «سبحان ربی العظیم» کہیں اس کے بعد «سمع اللہ لمن حمدہ» کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائیں، یہاں بھی تکبیر تحریمہ کی طرح رفع یدین کریں، پھر جب سیدھے کھڑے ہو جائیں تو کہیں «ربنا ولك الحمد حمداً كثيراً طیباً مبارکاً فیہ ملء السموات وملء الأرض وملء ما شئت من شیء بعد»

“اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے سبے ہر قسم کی تعریف اتنی کہ بھر جائے اس سے آسمان اور بھر جائے اس سے زمین اور بھر جائے ہر وہ چیز جسے تو چاہے اس کے بعد۔” (مسلم)

اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جائیں، سجدے میں اپنے بازوؤں کو پسلو سے اور پیٹ کو دوٹوں رانوں سے دُور رکھیں، اس طرح کہ دوٹوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہوں اور دوٹوں قدموں کے آخری حصے پر سجدہ کریں وہ اس طرح کہ پاؤں اور ہاتھ کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں، پھر سجدہ میں تین بار «سبحان ربی الاعلیٰ» پڑھیں، یہ بھی جائز ہے کہ حدیثوں میں وارد بعض دیگر اذکار کا اضافہ کریں یا جو دعا کرنا چاہیں کریں، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائیں اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دائیں پاؤں کو اس طرح کھرا کر لیں کہ اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو یا دوٹوں قدموں کو اس طرح کھرا کریں کہ ان کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور سرین پر بیٹھ جائیں اور دُوبار کہیں: «رَبِّ اغْفِرْ لِي» اے پروردگار! مجھے معاف کر دے۔ ” نیز آگے یہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي» اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان پورے کر دے، مجھے بلندی عطا فرما، مجھے رزق دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت دے۔” (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

اس کے بعد پہلے سجدے کی طرح دُوسرا سجدہ کریں، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائیں اور اپنے پاؤں پر سیدھے کھڑے ہو جائیں اور پہلی رکعت کی طرح دُوسری رکعت بھی پڑھیں، پھر جب دُور رکعت سے فارغ ہو جائیں تو (بائیں) پاؤں کو بچھا کر اس پر تشد کے لیے بیٹھ جائیں، اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھ لیں اور اپنے دائیں ہاتھ کی دوٹوں پچھلی انگلیوں کو سمیت ک درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے ملحق بنا لیں اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کریں، پھر پڑھیں: «الصَّلَاةُ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» تمام قلبی عبادات، بدنی عبادات اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں، سلام و آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔” (مسلم)

پھر چار رکعت اور تین رکعت والی نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور رفع یدین کریں، باقی نماز بھی اسی طرح پڑھیں لیکن آخری رکعتوں میں قراءت جہراً نہیں کی جائے گی اور صرف سورہ فاتحہ پر اکتفا کیا جائے گا، پھر تَوَكُّر کرتے ہوئے آخری تشد کے لیے بیٹھ جائیں (تَوَكُّر اس طرح ہے کہ) بائیں پاؤں کو بچھا کر دائیں طرف نکال لیں اور دائیں پاؤں کو کھرا کر کے (بائیں) سرین کو زمین پر رکھ دیں (تَوَكُّر، دُوتشہد والی نمازوں کے دُوسرے تشد میں مشروع ہے) پھر تشد اول (التحیات للہ... پڑھ کر) پڑھیں: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ» اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور

آل محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے رحمتیں نازل کیں ابراہیم (ﷺ) پر اور ابراہیم (ﷺ) کی آل پر، بے شک تو تعریف کے قابل ہے بزرگی والا، اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے برکتیں نازل کیں ابراہیم (ﷺ) پر اور آل ابراہیم (ﷺ) پر، بے شک تو تعریف کے قابل ہے بزرگی والا۔” (مسلم)

سنت یہ ہے کہ اس کے بعد یہ دعا پڑھی جائے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ» اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں عذاب جسم سے، اور عذاب قبر سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔” (مسلم)

اس کے علاوہ حدیثوں میں دیگر وارد دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں، پھر دُوسرا سلام پھیریں، پنانچہ السلام علیکم ورحمة اللہ کہتے

ہونے دائیں طرف متوجہ ہوں، پھر بائیں طرف متوجہ ہوں، اسکے بعد احادیث میں وارد دعائیں پڑھنا مسنون ہے۔^۱

مریض کی نماز: اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مرض میں اضافے کا سبب بنے یا مریض کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اگر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چت لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر رکوع و سجدہ کرنے سے عاجز ہو تو اشارے سے نماز پڑھے، مریض کی جو نمازیں چھوٹ گئی ہوں ان کی قضا واجب ہے اگر ہر نماز کو اس کے وقت پڑھنا مشکل ہو تو چاہیے کہ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو کسی ایک کے وقت میں جمع کر کے پڑھے۔

مسافر کی نماز: اگر سفر کی مسافت 80 کلومیٹر سے زیادہ ہو اور سفر کسی جائز مقصد کے لیے ہو تو چار رکعت واپلی نماز کو دو رکعت، یعنی قصر کر کے پڑھنا چاہیے۔ اگر مسافر سفر کے دوران میں کسی جگہ چار دن سے زیادہ ٹھہرنا چاہے، یعنی 20 نمازوں کی تعداد تو پھینچنے کے بعد ہی سے نمازیں پوری پڑھے گا اور قصر نہیں کرے گا۔ اگر مسافر مقیم کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا ہے یا حالت حضر کی کوئی نماز بھول گیا اور سفر میں یاد آئے یا اس کے برعکس ہو تو ان تمام حالتوں میں نماز پوری پڑھے گا۔ مسافر کے لیے پوری نماز پڑھنا جائز اور قصر کرنا افضل ہے۔

جمعہ کی نماز: جمعہ کی نماز ظہر سے افضل ہے، یہ ایک مستقل نماز ہے۔ ایسا نہیں کہ یہ ظہر ہی کی نماز ہے جسے قصر کر کے پڑھا گیا ہے، اسے نہ تو چار رکعت پڑھنا جائز ہو گا اور نہ ظہر کی نیت سے منعقد ہوگی اور نہ اسے عصر کے ساتھ کسی بھی صورت میں جمع کیا جا سکتا ہے اگرچہ وہاں جمع کے اسباب پائے جائیں۔

وتر کی نماز: وتر کی نماز سنت ہے، اس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ وتر کی کم از کم مقدار ایک رکعت اور زیاد سے زیادہ گیارہ رکعت ہے۔ افضل یہ ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ کمال کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ یہ دو سلام کے ساتھ تین رکعت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ دوسری میں سورۃ کافرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر قنوت کرنا مستحب ہے۔ اسی طرح منفرد ہو یا جماعت کے ساتھ دعا باآواز بلند پڑھنا مستحب ہے۔

۱. وہ یہ ہیں: تین بار استغفر اللہ کہہ کر یہ ذکر پڑھیں: اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام "اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے تو بہت بابرکت ہے اے صاحب جلال و اکرام۔" (صحیح مسلم) لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير، لا حول ولا قوة إلا بالله، لا إله إلا الله ولا نعبد إلا إياه له النعمة وله الفضل وله العناء الحسن، لا إله إلا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون۔ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی ہی کے لیے سب تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ نہیں ہے (برائی سے) بچنے کی بہت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ اور نہیں ہم عبادت کرتے مگر صرف اسی کی، اسی کی طرف سے انعام ہے اور اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے بہترین ثواب ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، خاص کرنے والے میں (ہم) اسی کے لیے بندگی کو خواہ ناگوار سمجھیں (اسے) کافر۔" (صحیح مسلم) اللهم لا مانع لما أعطيت، ولا معطي لما منعت، ولا ينفع ذا الجند منك الجند "اے اللہ! نہیں ہے کوئی روکنے والا اس چیز کو جو تو عطا کرے اور نہیں کوئی دینے والا جس چیز کو تو روک لے اور نہیں فائدہ دے سکتی کسی صاحب حیثیت کو تیرے ہاں اس کی حیثیت۔" (صحیح مسلم) مغرب اور فجر کی نماز کے بعد مذکورہ دعاؤں کے ساتھ دس بار یہ پڑھیں: لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير "اللہ سب سے بڑا ہے۔" اور سو پورا کرنے کے لیے ایک بار لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔"

اس کے بعد آیت الکرسی پڑھے، (اسنن ابی نعیم) پھر (قل هو الله أحد) (قل أعوذ برب الفلق) اور (قل أعوذ برب الناس) پڑھیں (ابوداؤد) البیتہ فجر اور مغرب کے بعد سورۃ اخلاص اور مؤذنین کو تین تین بار پڑھیں۔ (ابوداؤد)

جنازے کی نماز: مسلمان میت کو غسل دینا، کھن پھنانا، اس کی نماز جنازہ پڑھنا، جنازے کو اٹھانا اور اسے دفن کرنا فرض کفایہ ہے، البتہ جنگ کے شہید کو نہ تو غسل دیا جائے گا اور نہ کھنایا جائے گا بلکہ وہ جس حال میں شہید ہوا ہے اسی حال میں دفن کر دیا جائے گا۔ شہید کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے (واجب نہیں ہے)۔ مرد کو تین سفید کپڑوں میں اور عورت کو پانچ کپڑوں میں کھنایا جائے۔ وہ کپڑے یہ ہیں: ازار، تار (اڑھنی یا رومال) قمیص اور دو پادریں۔ امام یا اکیلے نماز جنازہ پڑھنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ مرد کے سینے اور عورت کی ناف کے مقابل کھڑا ہو۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کھی جائیں اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے، پہلی تکبیر کہہ کر آہستہ آہستہ اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورہ فاتحہ پڑھیں، پھر دوسری تکبیر کہہ کر درود شریف پڑھیں، پھر تیسری تکبیر کہہ کر میت کے لیے دعا کریں اور چوتھی تکبیر کہہ کر قدرے خاموش رہ کر سلام پھیر دیں۔

ایک بالشت سے اوپر قبر کا بلند کرنا، اسے بچھتے بنانا، اسے بوسہ دینا، اس پر خوشبو سلگانا، اس پر کچھ لکھنا اور اس پر بیٹھنا یا چلنا حرام ہے، اسی طرح اس پر جنازہ جلانا، اس کا طواف کرنا، اس پر مسجد تعمیر کرنا اور مسجد میں دفن کرنا بھی حرام ہے بلکہ قبروں پر جو قبے وغیرہ بنے ہوں انھیں ڈھا دینا واجب ہے۔

✽ تعزیت کے لیے کوئی خاص الفاظ متعین نہیں ہیں، البتہ تعزیت کرنے والا ان الفاظ میں تعزیتی کلمات کہہ سکتا ہے: **«أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاكَ وَغَفَرَ لِمَيْتِكَ»** بڑھائے اللہ تعالیٰ تیرا اجر اور اچھے طریقے سے دے، تمہیں تسلی دے اور تمہارے فوت شدہ کو معاف کرے۔

✽ اگر کسی کافر کی وفات پر کسی مسلمان سے تعزیت کرنی ہے تو **«أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاكَ»** کہنے پر اکتفا کرے (وغفر لِمَيْتِكَ جملہ نہیں کہا جائے گا) کسی کافر سے تعزیت کرنا حرام ہے، خواہ کسی مسلمان ہی کے بارے میں ہو۔

✽ اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو کہ اس کے اہل خانہ اس کی وفات پر نوحہ و ماتم کریں گے تو اس پر واجب ہے کہ انہیں اس سے باز رہنے کی وصیت کر دے ورنہ ان کے نوحہ کرنے پر اسے عذاب ہوگا۔

✽ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ماتم پر سی (تعزیت) کے لیے بیٹھنا جائز نہیں ہے، یعنی اہل میت کا کسی ایک گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ماتم پر سی کے لیے وہاں آئیں بلکہ چاہیے کہ ہر شخص، خواہ مرد ہو یا عورت اپنے اپنے کام میں مشغول ہو جائے۔

✽ میت کے اہل خانہ کے لیے کھانا تیار کرنا سنت ہے، البتہ ان کے کھانے میں سے کھانا یا وہاں اکٹھے ہونے والے لوگوں کے لیے کھانا تیار کرنا مکروہ ہے۔

✽ بغیر رخت سفر باندھے مسلمان کی قبر کی زیارت کو جانا مسنون ہے، کافروں کی قبر کی زیارت بھی جائز ہے اور کافر کو کسی مسلمان کی قبر کی زیارت سے روکا نہیں جائے گا۔

✽ قبرستان میں داخل ہونے والے کے لیے یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: **السلام علیکم دار قوم مؤمنین** (یا یہ الفاظ کہے) **أهل الديار من المؤمنین۔ وانا ان شاء الله بکم لللاحقون، یرحم الله المستقدمین منا والمستأخرین، فسأل الله لنا ولکم العافیة، اللهم لا تحرمنا اجرهم، ولا تفتننا بعدہم، واغفر لنا ولہم** سلام ہو تم پر ان گھروں (قبروں) کے مؤمن مکینو اور بلاشبہ ہم بھی، اگر چاہا اللہ نے، تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ اور رحم فرمائے اللہ پہلے جانے والوں پر ہم میں سے اور بعد میں جانے والوں پر۔ ہم سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا۔ اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور ان کے نفع میں نہ ڈال دینا، ہمیں بھی اور ان کو بھی بخش دے۔ (مسلم)

عمیرن کی نماز: عید کی نماز فرض کفایہ ہے، اس کا وقت پاشت کی نماز کا وقت ہے (سورج کے ایک نیزہ اوپر آنے سے لے کر زوال سے ذرا پہلے تک) اگر عید کا علم زوال کے بعد ہو تو دوسرے دن اس کی قضا ادا کی جائے گی، دو خطبوں کے علاوہ نماز

یکدیگر شریعتیں تمام تر وہی ہیں جو نماز جمعہ کی ہیں۔ عید گاہ میں نماز عید سے پہلے اور بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

نماز عید کا طریقہ: عید کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد اور **أَعُوذُ بِاللّٰهِ** سے قبل چھ تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے، پھر اعمو باللہ پڑھی جائے، پھر سورہ فاتحہ کو باآواز بلند پڑھا جائے، پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ پڑھی جائے گی، پھر سلام جیرنے کے بعد امام جمعہ کی طرح دو خطبے دے گا اور خطبوں کے دوران میں کثرت سے تکبیر کہے گا، یہ بھی صحیح ہے کہ عید کی نماز امام نفل نماز کی طرح پڑھی جائے کیونکہ زائد تکبیریں اور ان کے درمیان ذکر سنت ہے (واجب نہیں ہے۔)

کسوف (گرہن) کی نماز: سورج یا چاند گرہن کی نماز سنت ہے۔ اس کا وقت سورج یا چاند گرہن شروع ہونے سے لے کر اس کے ختم ہونے تک ہے۔ اگر اس نماز کا سبب (گرہن) ختم ہو جائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔ یہ نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں بھرا فاتحہ اور کوئی لمبی سورت پڑھی جائے، پھر المبارکوع کیا جائے، پھر **سَمِعَ اللّٰهُ لَمَنَ حَمَدَهُ** کہتے ہوئے (رکوع سے) سر اٹھایا جائے لیکن سجدہ نہ کرے بلکہ پھر سورہ فاتحہ اور کوئی لمبی سورت پڑھے، اس کے بعد المبارکوع کرے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور اس کے بعد دو لمبے سجدے کرے، پھر پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی پڑھے اور آخر میں تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اگر مقتدی پہلے رکوع کے بعد نماز میں شامل ہوتا ہے تو اس نے پہلی رکعت نہیں پائی (اس لیے اس کی قضا ادا کرے۔)

استسقا کی نماز: جب زمین خشک ہو جائے اور بارش کی کمی ہو تو یہ نماز پڑھنی مسنون ہے، اس کا وقت، طریقہ اور اس کے حکام نماز عید کے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ امام نماز استسقا کے بعد صرف ایک خطبہ دے گا۔ نماز کے آخر میں (فارغ ہونے کے بعد) پادرو کا پلٹنا مسنون ہے جس کا مقصد یہ نیک فال لینا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حالات بدل دے۔

نفل نماز: نبی ﷺ کے بارے میں یہ ثابت ہے کہ آپ روزانہ بارہ رکعت سنن راتبہ (ان سنتوں کو کہتے ہیں جو فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں ہیں) پڑھتے تھے۔ دو رکعت فجر سے پہلے، چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد۔ ان کے علاوہ بھی متعدد نفل نمازیں آپ ﷺ سے ثابت ہیں۔

ممنوعہ اوقات: جن اوقات میں نماز پڑھنے سے مطلقاً روکا گیا ہے ان اوقات میں نفل نماز پڑھنا بھی حرام ہے اور وہ اوقات یہ ہیں: (1) طلوع فجر سے آفتاب کے نیزہ برابر بلند ہونے تک۔ (2) وسط آسمان میں قیام آفتاب کے وقت حتیٰ کہ وہ چل جائے۔ (3) نماز عصر کے بعد غروب شمس تک۔ البتہ ان اوقات میں سببی نمازیں (وہ نمازیں جو کسی سبب سے مشروع ہیں) پڑھنا صحیح ہے، جیسے تحیۃ المسجد، طواف کی دو رکعتیں، فجر کی سنتیں (جو فرض سے پہلے پڑھنے سے رہ گئی ہوں) نماز جنازہ، تحیۃ الوضو، سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر وغیرہ۔

*** مسجدوں سے متعلقہ احکام:** جب حاجت مسجد بنانا ضروری ہے، مسجد اللہ کے نزدیک سب سے محبوب جگہ ہے، مسجدوں میں گانا بجانا، تالی بجانا، موسیقی، حرام شعر پڑھنا، مرد و عورت کا احتلاط، ہم بستری اور خرید و فروخت حرام ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھے تو کہے: "اللہ تیری تجارت میں فائدہ نہ دے۔" اسی طرح مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا بھی حرام ہے اور اگر کسی کو ایسا کرتے سن لے تو یہ کہنا سنت ہے: "اللہ اس چیز کو تمہیں واپس نہ دے۔" مسجدوں میں ایسے بچوں کو تعلیم دینا جائز ہے جن سے کوئی ضرر نہیں ہے۔ اسی طرح عقد نکاح کرنا، فیصلہ کرنا، جائز اشعار پڑھنا، اعتکاف کرنے والوں اور دوسروں کو سونا، مہمان اور مریض وغیرہ کا رات گزارنا، قبیلہ کرنا جائز ہے۔ سنت یہ ہے کہ مسجدوں کو شور شرابے، لڑائی جھگڑے، گ ب شب اور ناپسندیدہ آوازیں بلند کرنے اور ان میں بلاؤ پر راستہ بنانے سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی طرح مسجدوں میں بے فائدہ دنیاوی گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ مسجد کی قالین، صدفوں، پڑاغ اور کھلی وغیرہ کو شادی و تعزیت کی تقریبوں کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

زکاة کے مسائل

وہ چیزیں جن میں زکاة واجب ہے: زکاة چار قسم کے مال میں واجب ہے: (۱) پرنے والے چوپائے۔ (۲) زمینی پیداوار (۳) اٹمان (سونا چاندی)۔ (۴) تجارتی مال۔

وہوب کی شرطیں: وہوب زکاة کے لیے پانچ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے، وہ یہ ہیں: (۱) اسلام، (۲) آزادی (۳) نصاب کو پہنچنا، (۴) ملکیت کا کامل ہونا، (۵) زمینی پیداوار کے علاوہ باقی چیزوں پر سال گزرنا۔

چوپالیوں کی زکاة: ایسے چوپائے تین قسم کے ہیں، یعنی اؤٹ، گائے اور بکری۔ ان میں وہوب زکاة کے لیے دو شرطیں ہیں: (۱) یہ جانور پورا سال یا اس کا اکثر حصہ ہر گاہ میں پرنے والے ہوں۔ (۲) دودھ اور افزائش نسل کے لیے ہوں، ذاتی کام کے لیے نہ ہوں، البتہ اگر تجارت کے لیے ہیں تو ان کی زکاة مال تجارت کی زکاة ہوگی۔

اؤٹ کی زکاة: اس طرح ہے:

تعداد	۱-۲	۵-۹	۱۰-۱۲	۱۵-۱۹	۲۰-۲۲	۲۵-۳۵	۳۱-۳۵	۶۱-۶۵	۶۶-۹۰	۹۱-۱۲۰
مقدار زکاة ہے	زکاة نہیں	ایک بکری	دو بکریاں	تین بکریاں	چار بکریاں	ایک بنت	ایک بنت	ایک بنت	ایک بنت	دو بنت
						لبون	لبون	لبون	لبون	دو بنت

اگر تعداد ۱۲۰ سے بڑھ جائے تو ہر پچاس پر ایک ہتھ اور ہر پالیس پر ایک بنت لبون۔

بنت محتض: ایک سال کی بچی کو، بنت لبون: دو سال کی بچی کو، ہتھ: تین سالہ بچی کو اور بنتھ: چار سالہ اؤٹنی کو کہتے ہیں۔

بکری کی زکاة: اس طرح ہے:

گائے کی زکاة: اس طرح ہے:

تعداد	۱-۳۹	۴۰-۱۲۰	۱۲۰-۲۰۰	۲۰۱-۳۹۹
مقدار زکاة	اس میں زکاة نہیں	ایک بکری	دو بکریاں	تین بکریاں

چھ اگر عدد چار سو کو پہنچ جائے تو ہر سو میں ایک بکری۔ بکری کی زکاة مینڈ (جو بھٹی کے لیے ہو) نہ لیا جائے گا، نہ بوزھا، نہ اندھا اور نہ وہ بکری جو اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہو، اسی طرح نہ تو مالہ بکری، نہ بہت اچھی تندرست بکری اور نہ اچھی قیمت والی بکری لی جائے گی۔

(بکری: ہنڈۃ النساء: بحیثہ کا چھ ماہ کا بچہ، بکری کاشن: ایک سالہ بچہ)

تعداد	۱-۲۹	۳۰-۳۹	۴۰-۵۹
مقدار زکاة	اس میں کوئی زکاة نہیں	ایک تمبیج یا ایک من یا	ایک من یا
		تیمبیج	من

جب عدد ساٹھ کو پہنچ جائے تو ہر تیس پر ایک تمبیج اور ہر پالیس پر ایک من ہے۔

(تمبیج یا تیمبیج: ایک سالہ بچہ۔ من یا منہ: دو سالہ بچہ)

زمینی پیداوار کی زکاة: بیج اور پھل کی ہر اس پیداوار میں زکاة واجب ہے جس میں تین شرطیں موجود ہوں: (۱) پیداوار بطور ذخیرہ رکھی جاتی اور ناپی جانے والی ہو، جیسے دانوں میں جو، گیہوں اور پھلوں میں انگور اور کھجور، البتہ جو غلہ یا پھل کے طور پر رکھا جاتا ہو اور نہ ناپا جاتا ہو، جیسے ساگ سبزی وغیرہ تو اس میں زکاة نہیں ہے۔ (۲) نصاب کو پہنچنا، یہ نصاب ۶۵۳ کلوگرام یا اس سے زیادہ ہے۔ (۳) غلہ اور پھل وہوب زکاة کے وقت ملکیت میں ہو، پھلوں اور میوؤں میں وہوب زکاة کا وقت یہ ہے کہ پھل سرخ ہو جائے یا اس میں ہیلپن آجائے اور کھیتی (دانوں) میں وہوب زکاة کا وقت دانوں کا سخت ہو جانا اور سوکھ جانا ہے۔

عشر کی مقدار: جس کھیت اور باغ کی سینٹائی میں کوئی مشقت درپیش نہ ہو، یعنی بارش کے پانی یا نہروں سے اس کی سینٹائی کی جاتی ہو تو اس میں عشر واجب ہے، یعنی ۱۰٪ اور جس کی سینٹائی میں مشقت و لاگت آتی ہو، جیسے کنویں وغیرہ کے پانی سے سینٹائی کرنا پڑتی ہو تو اس میں نصف عشر، یعنی ۵٪ ہے، البتہ جس کی سینٹائی کچھ دن تو بغیر مشقت کے اور کچھ دن مشقت و لاگت سے ہو تو اکثریت کا اعتبار ہو گا اور ایام مشقت اور عدم مشقت کا حساب لگایا جائے گا۔

اٹمان کی زکاة: اٹمان دو ہیں: (۱) سونا: جب تک ۸۵ گرام کو نہ پہنچے اس پر زکاة نہیں ہے۔

(پاندی: جب تک ۵۹۵ گرام کو نہ پہنچے اس پر زکاۃ نہیں ہے۔ نقدی اور کاغذ کے نوٹوں پر اس وقت تک زکاۃ نہیں ہے جب تک کہ اس کی قیمت سونے یا پاندی میں سے جس کا نصاب کم ہو اس کی مقدار کو نہ پہنچ جائے۔

اثمان (سونے، پاندی اور نقدی) کی زکاۃ کی مقدار چوتھائی عشر، یعنی (۵-۲٪) ڈھائی فیصد ہے۔

استعمال کے لیے رکھے گئے جائز زیور میں زکاۃ نہیں ہے، البتہ جو زیور کرائے پر دینے یا ذخیرہ کرنے کے لیے ہو اس پر زکاۃ ہے۔ سونے اور پاندی کا جو زیور حادثاً استعمال میں آتا ہے وہ عورتوں کے لیے حلال ہے۔ پاندی کی معمولی مقدار برتن وغیرہ میں (اصلاح کی غرض سے) لگانا جائز ہے، مردوں کے لیے پاندی کی تھوڑی مقدار، جیسے انگوٹھی اور چشمے کے فریم وغیرہ بھی جائز ہے، البتہ سونے کا معمولی سا حصہ بھی برتن وغیرہ میں لگانا جائز نہیں ہے۔ ہاں، مردوں کے لیے اس کی تھوڑی سی مقدار جو کسی چیز کے تابع ہو، جیسے کپڑے کے بن اور دانت کا بندن کا جائز ہے بشرطیکہ اس میں عورتوں کی مشابہت نہ ہو۔

اگر کسی کے پاس ایسا مال ہے جو گھٹنا بردھتا ہے اور ہر مبلغ کی زکاۃ اس کے سال پورا ہونے پر علیحدہ نکالنا مشکل ہے تو سال میں ایک دن متعین کر کے اس کی زکاۃ دے دینی چاہیے، چنانچہ اس متعین دن میں حساب لگا لے کہ اس کے پاس کتنا مال ہے، پھر اس میں سے ڈھائی فیصد (۵-۲٪) نکال دے، خواہ اس میں وہ مال بھی شامل ہو جس پر سال پورا نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب تنخواہ ہے یا اس کے پاس کوئی گھریا زمین ہے جس کا کرایہ وصول ہوتا ہے اگر اس میں سے کچھ جمع کر کے نہیں رکھتا تو اس پر زکاۃ نہیں ہے اگرچہ وہ زیادہ ہی ہو۔ اور اگر اس میں سے کچھ جمع کر کے رکھتا ہے اور اس پر سال گزر جاتا ہے تو اس کی زکاۃ ادا کرنا ضروری ہے، پھر اگر سال میں بار بار زکاۃ نکالنا مشکل ہے تو زکاۃ دینے کے لیے ایک دن متعین کر لے جیسا کہ اس سے قبل ذکر ہوا۔

قرض کی زکاۃ: اگر کسی کا قرض مال دار پر یا کسی ایسے شخص پر ہے جس کے پاس اتنا مال ہے کہ قرض ادا کیا جاسکتا ہے تو قرض، خواہ جب قرض واپس لے گا تو بتنے سال گزر چکے ہیں ان سب کی زکاۃ دے گا، خواہ گزرے سال کم ہوں یا زیادہ اور اگر قرض کا واپس لینا مشکل ہو جیسے کہ کسی فقیر پر قرض ہے تو اس پر زکاۃ نہیں ہے کیونکہ وہ اس مال میں تصرف کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

سامان تجارت کی زکاۃ: سامان تجارت میں وجوب زکاۃ کے لیے چار شرطیں ضروری ہیں: (۱) مال اس کی ملکیت میں ہو۔ (۲) مال میں تجارت کی نیت ہو۔ (۳) اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو جو کہ سونے اور پاندی کا کم از کم نصاب ہے۔ (۴) اس پر سال گزر جائے۔

اگر یہ شرطیں پائی جائیں تو اس سامان کی قیمت میں سے زکاۃ نکالیں گے اور اگر اس کے پاس سونا، پاندی اور نقدی بھی ہے تو سامان تجارت کی قیمت میں ملا کر نصاب پورا کریں گے اور اگر سامان تجارت میں استعمال کی نیت کرے، جیسے کپڑا، گھر اور کار وغیرہ اس پر زکاۃ نہیں ہے اور اگر پھر بعد میں اس میں تجارت کی نیت کر لے تو نئے سرے سے سال پورا ہونے کا حساب لگائیں گے۔

صدقہ فطر: صدقہ فطر ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو عید کے دن اور رات اپنے اور اپنے اہل و عیال کے خرچ سے زائد مال کا مالک ہو۔

صدقہ فطر کی مقدار: ہر مرد و عورت کی طرف سے اہل شہر کی عام غذا سے (¼۲) سوا دو کلو ہے۔ جس پر زکاۃ فطر واجب ہے اگر اس کے پاس ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر اس شخص کی طرف سے بھی صدقہ فطر نکالے، جو عید کی شب اس کی کفالت میں ہو۔

مستحب یہ ہے کہ صدقہ فطر عید کے دن نماز عید سے پہلے نکالا جائے، عید نماز سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے، نیز عید سے ایک یا دو دن پہلے دیا جا سکتا ہے۔ ایک جماعت کا صدقہ فطر ایک ہی شخص کو دیا جا سکتا ہے اور ایک شخص کا صدقہ فطر ایک جماعت پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

زکاۃ نکالنا: زکاۃ کا فوری طور پر نکالنا واجب ہے۔ نابالغ بچے اور پاگل کے ولی کو چاہیے کہ ان کے مال کی زکاۃ نکالے، سنت یہ ہے کہ فرض زکاۃ ظاہر کر کے دی جائے اور صاحب زکاۃ خود اپنے ہاتھ سے ادا کرے۔ زکاۃ کے لیے یہ شرط ہے کہ زکاۃ دینے والے کی نیت زکاۃ دینے کی ہو اگر عام صدقہ کی نیت رہی تو زکاۃ ادا نہ ہوگی، خواہ اپنا پورا مال صدقہ کر دے۔ افضل یہ ہے کہ ہر قسم کے مال کی زکاۃ اپنے شہر کے فقراء کو دے، البتہ مصلحت کے پیش نظر کسی دوسرے شہر منتقل کی جا سکتی ہے۔ جب نصاب پورا ہو تو دو سال کی زکاۃ ایک ساتھ پیشگی دینا صحیح اور کافی ہے۔

زکاۃ کے مستحق: زکاۃ کے مستحق آٹھ ہیں: (۱) فقراء - (۲) مساکین - (۳) زکاۃ وصول کرنے والے - (۴) جن کی تالیف قلب مقصود ہو - (۵) گردن آزاد کرنے میں - (۶) قرض دار - (۷) فی سبیل اللہ (جماد وغیرہ) - (۸) مسافر۔ ان میں سے ہر ایک صنف کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے گا، البتہ زکاۃ کی وصولی کرنے والوں کو ان کی اجرت کے مطابق دیا جائے گا، خواہ وہ مال دار ہی کیوں نہ ہوں، اگر بغاوت کرنے والے کسی شہر پر قابض ہو جائیں تو زکاۃ ان کے حوالے کرنا جائز ہوگا۔ اگر حاکم، خواہ عادل ہو یا ظالم کسی سے زبردستی یا برضا زکاۃ لے لے تو زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

کافر، اپنے غلام، مالدار اور ان لوگوں کو جن کے خرچ کی ذمہ داری اپنے اوپر ہو اور جنی ہاشم کو زکاۃ دینے سے زکاۃ ادا نہ ہوگی۔ اگر لاعلمی میں کسی غیر مستحق کو زکاۃ دی اور بعد میں معلوم ہو گیا تو یہ کافی نہ ہوگی۔ ہاں، اگر کسی ایسے شخص کو فقیر سمجھ کر زکاۃ دے دی، پھر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو مالدار ہے تو اس صورت میں زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

نفعی صدقات: اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عَلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشْرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقَهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ» "مومن کی وفات کے بعد اس کے جن اعمال اور نیکیوں کا اجر پہنچتا ہے وہ یہ ہیں: (۱) علم جسے سکھایا اور پھیلایا، (۲) نیکت اولاد جسے چھوڑ کر گیا، (۳) مصحف، یعنی قرآن مجید جو کسی کو دیا، (۴) کوئی مسجد بنا دی، (۵) مسافروں کے لیے کوئی مسافر خانہ بنا دیا، (۶) کوئی نہر کھدوائی، (۷) یعنی صحت اور زندگی میں کوئی ایسا مال صدقہ کیا جس کا اجر اسے ملتا رہے۔" (ابن ماجہ)

روزے کے احکام

رمضان المبارک کا روزہ ہر عاقل، بالغ اور روزے پر قدرت رکھنے والے مسلمان پر واجب ہے۔ حیض و نفاس والی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ایسا نابالغ بچہ جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے عادت ڈالنے کے لیے اسے روزہ رکھنے کا علم دیا جائے گا۔ ماہ رمضان کی آمد دو ذریعوں سے معلوم ہوتی ہے: (1) پانچ دکھائی دینا جس کی شہادت قابل اعتماد عاقل و بالغ مسلمان دے، خواہ وہ عورت ہی ہو۔ (2) شعبان کے تیس دن پورے ہونا۔

صبح صادق کے طلوع سے روزے کے وجوب کی ابتدا ہوتی ہے اور غروب آفتاب تک رہتی ہے، فرض روزے کی نیت طلوع فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

روزے کو توڑنے والے کام: ہم بستری کرنا۔ اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ کفارہ یہ ہے: ایک غلام آزاد کرنا، نہ ملے تو دو ماہ لگاتار روزے رکھنا، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ساڑھے مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یہ بھی میسر نہ ہو تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ منی کا خروج، خواہ بوس و کنار کے ذریعے سے ہو یا مشتمت زنی کے ذریعے سے، البتہ اختلام کی صورت میں کچھ بھی نہیں ہے۔ جان بوجھ کر کھانا پینا اگر بھول کر ایسا ہوا ہے تو روزہ صحیح ہے۔ سینگی لگوانے کے ذریعے سے یا خون دینے کے لیے خون نکلوانا، البتہ نیت وغیرہ کے لیے تصوری مقدار میں دیا گیا خون یا بغیر قصد و ارادہ کے نکلنے والے خون سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جیسے زخم لگ گیا یا تکبیر پھوٹ گئی وغیرہ۔ جان بوجھ کر قے کرنا۔

اگر خبار اذکر حلق میں داخل ہو گیا یا کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے وقت پانی حلق تک پہنچ گیا یا سوچنے سے انزال ہو گیا یا اختلام ہو گیا یا بغیر ارادہ کے قے آگئی یا خون نکل آیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جو شخص رات سمجھ کر کھانا پیتا رہا، پھر معلوم ہوا کہ وہ تو دن تھا (فجر طلوع ہو چکی تھی) تو اس پر قضا واجب ہے اور جے طلوع فجر میں شک تھا اور وہ رات سمجھ کر کھانا پیتا رہا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوا اور جو شخص دن میں اس شک میں کھانا پیا گیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے تو اس پر قضا ہے۔

روزہ افطار کرنے والوں کے احکام: جسے کوئی عذر نہ ہو اس کے لیے رمضان میں افطار کرنا حرام ہے۔ حیض و نفاس والی عورت پر افطار کرنا واجب ہے۔ جو شخص کسی معصوم شخص کی جان بچانے کے لیے روزہ افطار کرنے کا محتاج ہو اس پر روزہ توڑ دینا واجب ہے۔ وہ مسافر ہو، مسافت قصر تک سفر کر رہا ہے اگر اس پر روزہ رکھنا بھاری ہے تو اس کے لیے افطار کرنا سنت ہے۔ اسی طرح اس مریض کے لیے بھی روزہ افطار کرنا سنت ہے جسے نقصان کا اندیشہ ہے۔ اگر کوئی مقیم دن میں سفر شروع کرتا ہے تو اس کے لیے افطار جائز ہے۔ اسی طرح اس حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے بھی افطار جائز ہے جنہیں اپنے اوپر یا اپنے بچے پر خوف ہو۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے علاوہ تمام مذکورہ پر صرف قضا واجب ہے، البتہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت نے اگر اپنے بچے کی وجہ سے افطار کیا ہے تو ان پر قضا کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی واجب ہے۔

جو شخص بڑھاپے یا کسی ایسے مرض کی وجہ سے افطار کرتا ہے جس سے شفا یابی کی امید نہیں ہے تو اس پر ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور اس پر قضا نہیں ہے۔ اگر کسی شخص نے عذر کی بنیاد پر روزے کی قضا میں تاخیر سے کام لیا حتیٰ کہ دوسرا رمضان آگیا تو اس پر صرف قضا واجب ہے اور اگر تاخیر بلا عذر تھی تو قضا کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ رمضان کے جس روزے کی قضا ادا کرنا سستی و کاہلی کی وجہ سے رہ گئی ہے (اور اس کا انتقال ہو گیا) تو اس کے

وارث کا اس کی طرف سے روزہ رکھنا مسنون ہے۔ اسی طرح اگر نذر کا روزہ رہ گیا ہو تو وارث کے لیے اس کی قضا بھی مسنون ہے، بشرطیکہ نذر طاعت ہو، مزید بہ نذر طاعت کو ادا کرنا بھی مسنون ہے۔

اگر کسی شخص نے عذر کی بنیاد پر روزہ افطار کر دیا لیکن دن ہی میں اس کا عذر ختم ہو گیا یا کوئی کافر رمضان المبارک میں دن کے وقت مسلمان ہو گیا یا مائتہ عورت پاک ہو گئی یا مریض شفا یاب ہو گیا یا مسافر واپس آ گیا یا بچہ دن کے وقت بالغ ہو گیا یا مجنون کو عقل آگئی اور وہ لوگ روزہ سے نہ تھے تو ان سب لوگوں پر اگرچہ اس دن کا باقی حصہ روزے سے گزار لیں، پھر بھی اس دن کی قضا واجب ہے۔ جس شخص کے لیے رمضان کے دنوں میں روزہ افطار کرنا جائز ہے، اس کے لیے اس دن کوئی اور روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

نفل روزے: سب سے افضل نفل روزہ یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے، پھر پیر کے دن اور جمعرات کے دن کا روزہ ہے، اس کے بعد ہر مہینے میں تین دنوں کے روزے رکھنا ہے اور اس میں (تین دنوں کے روزوں میں) سب سے افضل یہ ہے کہ ایام بیض، یعنی قمری ماہ کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو روزہ رکھے، اسی طرح ماہ محرم اور ماہ شعبان کے بیشتر ایام کے روزے، عاشورہ، یوم عرفہ اور شوال کے چھ دنوں کے روزے بھی مسنون ہیں، ماہ رجب کے روزوں کا اہتمام کرنا، جمعہ اور ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا، اسی طرح شاک کے دن (تیس شعبان) کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق کا روزہ حرام ہے۔ ہاں، وہ شخص جس کے اوپر حج تمتع اور حج قرآن کی قربانی کے بدلے میں روزہ رکھنا ہے اس کے لیے ایام تشریق میں روزے رکھنا جائز ہے۔

چند ضروری باتیں:

* جے حدیث اکبر (بڑی ناپاکی) لاحق ہو، بیسے جنبی شخص یا حیض و نفاس والی عورت جب فجر سے پہلے پاک ہو جائے تو اس کے لیے فجر کی اذان کے بعد تک غسل کا مؤثر کرنا اور سحری کو پہلے کھا لینا جائز ہے، اس کا روزہ صحیح ہوگا۔

* اگر نقصان کا خوف نہ ہو تو عورت رمضان میں حیض کو مؤثر کرنے کی دوا استعمال کر سکتی ہے تاکہ عبادت میں مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔

* روزہ دار اپنے تھوکن کو نگل سکتا ہے، اسی طرح اگر سینے میں بلغم ہے تو اسے بھی نگل سکتا ہے۔

* اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «لَا تَزَالُ أُمَّتِي يَجْتَمِعُونَ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ وَأَخْرَجُوا السُّحُورَ» جب تک میری امت افطار کرنے میں جلدی اور سحری کھانے میں تاخیر سے کام لے گی اس وقت تک ذیبت سے رہے گی۔” (امہ)

آپ ﷺ نے مزید فرمایا: «لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخَّرُونَ» اس وقت تک دین کو غلبہ حاصل رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی سے کام لیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔” (ابوداؤد، ابن ماجہ)

* افطار کے وقت دعا کرنا مستحب ہے، اللہ کے رسول ﷺ کی ایک دعا یہ ہے: «ذَهَبَ الظَّنُّ وَأَبْتَلَّتِ الْعُرُوفُ وَتَبَّتِ الْأَجْرُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ» پیاس رخصت ہو گئی، رنگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ اجر ثابت ہوا۔” (ابوداؤد)

* سنت یہ ہے کہ افطاری تازہ کھجور سے ہو اگر میسر نہ ہو تو خشک کھجور سے اور اگر وہ بھی میسر نہ آئے تو پانی سے افطار کرے۔

* روزہ دار کو پاجے کہ اختلاف سے بچنے کے لیے حالت روزہ میں سرمہ لگانے، آنکھ اور کان میں ڈراپس ڈالنے سے پرہیز کرے لیکن اگر بطور علاج مذکورہ چیزوں کے استعمال کا محتاج ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر علاج کا اثر ملتا ہے تو بھی اس

کا روزہ صحیح ہے۔

✱ صحیح مسلک کے مطابق روزہ دار کے لیے تمام اوقات میں مساوی کرنا بغیر کسی کراہت کے مسنون ہے۔

✱ روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت، پھنسی اور جھوٹ وغیرہ سے ضرور پرہیز کرے اور اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا برا بھلا کہے تو کبھی دینا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں، پتلا نچھ اپنی زبان اور دیگر اعضاء کی گناہوں سے حفاظت کر کے ہی اپنے روزے کی حفاظت کی جا سکتی ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ بِاللَّهِ حَاجَةً فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَيَسْتَرِبَهُ» جو شخص جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی

ضرورت نہیں۔ (۵۰)

✱ اگر کسی شخص کو دعوت دی گئی تو سنت طریقت یہ ہے کہ اگر روزے سے ہے تو دعوت دینے والے کو دعائیں دے اور اگر روزے سے نہیں ہے تو دعوت کا کھانا کھالے۔

✱ شب قدر سال کی سب سے افضل رات ہے، اس کا حصول رمضان کے آخری عشرے (کی عبادت) کے ساتھ خاص ہے اور سب سے زیادہ تاکید رات ستائیسویں رات ہے، اس رات میں نیک عمل کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس رات کی کچھ نشانیاں بھی ہیں کہ اس رات کی صبح سورج بوقت طلوع بالکل صاف ہوتا ہے، اس کی شعاعیں بہت ہلکی ہوتی ہیں اور موسم معتدل ہوتا ہے۔ بسا اوقات مسلمان اسے پالیتا ہے لیکن اسے اس کا احساس نہیں ہو پاتا، اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ رات میں عبادت الہی کی زیادہ کوشش کرے خاص کر آخری عشرے میں۔ بلکہ کوشش ہونی چاہیے کہ رمضان کی کوئی رات بغیر قیام کے نہ گزرے اور تراویح کے لیے جب جماعت میں شریک ہو تو امام کے تراویح مکمل کرنے سے قبل واپس نہ ہو تاکہ اسے پوری رات کے قیام کا اجر ملے۔

✱ جو شخص نفل روزہ شروع کرے تو اس کا پورا کرنا مسنون ہے، واجب نہیں ہے اور اگر جان بوجھ کر اس روزے کو توڑ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ اس کی قضا واجب ہے۔

اعتکاف کے مسائل: کسی عاقل مسلمان کا اطاعت الہی کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنا اعتکاف ہے۔ اس کے لیے شرائط یہ ہیں کہ اعتکاف کرنے والا حدیث اکبر سے پاک ہو، جائے اعتکاف سے کسی خاص ضرورت کے تحت ہی باہر آئے، جیسے کھانے، قضا نے حاجت اور واجبی غسل وغیرہ کے لیے۔ بغیر ضرورت کے مقام اعتکاف سے باہر آنے اور ہم بستری سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے۔ ویسے تو اعتکاف ہر وقت مسنون ہے، البتہ رمضان میں اس کی تاکید ہے اور آخری عشرے میں اس کی زیادہ تاکید ہے۔ اعتکاف کی کم از کم مدت ایک گھنٹہ ہے اور مستحب یہ ہے کہ کم از کم ایک دن رات کا اعتکاف ہو۔ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف نہ کرے۔ اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ عبادت و طاعت کے کاموں میں مشغول رہے، بہت سے جائز اور مباح کاموں سے بھی پرہیز کرے اور لایعنی باتوں سے بچے۔

حج و عمرہ کے مسائل

عمر میں ایک بار حج اور عمرہ فرض ہے، اس کے وجوب کی شرطیں درج ذیل ہیں: (1) اسلام۔ (2) عقل۔ (3) بلوغت۔ (4) آزادی۔ (5) استطاعت۔ استطاعت یہ ہے کہ اسے توشہ اور سواری میسر ہو، جس شخص نے (استطاعت کے باوجود) حج کرنے میں لاپرواہی سے کام لیا اور اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے مال سے ایک حج اور عمرے کا خرچ نکالا جائے گا۔ کسی کافر یا مجنون کا کیا ہوا حج صحیح نہ ہوگا اور نابالغ بچے اور غلام کا کیا ہوا حج صحیح تو ہوگا لیکن حج اسلام، یعنی حج فرض کی پلک پر انہیں کافی نہ ہوگا۔ حج کی استطاعت نہ رکھنے والا شخص، جیسے فقیر اگر قرض لے کر حج کرتا ہے تو اس کا حج صحیح ہے۔ جو شخص اپنا فریضہ حج ادا کرنے سے پہلے کسی اور کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس کا یہ حج اس کی اپنی طرف سے فریضہ حج کی ادائیگی ہوگی۔

احرام: جو شخص احرام باندھنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے لیے غسل کرنا، صفائی کرنا، خوشبو لگانا، صلے ہونے پھرنے اور کراہی سے اجتناب کرنا، صاف سفید چادریں پہن لینا سنت ہے، اس کے بعد یہ کہتے ہوئے احرام باندھ لے: **لبيك اللهم عمرة يا لبيك اللهم حجًا يا لبيك اللهم حجًا وعمرة**، اگر یہ خوف ہو کہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے اعمال حج پورے نہ کر سکے گا تو یہ کہتے ہوئے شرط لگا سکتا ہے: **فإن حسبي خائبٌ فمَجَلِّي حيث حسبتي**، جہاں کہیں بھی کسی سبب سے تو نے مجھے روک لیا تو میں وہیں حلال ہو جاؤں گا۔ (المنہج النبوی للہجری)

حج کا ارادہ کرنے والے کو اختیار ہے کہ حج کی تینوں قسموں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لے۔ حج تمتع، حج افراد اور حج قرآن، ان میں سب سے افضل حج تمتع ہے، یعنی حج کے مہینے میں (میتاٹ سے) عمرے کا احرام باندھے، عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے، پھر اسی سال حج کا احرام باندھے۔ افراد یہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے اور قرآن یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے (میتاٹ سے تو) صرف عمرے کا احرام باندھے، پھر طواف (قدوم) شروع کرنے سے قبل حج کی نیت کر لے۔ حج کا ارادہ کرنے والا جب اپنی سواری پر بیٹھ جائے تو ان الفاظ میں تلبیہ پڑھے: **لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك، لا شريك لك**، اے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور بادشاہت بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔ (بخاری) تلبیہ کثرت سے اور بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے، یہ حکم عورتوں کے لیے نہیں ہے (کیونکہ ان کے لیے اپنی آواز بلند کرنا مستحب نہیں ہے۔)

ممنوعات احرام: (احرام کی حالت میں ممنوع کام) (نوہیں: 1) بال کاٹنا۔ (2) ناخن تراشنا۔ (3) مردوں کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا، البتہ جسے ازار (تسبند) نہ مل سکے وہ پانچواں پہن سکتا ہے اور جسے مل سکے وہ خفت (چڑھی موڑ) استعمال کر سکتا ہے، البتہ انہیں اس قدر کاٹ دے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔ اس حالت میں اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ (4) مردوں کے لیے سر ڈھانپنا۔ (5) اپنے کپڑے یا بدن پر خوشبو لگانا۔ (6) شکار کرنا، شکار سے مراد حلال جنگلی جانور ہیں۔ (7) نکاح کرنا، حالت احرام میں یہ حرام تو ہے، البتہ اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ (8) شوٹ سے بوس و کنار کرنا، بشرطیکہ ہم بستری نہ کرے، اس کا فدیہ ایک بکری ذبح کرنا یا تین دن کا روزہ رکھنا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ (9) ہم بستری ہونا اگر تحلل اول سے (یوم النحر کو نکریاں مارنے سے) قبل یہ عمل ہوا ہے تو اس کا حج فاسد ہو گیا اور اس پر واجب ہے کہ اس حال میں اپنا حج پورا کرے اور آئندہ سال اس کی قضا ادا کرے، ساتھ ہی ساتھ فدیہ کے طور پر ایک اونٹ ذبح کر کے مکہ کے مسکینوں پر تقسیم کر دے اور اگر تحلل اول کے بعد جماع کیا ہے تو اس کا حج فاسد نہیں ہوا، البتہ ایک اونٹ بطور فدیہ دینا واجب ہے اور اگر عمرے میں جماع کیا ہے تو عمرہ فاسد ہو گیا، بطور فدیہ ایک بکری دینے کے ساتھ ساتھ عمرے کی قضا دلچسپ ہے۔ جماع کے علاوہ حج اور عمرہ کسی اور ممنوع کام سے فاسد نہیں ہوتے، ان مظلورات و ممنوعات کے بارے میں عورت بھی مرد ہی کی طرح ہے، البتہ اس کے لیے

سلے ہوئے کپڑے پہننا جائز ہے، نیز عورت حالت احرام میں نہ برقع پہننے کی اور نہ نقاب و دستانہ استعمال کرے گی۔

فدیہ: یہ دو قسم کا ہے: (1) بطور اختیار: یہ فدیہ بال کاٹنے، خوشبو لگانے، ناخن تراشنے، سر ڈھانپنے اور مردوں کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننے کا ہے، چنانچہ ایسے شخص کو اختیار ہے کہ وہ تین دن کے روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ہر مسکین کو آدھا صاع، یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو کے حساب سے یا ایک بکری ذبح کرے۔ اس ضمن میں شکار کا بدلہ بھی ہے کہ اگر اس کا شبیہ و مثیل پالتو یا نوروں میں پایا جاتا ہے تو اسے دینا ہے اور اگر اس کا مثیل نہیں ہے تو اس کی قیمت بطور فدیہ دی جائے گی۔ (2) بطور ترتیب: یہ تمتع اور قارن کا فدیہ ہے جو بطور ہدی ایک بکری ہے۔ اور محرم کے جماع کا فدیہ ایک اونٹ ہے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو تین دنوں کے روزے حج کے دوران میں اور سات دنوں کے روزے گھر واپس آکر رکھے جائیں، واضح رہے کہ ہدی ذبح کرنا یا کھانا کھلانا صرف حرم میں رہنے والے فقیروں کے لیے ہے۔

مکہ میں داخلہ: حاجی جب مسجد حرام میں داخل ہو تو عام مساجد میں داخلے کی دعا پڑھے، پھر اگر حج تمتع کر رہا ہے تو عمرے کا طواف شروع کرے اور اگر حج افراد یا حج قرآن کر رہا ہے تو طواف قدوم شروع کرے، چنانچہ اپنی پادر کے درمیانی حصے کو دائیں کندھے کے نیچے اور دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر رکھ کر اضطباع کرے، طواف کی ابتدا حجر اسود سے کرے، اس طرح کہ حجر اسود کا بوسہ لے، استلام کرے یا صرف اشارہ کرے اور کہے: **بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ**، ایسا ہی ہر پلکے میں کرے، پھر بیت اللہ کو بائیں جانب کر کے طواف کے ساتھ پلکے مکمل کرے، اگر ہو سکے تو شروع کے تین پلکوں میں رمل کرے (چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے کندھوں کو ہلا کر دوڑے) اور باقی پلکوں میں عام پال چلے، جب بھی رکن یمنی کے سامنے پہنچے تو ممکن ہو تو اس کا استلام کرے اور دونوں رکنوں (حجر اسود اور رکن یمنی) کے درمیان یہ دعا پڑھے: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ "اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔" (البقرہ: 201)

اور پلکے کے باقی حصوں میں جو دعا پابے مانگتا رہے، پھر اگر ممکن ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے جن میں سورہ کافرون اور سورہ اغلاص تلاؤٹ کرے، پھر زمزم کا پانی پیے اور خوب سیر ہو کر پیے، اس کے بعد اگر میسر ہو تو واپس آکر حجر اسود کا استلام کرے، پھر ملتزم کے پاس (حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان) دعا کرے، اس کے بعد صفا پہاڑی کا رخ کرے اور اوپر پہاڑ کرے کہے: **اَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ** "میں بھی وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے۔" (سہم)

اور اس آیت کی تلاؤٹ کرے: ﴿اِنَّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ سَعَابِ اللّٰهِ مَن حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْرٌ عَلِيْمٌ﴾ "یقیناً صفا اور مرہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر ان کا طواف کر لینے میں کوئی گناہ نہیں ہے، اور جس نے خوشی سے بھلائی کی تو بلاشبہ اللہ قادر دان ہے اور خوب جاننے والا ہے۔" (البقرہ: 158)

(اس آیت کے ساتھ) بحکیر و تمثیل کہے، پھر کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے، پھر اتر کر سبز نشان تکٹ عام پال چلے، پھر ایک سبز نشان سے دوسرے سبز نشان تکٹ ہلکی دوڑ لگائے، اس کے بعد پھر عام پال چلے ہوئے مرہ تکٹ پہنچے اور وہاں بھی وہی کچھ (ذکر و دعا) کرے جو صفا پر کیا تھا لیکن آیت کی قراءت نہ کرے پھر اس سے اتر کر وہی عمل کرے جو پہلے پلکے میں کیا ہے یہاں تک کہ سات پلکے پورے ہو جائیں۔ صفا سے مرہ تکٹ جانا ایک پلکے اور مرہ سے صفا تکٹ آنا دوسرا پلکے ہے، پھر بقیہ پلکے بھی اسی طرح ہوں گے، اس کے بعد اپنے بالوں کو منڈوانے یا چھوٹا کرانے، البتہ منڈوانا افضل ہے الا یہ کہ حج تمتع کا عمرہ ہو (اور حج کے آنے میں ابھی وقت ہو) کیونکہ اس کے بعد حج کرنا ہے (جس میں سر منڈوانے کی ضرورت پڑے گی) اور اگر قارن اور مفرد ہے تو وہ طواف قدوم کے بعد حلال نہ ہو گا یہاں تک کہ عید کے دن حجرہ عقبہ سے فارغ ہو جائے (ان تمام امور

میں (عورت بھی مردوں کی طرح ہے مگر وہ طواف اور سعی میں دوڑے گی نہیں۔

حج کا طریقہ: جب یوم الترویہ، یعنی آٹھویں ذی الحجہ آجائے تو حاجی اگر حلال ہے تو مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ سے احرام باندھ کر منیٰ کا رخ کرے اور وہاں نویں ذی الحجہ کی رات گزارے، پھر جب نویں ذی الحجہ کو سورج طلوع ہو کر پاشتکا وقت ہو جائے تو عرفات کی طرف روانہ ہو، جب سورج ڈھل جائے تو عرفہ میں ظہر و عصر کی نماز جمع اور قصر کے ساتھ پڑھے، وادیٰ عرفہ کے علاوہ عرفات کا پورا میدان موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے۔۔۔ حاجی کو چاہیے کہ یہاں **لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير** اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے اور ساری تعریفیں اسی کی ہیں اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔۔۔ کاوردکثرت سے کرتا رہے، دعا، توبہ اور رجوع الی اللہ میں اجتہاد سے کام لے، پھر جب سورج ڈوب جائے تو اطمینان و سکون کے ساتھ پڑھ کر وہیں رات گزارے، پھر اڈل وقت میں فجر کی نماز پڑھ کر دیر تک دعا کرتا رہے یہاں تک کہ جب خوب روشنی پھیل جائے تو سورج نکلنے سے قبل وہاں سے منیٰ کے لیے رخصت ہو، جب وادیٰ محراب تک پہنچ جائے وہاں ممکن ہو تو تیز چلے اور منیٰ پہنچ کر حجرہ عقبہ کو خذف کے برابر (چنے سے بڑی اور بندق سے چھوٹی) سات کنکریاں مارے، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے اور کنکری مارتے وقت ہاتھ بلند کرے، کنکری مارنے میں یہ شرط ہے کہ کنکریاں حوض میں گریں، خواہ ستون میں جا کر لگیں یا نہ لگیں، جب کنکری مارنا شروع کرے تو تلبیہ پڑھتا بند کر دے، پھر قربانی کر کے اپنا سفر منڈوانے یا کھڑوانے، البتہ منڈوانا افضل ہے۔

کنکریاں مار لینے اور طلع کروانے کے بعد حاجی کے لیے عورت کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے، اس کو تحلل اول کہتے ہیں۔ اس سے فارغ ہو کر مکہ جا کر طواف افاضہ کرے، یہی واجب طواف ہے جس کے بغیر حج مکمل نہ ہوگا، پھر اگر متمتع ہے یا طواف قدوم کے ساتھ صفا و مردہ کی سعی نہیں کی ہے تو سعی کرے جب اتنا کام کر لیا تو حاجی کے لیے ہر چیز حلال ہو گئی حتیٰ کہ اس کی بیوی بھی، یہ تحلل ثانی کہلاتا ہے۔ پھر منیٰ آکر واجب طور پر وہاں راتیں گزارے اور ہر روز زوال کے بعد ہجرات کو کنکریاں مارے، ہر ہجرے کو سات سات کنکریاں ماری جائیں گی، حجرہ اولیٰ سے شروع کرے، اسے سات کنکریاں مارے اور تھوڑا آگے بڑھ کر کھڑا ہو کر دعا مانگے، پھر درمیان کے حجرہ کے پاس آکر اس طرح اسے بھی سات کنکریاں مارے اور اس کے بعد دعا کرے، پھر حجرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے اور اس کے بعد دعا کے لیے نہ ٹھہرے، اس طرح دوسرے دن بھی کرے، اب اگر جلدی کرنا چاہتا ہے (منیٰ میں دو ہی دن گزارنا چاہتا ہے) تو سورج ڈوبنے سے قبل منیٰ سے نکل جائے اور اگر 12 تاریخ کو منیٰ میں سورج ڈوب گیا تو وہاں (13 تاریخ کی) رات گزارنا اور دوسرے دن کنکری مارنا ضروری ہوگا، البتہ اگر منیٰ سے نکلنے کا عزم کر لیا لیکن بحیرہ وغیرہ کی وجہ سے نہیں نکل سکا تو سورج ڈوبنے کے بعد بھی نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اعمال حج میں قرآن کرنے والے اور افراد کرنے والے برابر ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ قادن پر متمتع کی طرح قربانی واجب ہے، پھر جب اپنے گھر واپس ہونا چاہے تو بغیر طواف وداع کیے مکہ سے باہر نہ جائے، ایسا ہونا چاہیے کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، البتہ حیض و نفاس والی عورت کو اس کی رخصت ہے۔ اگر طواف کے بعد خرید و فروخت میں مشغول ہو گیا تو طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف وداع کیے بغیر روانہ ہو گیا اور دور نہیں گیا ہے تو واپس آکر طواف کرے اور اگر دور نکل گیا ہے تو اس پر دم واجب ہے۔

حج کے ارکان چار ہیں: (1) احرام باندھنا، یعنی نکت میں داخلہ کی نیت۔ (2) عرفہ میں قیام۔ (3) طواف زیارت یا افاضہ۔ (4) حج کی سعی۔

حج کے واجبات آٹھ ہیں: (1) میقات سے احرام باندھنا۔ (2) رات تک (سورج ڈوبنے تک) عرفات میں قیام۔ (3) آدھی رات تک مزدلفہ میں قیام۔ (4) ایام تشریق میں منیٰ میں شب باشی۔ (5) کنکریاں مارنا۔ (6) بال منڈوانا یا کھڑوانا۔

(7) طواف وداع۔ (8) حج تمتع اور قارن کرنے والے کے لیے قربانی ذبح کرنا۔

عمرے کے تین ارکان ہیں: (1) احرام باندھنا۔ طواف عمرہ۔ (2) سعی عمرہ۔

عمرے کے واجبات دو ہیں: (1) میقات سے احرام باندھنا۔ (2) طلق یا تقصیر۔

جو شخص کوئی رکن چھوڑ دے تو بغیر اس کے ادا کیے حج و عمرہ صحیح نہیں ہوگا اور جو کوئی واجب چھوڑ دے تو دم دینے سے اس

کا کفارہ ہو جائے گا اور جس نے سنت کو چھوڑ دیا تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

کعبہ کے طواف کی صحت کے لیے 13 شرطیں ہیں: (1) اسلام۔ (2) عقل۔ (3) نیت کی تعیین۔

(4) طواف کے وقت کا دخول۔ (5) حسب قدرت ستر عورت۔ (6) نجاست سے پاکی، بچوں کے لیے یہ شرط نہیں ہے۔

(7) سات پکروں کا یقینی طور پر پورا کرنا۔ (8) کعبہ بائیں طرف ہو، اس بارے میں جہاں غلطی ہو جائے تو اس کا اعادہ کرنا۔ (9) عدم

رجوع۔ (10) پٹنے پر قدرت رکھنے والے کے لیے چلنا۔ (11) تمام پکروں کے درمیان مولات۔ (12) مسجد حرام کے اندر

طواف۔ (13) حجر اسود سے طواف کی ابتدا۔

طواف کی سنتیں: حجر اسود کو چھونا یا بوسہ دینا، بوسہ دیتے وقت سبکبیزہ، رکن یانی کا استلام کرنا، اپنی اپنی جگہ پر مل کرنا اور عام پال

چلنا، اضطباع کرنا، دوران طواف دعا و ذکر کرنا، بیت اللہ کے قریب رہنا، طواف کے بعد مقام ابراہیم کے چبھتے دورکعت نماز پڑھنا۔

سعی کی شرطیں: اور یہ نو ہیں: (1) اسلام۔ (2) عقل۔ (3) نیت۔ (4) مولات۔ (5) پٹنے پر قادر کے لیے چلنا۔

(6) سات پکر پورے کرنا۔ (7) دونوں پہاڑوں کے درمیان مسافت کا پورا کرنا۔ (8) طواف صحیح کے بعد سعی کرنا۔ (9) طاق پکر

(1,3,5,7) کی ابتدا صفا سے اور بخت پکر (2,4,6) کی ابتدا مرہ سے کرنا۔

سعی کی سنتیں: نجاست و گنگی سے پاکی، ستر عورت، سعی کے دوران میں ذکر و دعا، عام پال کی جگہ چلنا اور دوڑنے کے

مقام پر دوڑنا، دونوں پہاڑوں پر چڑھنا، طواف و سعی کے درمیان مولات کو قائم رکھنا۔

تنبیہ: افضل یہ ہے کہ ہر دن کی لنگریاں اسی دن ماری جائیں۔ اگر ایک دن کی لنگریاں کل پر مال دی گئیں یا تمام لنگریوں

کو ایام تشریق کے آخری دن پر مال دیا تو یہ بھی کافی ہوگا۔

قربانی: قربانی منمت مؤکدہ ہے۔ جب عشرہ ذی الحجہ داخل ہو جائے، یعنی ذی الحجہ کا پاند نظر آجائے تو قربانی کرنے کا ارادہ

رکھنے والے کے لیے اپنی قربانی ذبح کرنے تک بال و ناخن اور جسم کے کسی بھی حصے سے کچھ کاٹنا (یا اکھیرنا) جائز نہیں ہے۔

حقیقہ: حقیقہ سنت ہے، حقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے جو ولادت کے

ساتویں دن بطور استہباب ذبح کی جائے گی، حقیقہ میں لڑکے کے بال مونڈنا اور بالوں کے برابر پاندی صدقہ کرنا مسنون ہے۔ اور

اسی روز بچے کا نام رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔ عبد النبی یا عبد الرسول وغیرہ نام رکھنا حرام

ہے۔ اگر حقیقہ اور قربانی کا دن اکٹھا ہو جائے اور ایک کام دوسرے سے کفایت کر جائے گا۔

فائدہ: جو شخص مسجد نبوی میں داخل ہو سب سے پہلے دورکعت تحیہ المسجد ادا کرے، پھر نبی ﷺ کی قبر کے پاس آئے۔

بیٹھ قبیلے کی طرف کر کے نبی ﷺ کے چہرے کے مقابل کھڑا ہو جائے۔ دل میں یہ تصور کرے کہ رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ

رہے ہیں، پھر ان الفاظ کے ساتھ سلام کرے: السلام علیک یا رسول اللہ اگر کچھ الفاظ زیادہ کرے تو بھی ٹھیک ہے۔ پھر قدرے

ایک ہاتھ دائیں جانب ہو کر یوں کہے: السلام علیک یا ابا بکر الصدیق، السلام علیک یا عمر الفاروق... اے اللہ! انہیں

ان کے نبی اور اسلام کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرما۔ پھر قبلہ رخ ہو کر حجرے کو اپنی بائیں جانب کر کے دعا کرے۔

متفرق فائدے

*** برائی اور گناہ:** ذیل کے کاموں سے گناہ مٹانے اور معاف کیے جاتے ہیں: بھی توبہ، استغفار، نیک اعمال، مصائب و تکالیف میں مبتلا ہونا، صدقہ و خیرات، کسی مسلمان کی دعا، اس کے بعد بھی اگر کوئی گناہ باقی رہ گیا اور اسے اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کیا تو قبر میں یا سحر کے دن آگ کی سزا دے کر گناہوں سے پاک و صاف کر دیا جائے گا، پھر اگر بندے کی وفات توحید پر ہوئی ہے تو جنت میں داخل ہو گا اور اگر اس کی وفات کفر یا شرک یا نفاق پر ہوئی ہے تو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے بہت سے برے آثار بندے پر ظاہر ہوتے ہیں: گناہوں کے آثار دل پر: دل میں وحشت و ظلمت، ذلت اور بیماری پیدا ہو جاتی ہے، نیز گناہ بندے کو اللہ تعالیٰ سے دور رکھتے ہیں۔ گناہوں کے آثار دین پر: مذکورہ آثار کے علاوہ مزید یہ کہ اطاعت الہی سے محرومی اور رسولوں، فرشتوں اور مومنین کی دعاؤں سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔ گناہوں کے آثار روزی پر: گناہ روزی سے محروم رکھتے ہیں، نعمت کے زوال اور مال کی برکت ختم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ گناہوں کے آثار افراد پر: عمر کی برکت کو مٹاتے، تنگ زندگی پیدا کرتے اور معاملات میں پیچیدگی پیدا کرتے ہیں۔ گناہوں کے آثار اعمال پر: اعمال صالحہ کی قبولیت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ گناہوں کے آثار معاشرے پر: امن و امان جیسی نعمت کے زوال، منگائی، ظالم حاکم اور دشمنوں کے تسلط اور قحط سالی کا سبب بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید آثار بد بھی ہیں۔

*** غم و پریشانی:** دلوں کا سرور و اطمینان اور غم و پریشانی سے نجات ہر ایک کو مطلوب ہے اور اسی سے اطمینان بخش زندگی حاصل ہوتی ہے، اس نعمت کے حصول کے چند دینی، قدرتی اور علمی اسباب ہیں، جو کامل طور پر صرف مسلمان ہی کو حاصل ہو سکتے ہیں، ان میں سے بعض اسباب یہ ہیں: (1) ایمان باللہ۔ (2) حکم الہی کی بجا آوری اور گناہوں سے پرہیز۔ (3) قول و عمل اور ہر بھلائی کے ذریعے سے مخلوق پر احسان۔ (4) عمل خیر، دینی علوم اور نفع بخش دنیاوی علوم میں مشغولیت۔ (5) ماضی اور مستقبل (بعید) کے کاموں میں سوچ و فکر نہ کر کے روزمرہ کے کاموں میں مشغول رہنا۔ (6) کثرت سے ذکر الہی۔ (7) اللہ کی ظاہری و باطنی نعمتوں کا بیان کرنا۔ (8) اپنے سے کم درجہ لوگوں کی طرف دیکھنا اور انہیں اپنے سے زیادہ دنیاوی نعمت حاصل ہوان کی طرف توجہ نہ کرنا۔ (9) غم و افسوس پیدا کرنے والے اسباب کو دور کرنے کی کوشش کرنا اور راحت و سرور پیدا کرنے والے اسباب کے حصول کی کوشش کرنا۔ (10) بعض ان نبوی دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا جن کی مدد سے اللہ کے رسول ﷺ غم و پریشانی دور ہونے کی دعا کرتے رہے۔

فائدہ: ابراہیم خواس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: “دلوں کا علاج پانچ چیزوں سے ہے: غور و فکر سے تلاوت قرآن، خالی پیٹ، رات کے قیام، سحر کے وقت گریہ زاری اور نیک لوگوں کی ہم نشینی۔” (علیہ ال اولیاء)

*** نکاح:** ایسا صاحب شہوت ہے اپنے اوپر زنا کا خوف نہ ہو اس کے لیے نکاح کرنا سنت ہے۔ اور جس کے اندر شہوت نہ ہو اس کے لیے بائز ہے۔ اور جسے اپنے اوپر زنا کا خوف ہو اس کے لیے نکاح کرنا واجب ہے اور حج فرض پر اسے مقدم رکھا جائے گا۔ غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے، بوڑھی عورت اور مرد (نویزہ لڑکے) کی طرف شہوت سے دیکھنا بھی حرام ہے۔

شرط نکاح: مرد و عورت کی شادی چند شرائط کے ساتھ صحیح ہے: (1) دلہا اور دلہن کی تعین، چنانچہ اگر کسی کی ایک سے زائد لڑکیاں ہوں تو اس کا یہ کہنا صحیح نہیں ہو گا کہ میں اپنی کسی ایک لڑکی سے تمہاری شادی کرتا ہوں۔ (2) بالغ و عاقل شوہر اور آزاد و عاقل عورت کی رضامندی۔ (3) عورت کے لیے قلی کا وجود، چنانچہ عورت کا خود اپنا نکاح یا کسی غیر قلی کا اس کا نکاح کرنا صحیح نہ ہو گا الا یہ کہ اس کا قلی اس کے “کفو” سے اس کا نکاح کرنے سے انکار کر دے۔ عورت کا قلی بننے کا سب سے زیادہ حقدار اس کا باپ ہے، پھر دادا، اس طرح اوپر تک، پھر اس کا لڑکا، پھر پوتا، پھر اس طرح نیچے تک، پھر اس کا سگا بھائی، پھر علاقائی بھائی

(جن کا باپ ایک اور مائیں الگ ہوں)، پھر اثباتی بھائی (جن کی ماں ایک اور باپ الگ ہوں)، پھر بھتیجا... وغیرہ (4) گواہوں کی موجودگی، پنانچہ نکاح صحیح ہونے کے لیے دو عاقل، بالغ اور قابل اعتماد مردوں کی گواہی ضروری ہے۔ (5) دلہا اور دلہن موانع نکاح سے خالی ہوں، یعنی وہ اسباب نہ ہوں جن سے مرد و عورت کا باہم نکاح صحیح نہیں ہوتا، جیسے رضاعت یا نسب یا سرالی رشتہ۔

*** محرمات نکاح: (1) اہلی محرمات:** ان کی تین قسمیں ہیں: 1- وہ عورتیں جو نبی طور پر حرام ہیں، جیسے ماں، دادی اس طرح اڈپر تک، بیٹی پوتی نیچے تک، بہن مطلقاً، بھانجی، بھانجے کی لڑکی، بھانجی کی لڑکی، پوتی، نواسی، بھتیجی مطلقاً، بھتیجیوں کی لڑکیاں، بھتیجوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کی لڑکیاں، خواہ نیچے تک چلی جائیں، چھوٹی، نالہ، خواہ اڈپر تک چلی جائیں۔ 2- وہ عورتیں جو رضاعت سے حرام ہیں: رضاعت سے بھی وہی تمام عورتیں حرام ہیں جو نسب سے ہیں حتیٰ کہ رضاعت سے متعلقہ سرالی رشتے بھی۔ 3- سرالی رشتے سے حرام عورتیں: بیوی کی ماں، اس کی دادیاں اور نسب میں اڈپر کے تمام مردوں کی بیویاں، اسی طرح بیوی کی لڑکیاں، خواہ نیچے تک۔

(2) وقتی محرمات: ان کی دو قسمیں ہیں: (1) ایک ساتھ ہونے کے سبب: جیسے دو بہنوں کا ایک آدمی کے نکاح میں ایک ساتھ رکھنا وغیرہ۔ (2) عارضی طور پر حرام: ہو سکتا ہے کہ یہ عارضہ ختم ہو جائے، جیسے کسی کے عقد میں موجود عورت۔
فائدہ: لڑکے کے والدین کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اسے کسی ایسی عورت سے شادی پر مجبور کریں جسے وہ نہیں چاہتا اور نہ اس بارے میں بچے پر والدین کی اطاعت ہی واجب ہے اور نہ یہ ان کی نافرمانی ہی شمار ہوگی۔

*** طلاق کے مسائل:** حالت حیض یا نفاس میں اور ایسے طہر میں طلاق دینا حرام ہے جس میں بیوی سے جماع کیا ہو اور اگر کسی نے اس مال میں طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی، بلاوجہ طلاق دینا مکروہ ہے اور ضرورت کے پیش نظر جائز ہے اور جس شخص کے لیے عورت کو نکاح میں رکھنا باعث ضرر ہو اس کے لیے طلاق دینا سنت ہے۔ طلاق کے بارے میں والدین کی اطاعت واجب نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے تو ایک ساتھ ایک سے زائد طلاقیں دینا جائز نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ طلاق ایسے طہر میں دے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ سنت یہ ہے کہ ایک طلاق دے کر دوسری طلاق دیے بغیر بیوی کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔ جس عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہو شوہر کے گھر سے اس کا نکلنا حرام ہے، نیز عدت پوری ہونے سے قبل شوہر کا اپنے گھر سے نکلنا بھی جائز نہیں ہے۔ طلاق کا لفظ زبان سے ادا کرنے سے طلاق واقع ہوگی، صرف نیت کر لینے سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔

*** قسم و حلف کے مسائل:** قسم میں کفارے کے وجوب کے لیے چار شرطیں ہیں: (1) قسم کھانے کا قصد: اگر زبان سے لفظ قسم ادا ہوا لیکن قسم کھانے کا ارادہ نہیں تھا تو قسم منقذہ نہ ہوگی، ایسی ہی قسم کو "بین لغو" کہا جاتا ہے، جیسے بات کے دوران میں "لا والله" اور "بلی والله" وغیرہ کہنا۔ (2) مستقبل کے لیے کسی ممکن الوقوع چیز سے متعلق قسم کھانے۔ پنانچہ ماضی میں پیش آمدہ کسی امر سے متعلق لا علمی کی بنیاد پر قسم کھالے یا اپنے کو سچا سمجھتے ہوئے کسی چیز کی قسم کھالے یا جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھالے تو قسم منقذہ نہ ہوگی بلکہ ایسی ہی جھوٹی قسم کو "بین نموس" کہا جاتا ہے جس کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر مستقبل سے متعلق اپنے آپ کو سچا سمجھتے ہوئے قسم کھاتا ہے لیکن بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو (تو اس صورت میں بھی قسم منقذہ نہ ہوگی)۔ (3) قسم کھانے والا اپنے اختیار سے قسم کھائے، کسی نے قسم پر اسے مجبور نہ کیا ہو۔ (4) اپنی قسم پوری نہ کرے اس طرح کہ جس کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی ہے اسے کر گزرے یا جس کے کرنے کی قسم کھائی ہے اسے نہ کرے۔ جو شخص قسم کھانے کے ساتھ ان شاء اللہ کہہ دے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے اس کی دو شرطیں ہیں: (1) ان شاء

اللہ قسم کھانے کے ساتھ ہی کہے۔ (2) قسم کھاتے وقت ان شاء اللہ کے تو اس سے مقصد قسم کو معلق کرنا ہو، جیسے یوں کہنے کے قسم ہے کہ ان شاء اللہ (میں ایسا کروں گا۔)

اگر کوئی شخص کسی بات پر قسم کھا لیتا ہے لیکن بعد میں دیکھتا ہے کہ (میرا قسم کھانا) مصلحت کے خلاف ہے تو اس کے لیے سنت یہ ہے کہ قسم کا کفارہ ادا کر کے وہ کام کر لے جو بہتر اور مصلحت پر مبنی ہے۔

قسم کا کفارہ: دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یعنی اشیائے خوردنی میں سے ہر مسکین کو آدھا صاع (تقریباً سوا کلو) طعام دینا یا دس مسکینوں کو لباس دینا یا ایک غلام آزاد کرنا، پھر جسے یہ چیزیں میسر نہ آئیں وہ تین دن بلا ناغہ روزے رکھے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھلانے یا کپڑا پہنانے پر قدرت رکھنے کے باوجود روزہ رکھتا ہے تو بری الذمہ نہ ہو گا۔ قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے قبل اور بعد دونوں طرح دیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ایک چیز پر ایک سے زائد بار قسم کھاتا ہے تو ایک ہی کفارہ کافی ہے اور اگر متعدد امور پر قسم کھاتا ہے تو کفارے بھی متعدد ہوں گے۔

*** نذر ماننے کی متعدد قسمیں: (1) نذر مطلق:** جیسے یوں کہے: ”اگر میں شفیایاب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانتا ہوں۔“ اتنا کہہ کر خاموش ہو جائے اور کسی متعین چیز کا ذکر نہ کرے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ شفیایابی کی صورت میں اس پر قسم کا کفارہ ہے۔ (2) **غصہ اور محبت و جدال کی نذر،** وہ اس طرح کہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی نیت سے اپنی نذر کو کسی شرط پر معلق کر دے، جیسے یہ کہنا کہ ”اگر میں نے تجھ سے بات کی تو میرے اوپر سال بھر کے روزے ہیں۔“ اس کا حکم یہ ہے کہ اس بارے میں نذر ماننے والے کو اختیار ہے کہ جس چیز کا التزام اپنے اوپر لیا ہے اسے پورا کرے۔ اور اگر بات کرتا ہے تو قسم کا کفارہ ادا کرے (لیکن یاد رہے کہ تین دن سے زیادہ کلام نہ کرنا معصیت کے زمرے میں آتا ہے، لہذا تین دن کے بعد کلام کر لے اور قسم کا کفارہ دے۔) (3) **باز نذر،** جیسے اس طرح کہنا: ”اللہ کے لیے میں یہ عہد کرتا ہوں، یعنی نذر مانتا ہوں کہ اپنا کپڑا پہنوں گا۔“ اس کا حکم یہ ہے کہ کپڑا پہننے اور کفارہ دینے میں سے اسے کسی ایک کا اختیار ہو گا۔ (4) **مکروہ نذر،** جیسے یہ کہنا: ”میں اللہ کے لیے یہ عہد کرتا ہوں، یعنی نذر مانتا ہوں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دوں گا۔“ اس کا حکم یہ ہے کہ ایسے شخص کے بارے میں سنت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی نذر کے لیے قسم کا کفارہ ادا کرے اور نذر پوری نہ کرے اور اگر اپنی نذر پوری کرتا ہے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ (5) **نذر معصیت،** یعنی گناہ کی نذر، جیسے کہے: ”اللہ کے لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ پوری کروں گا۔“ اس بارے میں حکم یہ ہے کہ اس نذر کا پورا کرنا حرام ہے اور قسم کا کفارہ دیا جائے گا اور اگر وہ کام کر لیا تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے، البتہ وہ شخص گناہ گار ہو گا۔ (6) **نذر طاعت،** جیسے تقرب الی اللہ کی نیت سے یہ کہے: ”میں اللہ کے لیے عہد کرتا ہوں کہ اتنی اتنی رکعت نماز پڑھوں گا۔“ اور اگر اس نذر کو کسی شرط سے مشروط کیا، جیسے مریض کی شفیایابی وغیرہ تو شرط پائی جانے پر اس کا پورا کرنا واجب ہو گا اور اگر کسی شرط سے مشروط نہ کیا تو مطلقاً پورا کرنا واجب ہے۔

*** رضاعت:** دودھ پینے سے بھی حرمت اسی طرح ثابت ہوتی ہے جس طرح نسب سے، البتہ اس کے لیے چند شرطیں ہیں: دودھ ولادت کی وجہ سے آ رہا ہو نہ کہ کسی اور وجہ سے۔ ولادت کے بعد دو سال کے اندر بچہ دودھ پیے۔ یقینی طور پر پانچ بار یا اس سے زیادہ دودھ پیے۔ ایک بار سے مراد یہ ہے کہ بچہ چھاتی کو منہ میں لے کر چوسے اور خود ہی چھوڑ دے، آسودہ و شکم سیر ہونا شرط نہیں ہے۔ رضاعت سے حق نفقہ و میراث ثابت نہیں ہوتا۔

*** وصیت:** جس شخص پر کوئی حق، جیسے قرض وغیرہ ہو اور اس پر کوئی دلیل نہ ہو تو اس پر موت کے بعد کے لیے وصیت کرنا واجب ہے، چنانچہ وہ صاحب حق کے لیے اس کی ادائیگی کی وصیت کرے۔ اور جو شخص بہت زیادہ مال چھوڑ رہا ہو اس کے لیے

وُصیت کرنا مسنون ہے، چنانچہ اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ اپنے مال کے پانچویں حصے کی وُصیت اپنے کسی غریب قریبی رشتے دار کے لیے کر دے بشرطیکہ وہ وارث نہ ہو، اور اگر کوئی قریبی رشتے دار نہ ہو تو کسی مسکین، عالم اور نیک شخص کے لیے وُصیت کرے۔ جس فقیر شخص کے وارث ہوں تو اس کا وُصیت کرنا مکروہ ہے اور اگر وُشاء مالدار ہوں تو جائز ہے۔ ایک تنائی مال سے زیادہ کی وُصیت کسی اجنبی کے لیے جائز نہیں ہے اور وارث کے حق میں کسی بھی چیز کی وُصیت، خواہ وہ قلیل مقدار میں ہی ہو جائز نہیں ہے۔ ہاں، اگر وفات کے بعد باقی وُشاء اس پر متفق ہوں تو جائز ہے۔ اگر وُصیت کرنے والا اس طرح کہہ دے کہ میں (اپنی وُصیت سے) رجوع کر رہا ہوں یا اسے باطل کر رہا ہوں یا بدل رہا ہوں یا اس قسم کے دیگر الفاظ کے تو وُصیت باطل ہو جائے گی۔

ابتداءً وُصیت میں یہ لکھنا مستحب ہے: **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** یہ فلاں کی وُصیت ہے اور وہ گواہی دے رہا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ بھی گواہی دے رہا ہے کہ جنت حق ہے، جہنم حق ہے، قیامت حق ہے، اس کی آمد میں کوئی شبہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اہل قبور کو ضرور اٹھائے گا، میری اہل خانہ کو وُصیت ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے رہیں، اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح رکھیں۔ اور اگر وہ حقیقی مومن ہیں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں، میں انھیں اس چیز کی وُصیت کرتا ہوں جس کی وُصیت حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام نے اپنے بیٹوں کو کی تھی: ﴿يٰۤاِبْرٰهٖمَ اِنَّ اللّٰهَ اَصْطَفٰی لَکُمُ الذِّیْنَ فَلَا تَمُوْثُنَّ اِلاّ وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾^(۱۰۰) اے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین اسلام کا انتخاب کیا ہے اس لیے تم لوگ مسلمان ہو کر ہی مرنا۔ (۱۰۰: ۱۳۲) پھر اس کے بعد حقوق وغیرہ سے متعلق جو وُصیت کرنی ہے، لکھے۔

* جب اللہ کے رسول ﷺ پر درود بھیجا جائے تو مستحب یہ ہے کہ درود کے ساتھ سلام کا ذکر بھی کیا جائے، صرف ایک ہی پر اکتفا نہ کرے۔ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور لوگوں پر درود و سلام ابتداءً اور مستقلاً نہیں بھیجا جائے گا، چنانچہ یوں نہیں کہا جائے گا کہ ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم یا ابو بکر مکرؤہ تنزیہی ہے، البتہ غیر نبی پر نبیوں کے ساتھ اور ان کی اتباع میں درود بھیجنا مستحب طور پر جائز ہے، چنانچہ اس طرح کہا جا سکتا ہے: **اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ** "اے اللہ! محمد ﷺ پر، آپ کی آل پر، آپ کے صحابہ پر، آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر رحمتیں بھیج۔"

صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے بعد علماء و صالحین اور تمام بزرگان دین کے لیے رضنا اور رحمت الہی کی دعا کرنا مستحب ہے، چنانچہ اس طرح کہا جائے گا کہ لبونینہ، مالک، شافعی اور احمد رضی اللہ عنہم یا رضی اللہ عنہم۔

* **ذبیحہ**: خشکی کا رتنے والا ہر وہ جانور جس کا کھانا جائز اور اسکا پکڑنا ممکن ہے تو اس کے حلال ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اسے ذبح کیا جائے۔ ذبح کے لیے چار شرطیں ہیں: ذبح کرنے والا (مسلمان) عاقل ہو۔ ذبح کرنے والا آلہ ناخن و دانت کے علاوہ کسی اور دھات سے بنا ہو کیونکہ ناخن اور دانت سے ذبح کرنا جائز نہیں۔ معلقوم، زرخزا (جسے بلعوم کہتے ہیں) اور گردن کی دوٹوں موٹی رگوں کا یا ایک رگ ہی کا کھنا۔ جب ذبح کے لیے ہاتھ کو حرکت دی جائے تو بسم اللہ کہنا، بسم اللہ کے ساتھ اللہ اجر کہنا بھی سنت ہے، لا علمی کی بنیاد پر نہیں لیکن اگر جمول کر کسی نے بسم اللہ چھوڑ دی تو، "بسم اللہ" ساقط ہو جائے گی اور ذبیحہ حلال ہوگا۔

* **شکار**: جو حلال جانور طبعی طور پر خشکی ہوں اور قابو میں نہ کیے جا سکتے ہوں انھیں نشانہ بنانے کو شکار کہتے ہیں۔ شکار کی رغبت رکھنے والے کے لیے شکار کرنا جائز اور کھیل تماشا کے طور پر مکروہ ہے۔ شکار کا پچھا کرنے سے اگر لوگوں کی کھیتی اور جانے رہائش وغیرہ کو نقصان ہو تو ایسا شکار کرنا حرام ہے۔

شکار چار شرطوں کے ساتھ جائز و حلال ہے: (1) شکار کرنے والا شخص ایسا ہو جس کا ذبیحہ حلال ہے۔ (2) ایسا آہ استعمال کیا جائے کہ جس کے ساتھ ذبح کیا گیا جانور حلال ہو، یعنی آہ دھار والا ہو، جیسے نیزہ اور تیر وغیرہ۔ اور اگر کسی شکاری جانور سے شکار کیا جا رہا ہو، جیسے کتا، باز وغیرہ تو ضروری ہے کہ وہ سدھایا ہو۔ شکار کرنے کا ارادہ ہو، وہ اس طرح کہ شکار کی نیت سے آہ شکار چھوڑا جائے اور اگر بلا ارادہ شکار ہو گیا ہو تو کھانا جائز نہیں ہو گا الا یہ کہ وہ زندہ ہو اور اسے ذبح کر لیا جائے۔ آہ شکار کو استعمال کرتے وقت بسم اللہ کہنا، اس موقع پر اگر بسم اللہ کہنا بھول گیا تو بسم اللہ ساقط نہ ہوگی، بسم اللہ کے بغیر اس کا کھانا حرام ہوگا۔

*** کھانا:** ہر وہ چیز جو کھانے اور پینے میں آتی ہے اسے "طعام" (کھانا) کہتے ہیں۔ اس بارے میں اصل قاعدہ یہ ہے کہ ہر چیز حلال ہے، چنانچہ کوئی بھی کھانا تین شرطوں کے ساتھ حلال ہے: کھانے کی وہ چیز پاک ہو۔ اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔ بذات خود وہ گندگی نہ ہو۔

ہر اس چیز کا کھانا حرام ہے جو ناپاک ہو، جیسے خون اور مردار یا جو باعث ضرر ہو، جیسے زہر، اور جو گندہ سمجھا جاتا ہو، جیسے لید، پیشاب، جوں، کھٹل اور مچھر وغیرہ۔

نخلی میں رسنے والے درج ذیل جانور حرام ہیں: پالتو گدھا، ہر وہ جانور جو اپنے دانت سے چماڑ کر کھاتا ہو، جیسے شیر، پیتا، بھیریا، تیندو، کتا، سور، بندر، بلی، خواہ وحشی ہو، اسی طرح لومڑی اور گلہری وغیرہ، البتہ لگڑ بھگا اس سے مستثنیٰ ہے۔ چڑیوں میں سے ہر وہ پرندہ حرام ہے جو اپنے پنچے سے شکار کرتا ہو، جیسے عقاب، شکرہ، باشق (شکرے جیسا پرندہ)، شامین، چیل اور الو وغیرہ۔ اور ہر وہ پرندہ جو مردار کھاتا ہو، جیسے گدھ، سارس وغیرہ۔ اسی طرح ہر وہ جانور حرام ہے جسے عرب کے شہری باشندے ضبیث اور گندہ سمجھتے ہوں، جیسے ہمرگا، پچا، بھڑ، مکھی، شدکی مکھی، پرڈانے، بدہد، ساسی، سانپ اور نیس، یعنی بڑی ساسی۔ اسی طرح کیرے مکوڑے بھی حرام ہیں، جیسے چھوٹے کیرے، چوہے، گریلے اور چھچھلی۔ اور ہر وہ جانور حرام ہے جس کے قتل کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے، جیسے بچھو، یا اس کے قتل سے شریعت نے روکا ہے، جیسے چوہنی وغیرہ اور ہر وہ جانور حرام ہے جو ایسے دو جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہوا جن میں ایک کا کھانا حلال ہے اور دوسرا کا حرام جیسے "سمع" (بھیریے کے ملاپ سے بچو کا بچہ) البتہ وہ جانور جو دو حلال جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہوا ہو وہ حرام نہیں ہے، جیسے خچر جو نیل گائے اور گھوڑے سے تولد ہوا ہو۔

مذکورہ تمام قسموں کے علاوہ جتنے جانور ہیں سب حلال ہیں جیسے پالتو چوپائے اور گھوڑا۔ اور وحشی جانور بھی حلال ہیں، جیسے زرافہ، خرگوش، ذب، (ڈبر: بلی سے چھوٹا ایک جانور ہے جس کی دم اور کان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔) ریبوع (ریبوع: بچوہے کے مانند ایک جانور جس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی ٹانگیں بڑی جبکہ دم لمبی ہوتی ہے۔)، سانڈا، ہرن اور پرندے بھی، جیسے شتر مرغ، مرغی، مور، طوطا، کبوتر، چڑیاں، بلخ اور مرغابی۔ اسی طرح پانی میں رسنے والے تمام پرندے اور پانی کے جانور بھی حلال ہیں، البتہ مینڈک، سانپ اور گھرنیال (گلرچھ) اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اسی طرح وہ کھیتی اور پھل جے ناپاک پانی سے سینٹا گیا ہو یا ناپاک مادہ بطور کھاد استعمال ہوا ہو تو اس کا کھانا بھی جائز ہے الا یہ کہ نجاست کا اثر اس میں مزے اور بو کی شکل میں ظاہر ہو جائے تو حرام ہوگا۔ کوندہ، مٹی اور کچھڑ کا کھانا مکروہ ہے، اسی طرح پیاز اور لسن وغیرہ کو بغیر پکانے کھانا مکروہ ہے اور اگر بھوک کی وجہ سے مجبور ہو گیا تو اتنی مقدار میں کھانا واجب ہے جس سے اس کی جان بچ سکے۔

*** کافروں کے تھواروں کے موقع پر انہیں مبارک باد پیش کرنا، ان کے تھواروں میں شریک ہونا اور انہیں سلام میں پہل کرنا حرام ہے اور اگر وہ سلام کرنے میں پہل کریں تو "وعلیکم" کہہ کر ان کا جواب دینا واجب ہے۔ کافروں کے لیے اور کسی بدعتی کے لیے کھرا ہونا حرام اور ان سے مصافحہ کرنا مکروہ ہے، ان کی تعزیت و عیادت بھی بغیر کسی شرعی مصلحت کے حرام ہے۔**

شرعی جھاڑ پھونک

سنت الہیہ پر غور کرنے والا جانتا ہے کہ انسانوں کے لیے مصیبت و پریشانی اللہ تعالیٰ کی سنت ثابتہ و مقدرہ اور سنت کونیہ و قدریہ رہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَيَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالسَّمَرَاتِ وَبَشِيرِ الْأَصْنَابِ﴾ اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ (البقرہ: 155)

اس شخص کا سمجھنا غلط ہے جو یہ کہتا ہے کہ نیک بندے بلاء و مصیبت سے بعید اور بعید تر ہیں بلکہ یہ تو ایمان کامل کی دلیل ہے، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ زیادہ سخت مصائب کا سامنا کن لوگوں کو کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: «الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الصَّالِحُونَ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا أَمْثَلُ مِنَ النَّاسِ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِن كَانَ فِي دِينِهِ صَلَاحَةٌ زِيدَ فِي بِلَاقِهِ، وَإِن كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ خُفِّفَ عَنْهُ» انبیاء پھر صالحین، پھر لوگوں میں سے زیادہ بہتر، پھر ان سے کم تر، آدمی کو اس کے دین کے حساب سے آزمایا جاتا ہے اگر اس کے دین میں ثابت قدمی اور پختگی ہے تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور اگر اس کے دین میں ہلکا پن ہوتا ہے تو اسے ہلکی آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ (ترمذی: ۱۰۰۰)

مصیبت میں پڑنا تو بندے سے محبت الہی کی دلیل ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ» اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں ڈالتا ہے۔ (ترمذی: ۱۰۰۰) نیز مصیبت میں مبتلا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُؤَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ "خیر" کا ارادہ رکھتا ہے تو دنیا ہی میں اس کے گناہوں کی سزا جلد دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ "شر" کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا روکے رکھتا ہے تاکہ قیامت کے دن اسے پورا پورا بدلہ دے۔ (ترمذی: ۱۰۰۰)

اسی طرح مصیبت و پریشانی، خواہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو وہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أذى شَوْكَةً فَمَا قَوْقَهَا إِلَّا صَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحْتَطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا» کسی مسلمان کو جب کاٹنا یا اس سے پھوٹی بڑی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے (سوکھے) پتے جھاڑ دیتا ہے۔ (ترمذی: ۱۰۰۰)

اس لیے مصیبت میں گرفتار مسلمان اگر نیکو کار ہے تو اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے یا پھر درجات کی بلندی کا سبب ہے اور اگر مصیبت میں گرفتار مسلمان گناہ گار ہے تو اس کے گناہوں کا کفارہ اور ان کی خطرناکی، کی یاد دہانی ہے، چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ خشکی اور تری میں لوگوں کی بد اعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے، جو انہوں نے کیے تاکہ وہ رجوع کریں۔ (الروم: 41)

آزمائش کی قسمیں: بلاء و مصیبت مختلف طرح کی ہوتی ہیں: خیر و بھلائی کے ذریعے سے آزمائش، جیسے بہت زیادہ مال، اور بری چیز کے ذریعے سے آزمائش، جیسے خوف، بھوک، پیاس اور مال کی کمی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَبَلَّوْكُمْ بِالْخَيْرِ وَالْخَيْرِ فَتْنَةً﴾ ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کریں گے۔ (الانبیاء: 35)

بری چیزوں کے ذریعے سے آزمائش میں بیماری و موت بھی داخل ہے جس کا بہت بڑا سبب نظر بد اور جادو ہے جو حسد کی وجہ سے

پیدا ہوتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: **«أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ قَضَاءِ اللَّهِ وَقَدْرِهِ بِالْعَيْنِ»** "قضا و قدر الہی کے بعد (طبعی موت کے بعد) میری امت کے زیادہ لوگ نظر بد لگنے کی وجہ سے مرے گے۔" (یاسی)

جادو اور نظر بد سے بچاؤ: بچاؤ کے ذرائع، یعنی پرہیز: ہمیں چاہیے کہ جادو اور نظر بد لگنے سے قبل ان سے بچاؤ کے اسباب کو پہچانیں اور ان کے مطابق عمل کریں کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ جادو اور نظر بد سے بچاؤ متعدد ذرائع سے ہوتا ہے: * توحید پر استقامت، اس کائنات میں تصرف کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا اور کثرت سے نیک اعمال کرنا۔ * اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن، اس پر توکل، ہر عارضی بیماری اور نظر بد کے بارے میں اس و ہم میں مبتلا نہ ہونا کہ اس کا سبب کون سا ہے کیونکہ وہ ہم خود ایک مرض ہے۔ * جس شخص کے بارے میں مشور ہو جائے کہ وہ عاقل ہے (اس کی نظر بد لگتی ہے) یا جادو گر ہے تو ذرا کی وجہ سے نہیں بلکہ تلاش سبب کے طور پر اس سے دور رہیں۔ * جو چیز اچھی لگے تو اسے دیکھ کر اللہ کا ذکر اور برکت کی دعا کریں، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: **«إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ، أَوْ أَحَبِّهِ مَا يُحِبُّ، فَلْيُرِّدْكَ، فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ»** "جب کسی کو اپنی ذات، اپنے مال یا اپنے بھائی کی کوئی چیز اچھی لگے تو اس پر برکت کی دعا کرے کیونکہ نظر کا لگنا حق ہے۔" (امم، بک، برکت کی دعا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کہے: **«بَارَكَ اللَّهُ لَكَ»** اس میں اللہ تعالیٰ آپ کے لیے برکت دے یا اس چیز کو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے باعث برکت بنائے۔" اور **«تَبَارَكَ اللَّهُ»** "اللہ تعالیٰ بہت برکت والا ہے" نہ بولے۔ * جادو سے بچاؤ کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ روزانہ صبح کو مدینہ منورہ کی گجھ نامی کھجور کے سات دانے کھائے۔ * اللہ تعالیٰ کی پناہ لے اور اس پر توکل کرے، اس کے ساتھ حسن ظن رکھے، نظر بد اور جادو سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگتا رہے، صبح و شام کے اذکار و معوذات کا اہتمام کرے، اذکار و معوذات کے محکم الہی اثر انداز ہونے کی کئی بیشی میں دو باتوں کا بہت بڑا دلیل ہے: (1) اس بات پر ایمان و یقین کہ جو کچھ ان دعاؤں اور اذکار میں مذکور ہے وہ حق اور سچ ہے اور وہ باذن اللہ ہی مفید ہے۔ (2) ان اذکار کو زبان سے ادا کرے، کان سے سنے اور دل سے ان پر متوجہ ہو کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی دعا ہے اور لا پرؤا اور غافل دل سے کی گئی دعا قبول نہیں ہوتی جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے۔

ذکر اور معوذات کا وقت: صبح کے اذکار نماز فجر کے بعد ادا کیے جائیں جبکہ شام کے اذکار عصر کی نماز کے بعد کیے جائیں۔ جب کسی مسلمان کو یہ اذکار بھول گئے یا ان سے غفلت میں پڑ گیا تو جب یاد آئے کہ لے۔

نظر بد وغیرہ لگنے کی علامات: حکمت (علاج و معالجہ کا مادی طریقہ) اور شرعی مجاز پھونکت میں کوئی نکر او نہیں ہے، چنانچہ قرآن مجید میں جسمانی و روحانی دونوں طرح کے امراض کی شفا ہے۔ اگر انسان جسمانی بیماریوں سے محفوظ ہے تو نظر بد اور جادو وغیرہ کی علامتیں غالباً اس طرح ظاہر ہوتی ہیں: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والا درد سر، چہرے کا پھیلا پن، بار بار پیشاب کی حاجت ہونا، کثرت سے پسینہ آنا، جھوک کم لگنا، ہاتھ پاؤں پر چوٹی کے چلنے بیسی کیفیت و سرسراہٹ ہونا، جوڑوں میں سردی یا گرمی کی کیفیت، دل کی دھڑکن کی تیزی، پیٹھ کے نچلے حصے اور کندھوں کے درمیان ادھر ادھر منتقل ہونے والا درد، ٹھنکینی و بے چینی، رات میں بے چینی، شدید خوف، شدید غصہ، کثرت سے ڈکار لینا، جمانی لینا، آہ بھرنا، تنہائی پسند کرنا، سستی و کابل، کثرت سے نیند کی رغبت اور صحت و تندرستی کے متعلق ایسی پریشانیاں جن کا کوئی معروف طبی سبب نہ ہو، مرض کی شدت و عدم شدت کے اعتبار سے یہ علامات ساری یا بعض پائی جاتی ہیں۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ دل اور ایمان کے لحاظ سے اس قدر قوی ہو کہ اس میں وسوسوں کا دخل نہ ہو سکے، چنانچہ ایسا نہ ہو کہ مذکورہ علامات میں سے کسی ایک علامت کے وجود سے وہم میں مبتلا ہو جائے اور یہ سمجھنے لگے کہ اسے کوئی نہ کوئی مرض ضرور لاحق

ہے کیونکہ وہم کا علاج تمام بیماریوں کے علاج کے مقابلے میں زیادہ مشکل ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مذکورہ بعض علامتیں ان لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں جو بالکل تندرست ہوتے ہیں اور بسا اوقات ان کا سبب کوئی جسمانی مرض ہوتا ہے اور کبھی کبھار ان کا سبب ایمان کی کمزوری بھی بنتی ہے، جیسے تنگ دلی، غم اور سستی وغیرہ، ایسی صورت حال میں اسے اللہ کے ساتھ اپنے تعلقات کے بارے میں نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اگر بیماری کا سبب نظر بدلے تو باذن اللہ اس کا علاج دوں میں سے کسی ایک ذریعے سے ہو سکتا ہے: (1) نظر لگانے والا شخص اگر معلوم ہو جائے تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا جائے تو اس پانی یا اس کے باقی حصے سے غسل کیا جائے۔ (2) نظر لگانے والا شخص معلوم نہ ہو سکے تو دعا، جھاڑ پھونک اور پھینک لگوا کر علاج کیا جائے۔

اگر بیماری جادو کی وجہ سے ہے تو باذن اللہ اس کا علاج ذیل میں مذکور کسی ایک ذریعے سے ہو سکتا ہے: (1) اگر جادو کی جگہ معلوم ہو تو اسے نکال کر موعودتین پڑھتے ہوئے اس کی گرہیں کھول دی جائیں، پھر اسے جلا دیا جائے۔ (2) شرعی جھاڑ پھونک: قرآنی آیات، ناس کر موعودتین، سورہ بقرہ اور دعائوں کے ذریعے سے، عنقریب وہ دعائیں بھی ذکر کی جا رہی ہیں۔ (3) نشہ کے ذریعے سے اور نشہ کی دو قسمیں ہیں: (1) حرام نشہ: جادو کا توڑ جادو کے ذریعے سے اور جادو کو ختم کرنے کے لیے جادوگر کے پاس جانا۔ (ب) جائز نشہ: اس کی ایک صورت یہ ہے کہ بیری کے سات پتے لے کر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر انہیں کوئیں، پھر تین بار اس پر سورہ کافرون، سورہ اخلاص اور موعودتین پڑھ کر اسے پانی میں ڈال دیں اور بار بار اسے پیا کریں اس سے غسل کریں یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے شفا حاصل ہو جائے۔ (سنت مہاراج: 4) جادو نکالنا: جادو کا اثر اگر پیٹ میں ہے تو دست آور دوا استعمال کر کے پیٹ کو صاف کر دیا جائے اور اگر پیٹ کے علاوہ کہیں اور ہے تو سنگی لگوانے کے ذریعے سے۔

دم کرنا:

اس کی چند شرائط ہیں: (1) اللہ کے ناموں اور صفوں کے ذریعے سے ہو۔ (2) عربی زبان ہو یا ایسے کلمات ہوں جن کے معنی سمجھ میں آتے ہیں۔ (3) یہ اعتقاد رہے کہ جھاڑ پھونک بذات خود اثر نہیں کرتے بلکہ شفا دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جھاڑ پھونک کرنے والے کے لیے شرائط: (1) مستحب یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو، نیک اور پرہیزگار ہو۔ جو شخص جس قدر پرہیزگار ہوگا اس کے دم کا اثر بھی اتنا زیادہ ہوگا۔ (2) دم کرنے کے دوران میں صدق دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو اس طرح کہ زبان و دل دونوں حاضر ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ انسان خود اپنے آپ پر دم کرے کیونکہ دوسرے کا دل غالباً غافل رہتا ہے اور یہ بھی واضح

1 نظر بد عام طور پر جنوں کے باذن اللہ تکلیف دینے کے سبب سے ہوتی ہے وہ یوں کہ دیکھنے والا کسی ایسی مجلس میں جس میں جن موجود ہوتا ہے اس شخص کا وصف بیان کرتا ہے جس کو نظر لگتی ہے، اب اگر وہاں کوئی رکاوٹ، جیسے ذکر و نماز وغیرہ نہیں پائی جاتی تو حکم الہی جن کا اس پر اثر ہو جاتا ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ”نظر لگنا حق ہے۔“ (صحیح ابوداؤد، سنن، 5740) ایک اور روایت میں ہے: ”وہاں شیطان اور انسان کا جسد موجود رہتے ہیں۔“ (سنن ابوداؤد، 4392) امام بیہقی نے اسے صحیح کہا ہے اور اس کے شواہد بھی ہیں۔ نظر سے اسے اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ دیکھنے کے بعد ہی وصف کا بیان ہوتا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنکھ ہی خود نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ بسا اوقات اندھے کی بھی نظر لگ جاتی ہے، حالانکہ وہ دیکھتا نہیں ہے۔

2 جادو پھونک کر میں، جھاڑ پھونک اور ایسے کلمات میں جنہیں پڑھ کر کچھ عملیات کر کے جس پر جادو کیا جا رہا ہے اس کے جسم یا دل یا عقل پر سیدھے اثر ڈالا جاتا ہے، جادو کی فی الواقع ایک حقیقت ہے، چنانچہ بعض جادو انسان کو قتل کر دیتے ہیں، بعض کے اثر سے انسان بیمار ہو جاتا ہے، بعض کے اثر سے ایک مرد اپنی بیوی سے ہم بستہ نہیں ہو پاتا، بعض جادو ایسے ہیں کہ ان کے اثر سے میاں بیوی میں تفریق ہو جاتی ہے۔ جادو کی بعض صورتیں شرک و کفر میں اور بعض گناہ کبیرہ ہیں۔

3 اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ بہترین چیز جس کے ذریعے سے تم علاج کرو، وہ سنگی لگوانا ہے۔ اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے جسمانی امراض جن کا سبب نظر بد اور جادو ہوتا ہے، جیسے کینسر وغیرہ سے اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے، اس بارے میں متعدد واقعات ثابت ہیں۔

ہے کہ کوئی کسی کی ضرورت و پریشانی کو اس سے زیادہ نہیں جانتا اور پریشان حال کی دعا کی قبولیت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔
جس پر دم کیا جائے اس کے لیے شراٹھ: 1) مستحب یہ ہے کہ وہ شخص مومن و صالح بندہ ہو۔ ایمان کے بقدر دعا کا اثر بڑھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً حَمِيمًا لِّنَشْرِبَ مِنْهُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَذُوقُوا الْعَذَابَ﴾¹
 یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا و رحمت ہے، باقی قائلوں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ ”(بی اسرئیل: 82) 2) صدق دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو کہ اللہ اسے شفا دے۔ 3) شفا کے حصول میں جلد بازی نہ کرے کیونکہ دم کرنا بھی ایک دعا ہے اور دعا کی قبولیت میں جلد بازی سے کام لیا تو ممکن ہے کہ اس کی دعا قبول نہ ہو، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ﴿بَسْتَجَابَ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَجْعَلْ يَقُولُ: دَعَوْتُ قَلَمٌ يُسْتَجَبُ لِي﴾² تمہارے ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ جلد بازی سے کام نہ لے، جیسے یہ کہے کہ میں نے دعا تو کی لیکن قبول نہیں ہوئی۔ ”(بی اسرئیل: 82) 4) صرف دم کرنے کے متعدد طریقے: 1) دعا پڑھ کر اس طرح دم کرنا کہ پھونک کے ساتھ معمولی سا تھوک بھی نکلے۔ 2) صرف پڑھنا (پھونک نہ مارنا)۔ 3) انگلی پر تھوک لگا کر مٹی میں ملانا، پھر اس مٹی لگی انگلی کو تکلیف کی جگہ رکھ کر دعا کرنا۔ 4) دعا پڑھنے کے ساتھ ساتھ تکلیف کی جگہ پر ہاتھ پھیرنا۔

چند آیات و احادیث جن کے ذریعے سے مریض پر دم کیا جائے:

﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾¹ ﴿أَمْرٌ يُحْشَدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَاءٍ أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾²
 ﴿أَمَّنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَكِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفِرُّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾³ لَا يَكْفِيكَ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَسَعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِمْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لِامْلَاقِنَا بِنَايِهِ. وَأَعْفُ عَنَّا وَاعْفُرْنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾⁴
 ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾⁴

- 1) وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی (بچا) معبود نہیں، زندہ ہے، سب کو سنھالے ہوئے ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کو اپنے امانے میں نہیں لاسکتے، سوائے اس بات کے جو وہ چاہے۔ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے، اور اسے ان دونوں کی حفاظت تحمقانی نہیں اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔ (البقرہ: 255)
- 2) کیا وہ اس پر لوگوں سے حمد کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے۔ (النہار: 54)
- 3) رسول اس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں، جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (علم) سنا اور اطاعت کی، اسے ہمارے رب! ہم تیری شخص پاستے میں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کرانا ہے۔ اللہ کسی کو اس کی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمانی اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھو اور ہم سے نہ درگزر فرما اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، ہیں تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ (البقرہ: 285-286)
- 4) اللہ تعالیٰ ان سے عتقہیب آپ کی کفایت کرے گا، اور وہ خوب سننے اور باتنے والا ہے۔ (البقرہ: 134)

۱ ﴿يَقَوْمًا أَجِيبُوا دَعَى اللَّهِ وَآمَنُوا بِهِ، يُغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجْزِمَكُمْ مِنْ عَذَابِ آلِيمٍ﴾
 ۲ ﴿وَنَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً هَوَّ شِقَاءَهُ وَرَحِمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾
 ۳ ﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّصَدَّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ﴾
 ۴ ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾
 ۵ ﴿قُلْ هُوَ الَّذِي أَمَّاؤُا هَدَىٰ وَشَفَاؤُا﴾
 ۶ ﴿فَازْجِعِ النَّصْرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فَطُورِ﴾
 ۷ ﴿ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾
 ۸ ﴿وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيَلْفِقُونَكَ بَأْسُهُمْ لِيَمَسُّوكَ لِمَا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَنْجُونٌ﴾
 ۹ ﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ﴾
 ۱۰ ﴿فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا﴾
 ۱۱ ﴿قَالُوا يَمُوسَىٰ إِنَّمَّا أَنْتَ نَجِيُّ رَبِّكَ وَأَخِي هَارُونَ﴾
 ۱۲ ﴿فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةٌ مُّوسَىٰ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا نَبَأُ الْآخِلِيِّينَ﴾
 ۱۳ ﴿فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ﴾
 ۱۴ ﴿لَقَدْ رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ فِي الْوَادِعِ وَالْحَقْلِ الَّذِي كَفَرْنَا بِهِ نَدْعُكَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ أَهْلُ الْبَيْتِ﴾
 ۱۵ ﴿هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ﴾

- ۱ ﴿اے ہماری قوم اللہ کے بلانے والے کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ، تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں الٹا عذاب سے پناہ دے گا۔﴾
 [الاتقاف: ۳۱]
 ۲ ﴿اور ہم قرآن میں سے جو نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔﴾ (علی اسرا: اہل، 82)
 ۳ ﴿اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔﴾ (الاشرا: 80)
 ۴ ﴿اور ہم یہ قرآن پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے ڈر کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔﴾ (انبیاء: 21)
 ۵ ﴿اور مومنوں کے سینوں کو شفا (سکینہ) بخشنے لگا۔﴾ (البقرہ: 14)
 ۶ ﴿کہہ دیجئے: وہ ان کے لیے، جو ایمان لائے، ہدایت اور شفا ہے۔﴾ (م: المہجہ: 44)
 ۷ ﴿پھر نگاہ ڈال، کیا تو کوئی دروازہ دیکھتا ہے؟۔﴾ (ملک: 3)
 ۸ ﴿پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین نازل کی اور (ان کی مدد کے لیے) ایسے لشکر اتارے جنہیں تم نہیں دیکھتے۔﴾
 ۹ ﴿یوں لگتا ہے جیسے کافر اپنی (بری) نظروں سے آپ کو پھلا دیں گے جب وہ یہ ذکر (قرآن) سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے شک وہ تو یقیناً دیوانہ ہے۔﴾ (القصص: 51)
 ۱۰ ﴿اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ تو (بھی) اپنا عصا ڈال۔ (جب اس نے ڈالا) تو وہ دیکھتے دیکھتے (اڑدیاں کر ان سانپوں کو) نکلنے لگا جو وہ (بادوگر) کہتے تھے۔ بالآخر حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ وہ لوگ کر رہے تھے باطل ٹھہرا۔ تب وہ بادوگر وہیں مغلوب ہو گئے اور ذلیل و خوار ہو کر پیچھے ہٹ آئے۔﴾ (المرات: 117-119)
 ۱۱ ﴿پھر اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور ایسے لشکروں سے اس کی مدد کی جنہیں تم نے نہیں دیکھا ہے۔﴾ (البقرہ: 40)
 ۱۲ ﴿(ان بادوگروں نے) کہا: اے موسیٰ! یا تو تو ڈال یا ہم ہی ہوں پہلے ڈالنے والے؟ موسیٰ نے کہا: بلکہ سبھی ڈالو، پھر تمہیں ان کے عادیوں کی وجہ سے موسیٰ کو یہ خیال کرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور ان کی لٹھیاں بلاشبہ دوڑ رہی ہیں۔ پھر موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا: خوف نہ کھا، بے شک تو ہی غالب رہے گا۔ اور جو (الصحیح) تیرے دائیں ہاتھ میں ہے اسے ڈال دے، وہ نکل جائے گی اس کو جو کچھ انھوں نے بنایا ہے، بس انھوں نے تو بادوگر کا فریب تراشا ہے، اور بادوگر جہاں سے بھی آئے گا میاب نہیں ہوتا۔﴾ (طہ: 65-69)
 ۱۳ ﴿تو اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر تسکین نازل کی، اور ان کو تقویٰ کی بات پر ثابت قدم رکھا اور اس کے زیادہ صحیح اور اہل تھے۔﴾ (الرحہ: 26)
 ۱۴ ﴿یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے، چنانچہ ان کے دلوں میں جو (خلوص) تھا، وہ اس نے بان لیا تو اس نے ان پر تسکین نازل کی اور بدلے میں انہیں قریب کی رحمت دی۔﴾ (الرحہ: 18)

درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہنا:

- ✽ **أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ².** (سات مرتبہ)
- ✽ **أَعْيُنُكَ بِصَلَاتِ اللَّهِ الْقَامَةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامِتَةٍ³.** (تین دفعہ)
- ✽ **اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ النَّاسَ إِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا⁴.** (تین دفعہ)
- ✽ **اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ حَزَنَهَا وَبَرِّدْهَا وَوَصِّبْهَا⁵.** (ایک بار)
- ✽ **حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ⁶.** (سات دفعہ)
- ✽ **بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ⁷.** (تین دفعہ)
- ✽ **«بِسْمِ اللَّهِ»** اللہ کے نام کے ساتھ۔ (تین بار کہئے): **أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَا أَحْزَنُ وَأَحْزَرُ⁸.** (سات بار)۔

بعض ضروری باتیں:

- 1 **عائن** (جس کی نظر لگتی ہے) سے متعلق خرافات کی تصدیق کرنا جائز نہیں ہے، جیسے یہ کہ (بطور علاج) اس کا پیٹھ پینا وغیرہ۔
- 2 جس پر نظر بد کا ڈر ہو تو اس ڈر سے اس کے پاس چمچا، لنگن اور پتوں وغیرہ کی صورت میں تعویذ لگانا جائز نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: **«مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَكَلَّمَ لَيْتَهُ»** جو شخص کوئی چیز لگاتا ہے تو اسے اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ (ترمذی)
- 3 اگر وہ لگائی جانے والی چیز قرآنی تعویذ ہو تو اس بارے میں بھی علماء کا اختلاف ہے، البتہ اس سے پرہیز بہتر ہے۔
- 4 ماشاء اللہ، تبارک اللہ، لکھنا، تلوار، چھری اور آٹھ کی تصویر بنانا، گاڑی میں قرآن رکھنا یا گھروں میں قرآن مجید کی بعض آیات کا لگانا یہ تمام چیزیں نظر بد سے نہیں بچاتیں، بلکہ ممکن ہے کہ یہ چیزیں ناجائز تعویذ کے زمرے میں آئیں۔
- 5 **مریض** پر واجب ہے کہ دعا کی قبولیت پر یقین رکھے۔ شفا یابی میں دیر ہو رہی ہو تو اس پر توجہ نہ دے کیونکہ اگر اس سے یہ کہا جائے کہ تیری شفا اس میں ہے کہ یہ دوا تو زندگی بھر استعمال کرے تو وہ پریشان نہ ہو گا برخلاف اس کے کچھ مدت تک جھاز پھونک کرنے کو کہا جائے تو آلتا جاتا ہے، حالانکہ جھاز پھونک کے ہر لفظ کے بدلے جو وہ پڑھ رہا ہے ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی کا اجر دس گنا ملتا ہے اس لیے اسے چاہیے کہ دعا اور استغفار کو لازم پکڑے اور کثرت سے صدقہ و خیرات کرے کیونکہ صدقہ ان چیزوں میں شامل ہے جن سے شفا حاصل کی جاتی ہے۔

- 5 **اجتماعی طور پر تلاوت، قرآن و سنت کے خلاف ہے اس کا اثر بہت ہی کم ہوتا ہے۔** یہی حکم نیپ ریکارڈ پر اکتفا کرنے کا بھی ہے کیونکہ اس طرح نیت کا فقدان ہوتا ہے جبکہ دم کرنے والے کے لیے نیت شرط ہے۔ یہ الگ مسئلہ ہے کہ اس کا سنتا خیر و بھلائی سے خالی نہیں ہے، شفا پانے تک بار بار دم کرتے رہنا مسنون ہے اور اگر بار بار دم کرنا مشقت و پریشانی کا باعث ہو تو

1 «وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل کی تاکہ ان کے ایمان میں اور (مزید) ایمان کا اضافہ ہو۔» (الحج: 4)

2 «میں سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ مجھیں شفا عطا فرمائے۔» (ترمذی)

3 «میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگت جانے والی نظر سے۔» (ترمذی)

4 «اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دے (مریضوں کو) شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔» (سورہ: 5)

5 «اے اللہ! اس (مریض) کی گرمی، سردی اور بیماری کو دور کر دے۔» (سنن ابی داؤد)

6 «مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی مجھ پر حق نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا، وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔» (ابوداؤد)

7 «اللہ کے نام کے ساتھ میں مجھے دم کرتا ہوں ہر بیماری سے جو تیرے لیے تکلیف کا باعث ہے، ہر نفس کے شر سے یا حسد کرنے والے کی آنکھ سے، اللہ مجھے شفا عطا فرمائے، اللہ کے نام کے ساتھ میں مجھے دم کرتا ہوں۔» (مسلم)

8 «میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔» (مسلم)

اس میں کمی کر دے، کسی دعایا آیت کا کسی متعینہ تعداد کے ساتھ پڑھنا بغیر کسی دلیل کے صحیح نہیں ہے۔

6 بعض ایسی علامتیں ہیں جن کے ذریعے سے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ دم کرنے والا قرآن سے دم نہیں کر رہا ہے بلکہ جادو سے کام لے رہا ہے، ایسے بعض لوگوں کی ظاہری دینداری سے آپ کو دھوکا نہیں کھانا چاہیے، چنانچہ بسا اوقات ابتدا تو قرآن پڑھنے سے کرتے ہیں لیکن جلد ہی اسے بدل دیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے مسجدوں میں بھی آتے جاتے ہیں اور بسا اوقات آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ وہ آپ کے سامنے ذکر الہی بھی کرتے ہیں۔ خبردار! ایسے لوگوں سے ہوشیار رہیں دھوکے میں نہ آئیں۔

جادوگروں اور شعبہ بازوں کی چند علامتیں: * بیمار سے اس کا اور اس کی والدہ کا نام پوچھنا کیونکہ نام کی معرفت و عدم معرفت علاج میں موثر نہیں ہے۔ * مریض کا کوئی کچرا طلب کرنا، بیسے کرتا یا بنیان۔ * مریض سے کبھی کبھار ناس صفت کا لونی جانور مانگا جاتا ہے تاکہ اسے جن کے نام پر ذبح کرے اور بسا اوقات اس کا خون مریض پر لگایا جاتا ہے۔ * ایسے طلسمی الفاظ کا لکھنا یا پڑھنا جن کے معنی غیر مفہوم ہو یا بے معنی ہوں۔ * مریض کو ایسے کاغذات دینا جن پر کچھ نانسے بنے ہوں اور ان میں کچھ نمبر یا حروف لکھے ہوں اسے حجاب یا تعویذ کہتے ہیں۔ * ایک متعینہ مدت کے لیے کسی تاریک کمرے میں مریض کو تنہائی میں رستے کا حکم دینا، اس کو ”حجبہ“ (چلہ) کہتے ہیں۔ * ایک متعینہ مدت کے لیے مریض کو پانی چھونے سے روکنا۔ * زمین میں دفن کرنے کے لیے مریض کو کوئی چیز دینا یا جلانے اور دھونے لینے کے لیے کوئی کاغذ دینا۔ * مریض کو اس کی بعض وہ پوشیدہ باتیں بتلانا جسے کوئی اور نہ جانتا ہو، اسی طرح مریض کے بتانے سے قبل اس کا نام، اس کے شہر کا نام اور اس کی بیماری بتلا دینا۔ * مریض کے پینچنے ہی اس کی حالت کی تشخیص کرنا یا ٹیلی فون اور ڈاک کے ذریعے سے مریض کے مرض کی تشخیص کرنا۔

7 اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جن انسانوں میں داخل ہو جاتا ہے، دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿الَّذِينَ يَأْتِكُم مِّنَ الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ لَآ إِلَهَ إِلَّا كَمَا يَقُولُ الَّذِينَ يَتَخَطَّوهُمُ الشَّيَاطِينُ مِنَ الْمَمِينِ﴾ ”سو نور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اس طرح جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خطی بنا دے۔“ (البقرہ: 275)

مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس سے مراد وہ پاگل بہن ہے جو جنوں کے انسان کے اندر گھس جانے سے ہوتا ہے۔

تتمہ: جادو کا حکم: جادو برحق ہے اور اس کی تاثیر کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ وہ حرام ہے اور کبیرہ (بہت بڑا) گناہ ہے۔ اس کی دلیل نبی ﷺ کی حدیث ہے: ﴿اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكَ بِاللَّهِ، وَالسُّخْرُ... سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔“ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ ہلاک کر دینے والے گناہ کون کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شریک کرنا، جادو کرنا...“ (صحیح مسلم) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْمَالَغَةَ لَمَّا آسْرْتُمْهُ مَائِدَةً مِنَ الْآخِرَةِ يَتَخَلَّفُ بِكُمْ﴾ ”یقیناً انھیں علم ہے کہ جو اسے حاصل کرے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“

اور اس کی دو قسمیں ہیں: 1 گرہیں اور جھار پھونک جس کے ذریعے جادوگر جادوگریدہ کو نقصان پہنچانے کے لیے شیطین تکت رسانی حاصل کرتا ہے۔ **2** ایسی ادویات کا استعمال جو جادو زدہ کے بدن، اس کی عقل و ارادہ اور میلان کو متاثر کرتی ہیں جسے صرف اور عطفت کہتے ہیں۔ جادو زدہ کو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیز بدل گئی ہے یا حرکت کر رہی ہے یا چل رہی ہے یا اس طرح کے دیگر محسوسات۔ پہلی صورت کا کرنا شرک ہے کیونکہ شیطین جادوگر کی اس وقت تکت مد نہیں کرتے جب تک وہ اللہ کے ساتھ کھڑے نہ کرے۔ دوسری صورت کبیرہ اور تباہ کرنے والا گناہ ہے۔ ان دونوں سے اللہ کی تقدیر کے مطابق نقصان ہوتا ہے۔

دعا کے مسائل

ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج اور اسی کی ضرورت مند ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے بے نیاز اور مستغنی ہے، اللہ تعالیٰ نے بندوں پر دعا کرنا واجب قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أَدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اَلَّذِيْنَ كَسَبَتْكُمْ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيِّئًا حُلُوْنَ جَهَنَّمَ يَخْرُجُوْنَ مِنْهَا كُلَّ يَوْمٍ فَهُمْ فِيْهَا حَسِيْرًا﴾ ”مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خود سہری کرتے ہیں وہ عقرب ذلیل ہو کر جسم میں پیچ جائیں گے۔“ (البقرہ: 6)

اس آیت میں عبادت سے مراد دعا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ﴿مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ﴾ ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔“ (ترمذی)

نیز اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سوال پر خوش ہوتا ہے اور عاجزی سے دعا کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور انہیں اپنے قریب کرتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس چیز کو محسوس کیا تھا، چنانچہ وہ کسی بھی چیز کو اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو حقیر نہیں سمجھتے تھے اور نہ اپنا دست سوال ہی کسی مخلوق کے سامنے پھیلاتے تھے۔ ایسا صرف اس لیے تھا کہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا، وہ اللہ کے قریب تھے اور اللہ ان کے قریب تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيْبٌ﴾ ”جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ ان سے کہہ دیں کہ) میں ان کے قریب ہوں۔“ (البقرہ: 186)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا کا بڑا اونچا مقام ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محترم چیز دعا ہے، بسا اوقات دعا سے تقدیر بھی بدل جاتی ہے اور اگر قبولیت کے اسباب موجود ہوں اور رد کے اسباب لپید ہوں تو مسلمان کی دعا بلاشبہ قبول ہوتی ہے اور دعا کرنے والے کو ان تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور حاصل ہوتی ہے جن کا ذکر اللہ کے رسول ﷺ نے کیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْهُ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَّحِمَ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِخْتِيارًا ثَلَاثًا: اِمَّا اَنْ تُعْجَلَ لَهٗ دَعْوَتُهٗ، وَاِمَّا اَنْ يَدْخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ، وَاِمَّا اَنْ يَضْرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّؤْرِ مِثْلَهَا. قَالُوْا اِذَا نَسِيتُ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ ”جب بھی کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کسی گناہ کے کام یا قطع رحمی کا مطالبہ نہیں ہوتا تو اس دعا کے بدلے اللہ تعالیٰ تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا فرماتا ہے یا تو جلدی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے یا اس دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس دعا کے بدلے اس بیسی کوئی مصیبت نال دیتا ہے۔“ ”یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ہم تو پھر کثرت سے دعا کریں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ بھی بہت زیادہ دینے والا ہے۔“ (مسند احمد، ترمذی)

دعا کی قسمیں: دعا کی دو قسمیں ہیں: 1) دعائے عبادت، جیسے نماز اور روزہ وغیرہ۔ 2) دعا بطور سوال و طلب۔

اعمال میں فرق مراتب: س: کیا قرآن مجید کی تلاوت افضل ہے یا ذکر الہی یا دعائے طلب و مسئلہ؟ ج: قرآن مجید کی تلاوت مطلقاً تمام اعمال سے افضل ہے، پھر ذکر اور حمد باری تعالیٰ، اسکے بعد دعائے طلب، یہ فرق مراتب اجالی طور پر ہے، البتہ بعض ایسے حالات میں کہ غیر افضل، افضل سے اعلیٰ مقام حاصل کر لیتا ہے، چنانچہ عرفہ کے دن دعا کرنا تلاوت قرآن سے افضل ہے اور فرض نمازوں کے بعد مسنون ذکر و اذکار میں مشغول ہونا تلاوت قرآن سے افضل ہے۔

دعا کی قبولیت کے اسباب: دعا کی قبولیت کے کچھ ظاہری اسباب ہیں اور کچھ باطنی اسباب۔

1) ظاہری اسباب: دعا سے پہلے کوئی نیک عمل کرنا، جیسے صدقہ، وضو، نماز، استقبال قبلہ، ہاتھ اٹھانا، اللہ تعالیٰ کی شایان شان اس کی حمد و ثنا، جس قسم کی دعا کی جا رہی ہے اس کے مناسب اسمائے حسنیٰ کے استعمال سے وسیلہ لینا، چنانچہ اگر جنت کی دعا کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کا واسطہ دے کر اس کے سامنے گرد گزائے اور اگر کسی ظالم پر بددعا کر رہا ہے تو اس وقت رحمان یا کریم جیسے ناموں کا واسطہ نہ دے بلکہ صرف تمنا و جبار جیسے ناموں کا ذکر کرے۔ دعا کی قبولیت کے اسباب ظاہری میں یہ بھی

داخل ہے کہ دعا کی ابتدا میں، درمیان اور آخر میں اللہ کے رسول ﷺ پر درود بھیجے، اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے۔ اسی طرح ان بہترین اوقات کو دعا کے لیے غنیمت سمجھے جن کے بارے میں دلیل وارد ہے کہ اس وقت دعا کی قبولیت کی امید رہتی ہے اور ایسے اوقات بہت سے ہیں۔ * رات دن میں: رات کا آخری تہائی حصہ جب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے، اذان و اقامت کے درمیان کا وقفہ، وضو کے بعد، سجدے کی حالت میں، نماز میں سلام پھیرنے سے قبل، نمازوں کے بعد، ختم قرآن کے وقت، مرغ کی آواز سن کر، سفر کے دوران میں، مظلوم کی دعا، پریشان حال کی دعا، والد کی دعا اپنے پیٹے کے لیے، اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی پیڑھے پیچھے دعا اور جنگ میں دشمنوں سے مدد بھیجے کے وقت دعا۔ * ہفتہ میں: جمعے کے دن، خاص کر دن کے آخری حصے میں۔ * مہینوں میں: رمضان المبارک میں افطاری اور محرمی کے وقت، شب قدر میں اور عرفہ کے دن۔ * مبارک مقامات میں: مسجد میں عمومی طور پر، کعبہ کے پاس اور بالخصوص ملتزم کے پاس، مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس، صفا اور مروہ پر، ایام حج میں عرفات، مزدلفہ اور منیٰ میں، زمزم کا پانی پینے کے وقت وغیرہ۔

(2) **باللہنی اسباب:** جیسے دعا سے قبل سچی توبہ، ظلمانی گئی چیزوں کی واپسی، کھانے پینے، سنانے اور رہن سہن میں پاک کھائی، حلال کھائی، طاعت الہی و طاعت پیغمبر ﷺ میں کثرت، حرام سے پرہیز، شے اور شہوت کے امور سے پرہیز، دعا کے دوران میں دشمنی، اللہ پر پورا اعتماد، قوت امید، اللہ ہی سے التجا، رونا اور عاجزی و مسکنت ظاہر کرنا، تمام معاملات کو اللہ کے حوالے کرنا اور غیر اللہ سے تعلقات کو توڑنا۔

دعا کی قبولیت میں مانع امور: بسا اوقات انسان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا قبول نہیں ہوتی یا قبولیت میں تاخیر ہوتی ہے، اس کے اسباب بہت سے ہیں، ان میں سے بعض درج ذیل ہیں: * اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ سے بھی دعا کرنا، * دعا میں (بلاوجہ) تفصیل، جیسے جسم کی گرمی سے، اس کی تنگی سے اور اس کی تاریکی سے پناہ مانگنا، حالانکہ اتنی تفصیل کی بجائے صرف جسم سے یا آگ سے پناہ مانگ لینا کافی ہے۔ * مسلمان کا اپنے آپ پر بدعا کرنا یا کسی اور پر ناحق بدعا کرنا، * گناہ یا قطع رحمی کی دعا کرنا، * دعا کو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر معلق کرنا، جیسے یہ کہنا کہ اے اللہ! اگر تیری مرضی ہو تو مجھے معاف کر دے وغیرہ، * قبولیت دعا میں جلد بازی کرنا، جیسے یہ کہنا کہ میں نے دعا تو کی لیکن قبول نہیں ہوئی، * دعا سے اکتا جانا، وہ اس طرح کہ تھک کر دعا کرنا چھوڑ دینا، * دل غافل سے دعا کرنا، * آداب الہی کو ملحوظ نہ رکھنا، اللہ کے رسول ﷺ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو دعا کر رہا تھا جبکہ اس نے (دعا سے قبل) اللہ کے رسول ﷺ پر درود نہیں بھیجا تو آپ نے فرمایا: «عَجِّلْ هَذَا»، ثُمَّ دَعَا فَقَالَ لَهُ أَوْ لِعَیْرِهِ:

« إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالْقَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُضِلَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ » اس نے جلد بازی سے کام لیا۔ ” پھر آپ نے اسے بلا کر کیا اور سے فرمایا: ” جب تم میں کوئی شخص نماز کے آخر میں دعا کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے ابتدا کرے (یعنی التحیات پڑھے) پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر جو دعا کرنا چاہے کرے۔ ” (ابو داؤد ترمذی) * کسی ایسی چیز کے لیے دعا جس کا معاملہ تمام ہو چکا ہے، جیسے دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے دعا کرنا، * اسی طرح دعا میں تکلف سے مسجع و متعصبی الفاظ استعمال کرنا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ ” تم لوگ اپنے رب کو پکارو گدگد کرنا اور بھی اور چپکے چپکے بھی، واقعی اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ” (الاعراف: 55)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دعا میں مسجع و متعصبی عبارت سے پرہیز کرنا کیونکہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ کو ایسا ہی کرتے، یعنی اس سے پرہیز کرتے دیکھا ہے، (ابو داؤد) * اسی طرح دوران دعا میں آواز زیادہ بلند کرنا (بھی دعا کی قبولیت میں مانع ہو سکتا ہے) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتُمْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ ” اپنی نماز میں نہ تو آواز کو بلند کرو اور نہ بالکل پست ہی کرو بلکہ درمیانی صورت اختیار کرو۔ ” (بنی اسرائیل: 110)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ آیت دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

مستحب یہ ہے کہ دعا کرنے والا اپنی دعا میں اس ترتیب کو ملحوظ رکھے: (1) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا۔ (2) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام۔ (3) توبہ اور اپنے گناہوں کا اعتراف۔ (4) نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ۔ (5) دعا شروع کرے اور اس بات پر حریص رہے کہ انھی جامع دعاؤں کا انتخاب کرے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف سے ثابت ہیں۔ (6) درود پر دعا ختم کرے۔

وہ اہم دعائیں جنہیں یاد کر لینا چاہیے

دعا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دعا کی مناسبت

سونے سے قبل	و باسْمِكَ اللَّهُمَّ أُمُوتْ وَأَحْيَا ۱
جب نیند سے بیدار ہو	و الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۲
خواب میں ڈرنے کی دعا	و أَعُوذُ بِكَ يَا اللَّهُ الْقَائِمَاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَخْضَرُونَ ۳
خواب دیکھنے کی دعا	اگر کوئی شخص ایسا خواب دیکھے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لیے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور لوگوں سے اس کا تذکرہ کرے۔ اور اگر کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے، اس لیے یاد کیے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے، اس طرح وہ اسے کوئی ضرر نہ پہنچائے گا۔ ۴
گھر سے نکلنے کی دعا	اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ۵
مسجد میں داخل ہونے کی دعا	جب مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو اپنا قدم آگے بڑھائے اور کہے: بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۶
مسجد سے نکلنے کی دعا	جب مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرے تو اپنا پایاں قدم آگے بڑھائے اور کہے: بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ ۷
دولہے کے لیے دعا	بَارِكْ اللَّهُ لَكَ، وَبَارِكْ عَلَيْكَ، وَبِحَمَّةٍ يَبْتَكِنُ فِي حَيْبٍ ۸
مرغ کی آواز اور گدھے کی رینگ (آواز)	جب تم لوگ گدھے کا رینگنا سناؤ تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگیں کہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے اور جب مرغ کی آواز سناؤ تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے: جب تم لوگ رات کے وقت گدھے کا بھونکنا اور گدھے کا رینگنا سناؤ تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔ ۹
جب کوئی نذر دے کہ وہ آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہے	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا اور وہاں ایک اور شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اسے بتلا دیا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باؤا سے بتلا دو۔ وہ شخص اس سے جا ملا اور کہنے لگا: میں اللہ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں، اس دوسرے صحابی نے جواب دیا: أَحَبُّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ ۱۰ وہ ذات بھی آپ سے محبت کرے جس کے لیے آپ نے مجھ سے محبت کی ہے۔ ۱۱

- ۱ «تیرے ہی نام کے ساتھ اے اللہ! میں مرنا اور زندہ ہوتا ہوں۔»
- ۲ «ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا، بعد اس کے کہ اس نے ہمیں مار دیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔»
- ۳ «میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے، اس کی مراضی اور اس کی عزت سے اور اگلے بندوں کے شر اور شیطانوں کے دوسرے ڈانے (گناہوں پر اجماع اور اکیلے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے برباد کریں)۔»
- ۴ «اے اللہ! میں تیری پناہ میں لگا ہوں (اس بات سے) کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔»
- ۵ «اللہ کے نام کے ساتھ (میں داخل ہوتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔»
- ۶ «اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔»
- ۷ «برکت کرے اللہ تیرے لیے اور برکت کرے تجھ پر اور جمع کرے تم دونوں کو نیر (بھلائی) میں۔»

جس کو بھیجنا آئے تو کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوْرَاسِ كَے بھائی یا ساتھی کو پاچے کہ کہے: يَرْحَمُكَ اللهُ پھر نوید یہ کہے: يَهْدِيكُمْ اللهُ وَصَلِيحٌ بِالْكُفْرِ۔ اور جب کافر کو بھیجنا آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو اس کے جواب میں يَهْدِيكُمْ اللهُ کہے اور يَرْحَمُكَ اللهُ نہ کہے۔	سی مسلمان بھائی کو بھیجنا آئے تو اس کی دعا
تم و مشتق * لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَبِيرِ * اللهُ اللهُ رَبِّي، لا اُشْرَكَ بِهِ شَيْئًا * وَبِأَخِي يَا قَوْمِ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ * سبحان الله العظيم ¹	دعوتوں کے لیے ددعا
اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُخْرِجِي السَّحَابِ سَرِيعِ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَخْرَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمهُمْ وَزَلْزَلْهُمْ ²	جب کسی کام میں صعوبت محسوس کرے
اللَّهُمَّ لا سَهْلَ اِلاَّ ما جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا ³	قرض کی ادائیگی کی دعا
اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجِنِّ وَالنِّجْلِ، وَصَلَةِ النَّيْنِ، وَعَلَبَةِ الرَّجَالِ، ⁴	جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو کہے:
اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحَيْثِ وَالْحَيَاثِ، ⁵ اور جب نکلے تو کہے: غُفْرَانَكَ ⁶	نماز میں وسوسہ
«يَخْزُونَ نامی شیطان (کی وجہ سے) ہے۔ جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ پاچے اور بائیں طرف تین بار تمسک کر دے۔»	جمہور کی دعا
* اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا وَقَهْ وَجَلَّتْ وَأَوَّلُهَا وَآخِرُهَا وَعَلَانِيَتُهَا وَسِرَّتُهَا ⁷ * سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي * * اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اُنْتُنِيَتْ عَلَيَّ نَفْسِكَ ⁸	تجدد تلاوت کی دعا
اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدٌ وَجْهِي لِذِي خَلَقَهُ وَصَوْرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ¹⁰	تماز کے شروع کی دعا
اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقِّي السُّنْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي بِالْمَاءِ وَالطَّلْحِ وَالزَّيْتِ، ¹¹	نماز کے آخر میں (سلام سے پہلے)
اللَّهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلاَّ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ ¹²	نماز کے بعد
اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحَسَنِ عِبَادَتِكَ ¹³ * اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالْقَهْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ¹⁴	

«نہیں کوئی معبود مگر اللہ (جو) بہت عظمت والا بڑا بڑا رہا (جسے) نہیں کوئی معبود مگر اللہ (جو) رب (جسے) عرش عظیم کا، نہیں کوئی معبود مگر اللہ (جو) رب (جسے) آسمانوں اور زمین کا اور رب (جسے) عرش کریم کا، اللہ، اللہ میرا رب ہے، نہیں شریک سمجھانا میں اس کے ساتھ کسی کو۔ اسے اے اللہ! میں تیری رحمت کی یاد دہانی کا طلب گار ہوں۔ پاک ہے اللہ بہت بلند۔»

«اے اللہ! یادوں کو چھلانے والے، کتاب نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، گروہوں (لشکروں) کو شہادت سے دوچار فرما، اے اللہ! ان شہادت دے اور ان کو بلا کر رکھ دے۔»

«اے اللہ! نہیں کوئی کام آسان رہتا ہے جسے کر دے تو آسان اور تو کر دیتا ہے مشکل کام کو آسان جب تو چاہے۔»

«اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں، پریشانی اور غم سے، عاجز ہونے اور کابلی وسستی سے، بڑھتی اور مشکل سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے لٹے۔»

«اے اللہ! میں غیبت جنوں اور غیبت بنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔»

«(اے اللہ! میں) تیری بخش (پاچتا ہوں)۔»

«اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے والے اور بعد والے، اعلانیہ اور پوشیدہ تمام کے تمام گناہ معاف فرما دے۔»

«پاک ہے تو اے میرے رب! یعنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے معاف فرما دے۔»

«اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے، تیری معافی کے ذریعے سے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں بے ذریعے سے مجھ سے۔ میں نہیں کر سکتا تیری تعریف تیری تو اسی طرح سے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی ہے۔»

1 «اے اللہ! تیرے لیے ہی میں نے سجدہ کیا، اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا ہوں اور تیرے ہی کیلئے میں فریاد دار ہوں، سجدہ کیا میرے چہرے نے اس ات کو جس نے اسے پیدا فرمایا، اور اس نے اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ بنائے، بڑا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو بہترین خالق ہے۔»

2 «اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے، جیسے تو نے دوری ڈالی مشرق اور مغرب کے درمیان، اے اللہ! صاف کر دے مجھے میری خطاؤں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل جھیل سے، اے اللہ! دھو ڈال مجھے پانی، برف اور اولوں سے۔»

3 «اے اللہ! بلاشبہ میں نے ظلم کیا یعنی بیان پر، ظلم بہت زیادہ اور نہیں معاف کر سکتا گناہوں کو (کوئی) سوائے تیرے پس تو معاف فرما دے مجھے یعنی خاص شخص سے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بہت بخشنے والا، استغاثی مہربان ہے۔»

4 «اے اللہ! تو میری مدد فرما، یعنی یاد پر اور اے شکر پر اور اچھے طریقے سے یعنی عبادت بجالانے پر۔»

5 «اے اللہ! میں کفر، فقر (محتاجی) اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔»

ماز کے لیے	اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَمَنْ قُوِّي نُورًا، وَمَنْ تَخَيَّرَ نُورًا، وَعَنْ يَسْبِي نُورًا، وَعَنْ شَمَانِي نُورًا، وَمَنْ آمَنِي نُورًا، وَمَنْ خَلَقَ نُورًا، وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا، وَعَظِّمْ لِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا، اللَّهُمَّ اعْظِمْنِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي عَصْبِي نُورًا، وَفِي لَحْيِي نُورًا، وَفِي ذِي نُورًا، وَفِي شَعْرِي نُورًا، وَفِي بَشْرِي نُورًا» ¹
استحارہ کی دعا	اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَفِيْرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أُقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ فَإِن كُنْتُ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ (ثُمَّ تُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ) خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَأَجَلِهِ - فَاقْدِرْهُ لِي وَتَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِن كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَأَجَلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْهُ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ» ²
میت کی دعا	«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنَّهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ، وَاعْبِئْهُ بِأَتْنَاءِ وَالْمَلْجِ وَالنَّعْدِ وَتَقْطَعُ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقْتَعُ الْقُرْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ النَّخْلِ، وَأَبْدَلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْجُلْهُ الْحَقَّةَ، وَأَعِدَّهُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ» ³
نورات کو نیند سے بیدار ہو	جو شخص رات کو بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِزْيُومُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» پھر کہے کہ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي» ⁴
جب کوئی پہنندہ یا ناپہنندہ ہو	سورت مال درہیش ہو
جب انسان کوئی ایسا معاملہ دیکھے جو اسے پسند ہو تو یوں کہے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَبَيَّنَ الصَّالِحَاتُ» ⁵	اور جب کوئی ناپہنندہ صورت حال ہو تو یوں کہے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ» ⁶
جس بندے کو کوئی غم و پریشانی لاحق ہو وہ یہ دعا پڑھے۔	اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَإِنَّ عَبْدَكَ وَإِنَّ أَمَتِكَ تَأْصِيْبِي بِبَيْدِكَ مَا صِيَ فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِضَلِّ اسْمِ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِزْقِي قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي» ⁷

- 1 «اے اللہ! بیدار فرما دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں بھی نور، میرے کانوں میں بھی نور اور میری نگاہ میں بھی نور، میرے اذنی بھی نور، اور میرے نیچے بھی نور، میرے دانتوں میں بھی نور اور میرے ہاتھوں میں بھی نور اور میرے سامنے بھی نور اور میرے پیچھے بھی نور اور بیدار فرما دے میرے لہس میں بھی نور اور خوب زیادہ کر میرے نور کو اور مجھے بہت زیادہ نور عطا کر اور کر دے میرے لیے (بہر طرف) نور اور بنا دے مجھے (نعم) نور، اے اللہ! عطا کر مجھے نور اور کر دے میرے پیٹ میں بھی نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میری جلد میں نور۔»
- 2 «اے اللہ! بے شک میں بھلائی طلب کرتا ہوں تجھ سے، تیرے علم کے ساتھ اور طاقت طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ، اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے فضل و کرم کا کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو نیچوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام بہتر ہے میرے لیے میرے دین میں اور میرے معاش میں اور میرے انجام کار میں تو فیصلہ کر دے اس کام میں اور آسان کر دے اس کو میرے لیے، پھر برکت ڈال دے میرے لیے اس میں اور اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام برا ہے میرے لیے میرے دین میں اور میرے معاش میں اور میرے انجام کار میں تو دہر کر دے اس کو مجھ سے اور دہر کر دے مجھ کو اس سے اور فیصلہ کر دے میرے لیے بھلائی کا جہاں بھی وہ ہو، پھر راضی کر دے مجھے اس پر۔»
- 3 «اے اللہ! بخش دے اے اور رحم فرما اس پر اور عافیت دے اے اور اچھی کر ممان نوازی اس کی اور فراخ کر دے اس کی قبر کو، اور دھوپے اے (اس کے گناہوں کو) پانی، برف اور آنگوں کے ساتھ، اور صاف کر دے اے گناہوں سے بیٹھے تو نے صاف کر دیا ہے سفید کپڑے کو میل چمیل سے اور بدلے میں دے اے کھڑ زیادہ بہتر اس کے گھر سے، اور گھر والے زیادہ بہتر اس کے گھر والوں سے اور بیوی زیادہ بہتر اس کی بیوی سے اور داخل فرما اے جنت میں اور بجائے قبر کے عذاب سے اور ان کے عذاب سے۔»
- 4 «یا کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہو جاتی ہے۔»
- 5 «تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی عنایت ہی سے اچھائیاں مکمل طور پر میسر آتی ہیں۔»
- 6 «بہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔»
- 7 «اے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے کا بیٹا، تیری بندگی کا بیٹا ہوں، میری پریشانی تیرے قبضے میں ہے، تیرا حکم مجھ پر جاری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل ہے، میں تجھ سے تیرے اس خاص نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا لہق مخلوق میں سے تو نے وہ کسی کو سکھایا ہے یا تو نے حکم الغیب میں اسے اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی ہمار اور میرے سینے کا نور اور میرے غم کو دور کرنے والا اور میری پریشانی کو لے جانے والا بنا دے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور پریشانی کو دور کر دے گا اور اس کی بلکہ فرحت و مسرت کی نعمت دے گا۔»

نفع بخش تجارت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی، خصوصی طور پر اسے نعمت کلام سے نوازا اور اسے زبان عطا فرمائی، یہ ایسی نعمت ہے جس کا استعمال اچھے اور برے دونوں کاموں کے لیے ہوتا ہے، لہذا جس شخص نے اس نعمت کا استعمال اچھے کام کے لیے کیا تو اسے دنیا میں سعادت اور جنت میں اونچے مقام تک پہنچا دیتی ہے اور جس نے اس کا استعمال اس کے خلاف کیا تو اسے دنیا و آخرت میں ہلاکت کی گھاٹی میں دھکیل دیتی ہے اور تلاوت قرآن مجید کے بعد سب سے بہتر عمل جس کے لیے وقت صرف کیا جائے وہ ذکر الہی ہے۔

ذکر کی فضیلت: ذکر کی فضیلت کے سلسلے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں، انھی میں سے آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

«أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرَ لَكُمْ مِنَ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَالزُّرْقِ، وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: ذَكَرَ اللَّهُ»^(۱) کیا تمہیں ایک ایسا کام نہ بتلا دوں جو تمہارا سب سے بہتر عمل ہو، تمہارے رب کے نزدیک سب سے پاک و طیب ہو، تمہارے درجات کی بلندی میں سب سے اونچا مقام رکھتا ہو، تمہارے لیے سونا پانندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو اور اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے مجھڑو تم ان کے سر قلم کرو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟ صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتلائیں، آپ نے فرمایا: اللہ کا ذکر۔^(۲)

اور آپ کا یہ فرمان بھی ہے: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكَرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكَرُ رَبَّهُ مَثَلُ النَّحْيِ وَالْمَيْتِ»^(۳) جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کی مثال اور اس شخص کی مثال جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی ہے۔^(۴)

نیز حدیث قدسی میں ہے: «أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنِ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنِ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنِ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا»^(۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر اپنے دل میں کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر جماعت میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں۔^(۶)

نیز اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان ہے: «سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ، قَالُوا: وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ كَهَيْئَةِ وَالذَّاكِرَاتِ»^(۷) مفردوں سبقت لے گئے، صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول مفردوں کون سے لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔^(۸)

نیز آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو یہ وصیت فرمائی: «لَا يَزَالُ لِسَانَكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ»^(۹) تمہاری زبان کو ذکر الہی سے برابر تر رہنا چاہیے۔^(۱۰)

اس کے علاوہ اور بھی حدیثیں ذکر کی فضیلت میں وارد ہیں۔

اجر و ثواب میں زیادتی: جس طرح قرآن مجید کی تلاوت کے اجر میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح ہر نیک عمل کے اجر میں بڑھوتری ہوتی ہے، وہ اس طرح: دل میں ایمان و انلاص، اللہ کی محبت اور اس کے متعلقات (کی زیادتی) کے اعتبار سے۔ اس اعتبار سے کہ اس کا دل ذکر الہی میں کس قدر لگ رہا ہے، اور کتنا غور و فکر کر رہا ہے صرف زبان ہی سے کلمات ذکر کی ادائیگی نہیں ہے۔ چنانچہ اگر یہ چیزیں مکمل ہیں تو اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور پورے اجر سے نوازتا ہے، اس کے برخلاف مغفرت و اجر میں کمی و نقصان بھی اسی اعتبار سے ہے۔

ذکر الہی کے فوائد: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دل کے لیے ذکر الہی ویسا ہے جیسے مچھلی کے لیے پانی تو بتلائیں کہ مچھلی اگر پانی سے دور ہو جائے تو اس کی کیا کیفیت ہوگی!

5	(أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق) 1	بوقت شام تین بار کسی نے مقام پر نزول کے وقت	نئے مقامات میں ہر ضرر سے محفوظ رخصتی میں
6	(حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم) 2	صبح و شام سات مرتبہ	دنیا و آخرت کے تمام فکروں کے لیے اللہ کافی ہو جائے گا
7	(رضيت بالله رباً، وبالاسلام ديناً، وبمحمد ﷺ نبياً) 3	صبح و شام تین مرتبہ	اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے راضی کر دے
8	(اللَّهُمَّ بك أصبحنا وبك أمسينا وبك نحيا وبك نموت واليك النشور) 4	صبح و شام ایک مرتبہ	اس کی ترغیب آتی ہے
9	(أصبحنا على فطرة الإسلام، وكلمة الإخلاص، ودين نبينا محمد ﷺ وملة أبينا إبراهيم ﷺ حنيفاً مسلماً وما كان من المشركين) 6	بوقت صبح ایک مرتبہ	نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے
10	(اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بَأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ) 7	صبح و شام ایک مرتبہ	اس نے اپنے دن اور رات کا شکر یہ ادا کر لیا
11	(اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ يَا لَكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدَكَ وَرَسُولُكَ) 8	صبح و شام یار مرتبہ	یار مرتبہ پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اک سے آزاد کر دے گا۔
12	(اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ وَأَنْ أَقْتَرَفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ) 9	صبح و شام اور سوتے وقت ایک مرتبہ	شیطان و وسوسوں سے بچاؤ کرتے ہیں

- 1 "میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آیا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔"
- 2 "مجھے اللہ کافی ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے، اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔"
- 3 "ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔"
- 4 "اے اللہ! تیرے (علم کے) ساتھ ہم نے صبح کی ہے، اور تیرے (ہی علم کے) ساتھ ہم نے شام کی تھی، اور تیرے (علم کے) ساتھ ہم زندگی گزارتے ہیں اور تیرے (ہی علم کے) ساتھ ہم مر رہے، اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔"
- 5 "اے اللہ! تیرے (علم کے) ساتھ ہم نے شام کی ہے، اور تیرے (ہی علم کے) ساتھ ہم نے صبح کی تھی، اور تیرے (علم کے) ساتھ ہم زندہ رہتے ہیں، اور تیرے (ہی علم کے) ساتھ ہم مر رہے، اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔"
- 6 "ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر اور کلمہ اگلاص (پ) اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور اپنے ایک رخ باپ ابراہیم ﷺ کے دین (پ) اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے۔"
- 7 "اے اللہ! جس نعمت نے بھی میرے ساتھ (یا تیری مخلوق میں سے کسی ایک کے ساتھ) صبح کی ہے تو صرف تیرے اکیلے کی طرف سے ہے (اس میں) تیرا کوئی شریک نہیں ہے، لہذا تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔"
- 8 "اے اللہ! بے شک میں نے صبح کی ہے میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے عرش کے مالکین کو تیرے فرشتوں کو تیرے نبیوں کو اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بلاشبہ تو ہی اللہ ایسا ہے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔"
- 9 "اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پھینکا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے، ہر چیز کے مالک اور پروردگار! میں اپنے نفس کے شر اور شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں اپنے نفس پر برائی کا ارتکاب کروں یا اس برائی کو کسی مسلمان کی طرف منتھوں۔"

13	(اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَالْبَخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ) ¹	ایک مرتبہ صبح، ایک مرتبہ شام	اللہ تعالیٰ پریشانی و غم کو دور کر دیتا اور قرض چکا دیتا ہے
14	(اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتَ أَبُوهُ لَكَ يَبْعَثُكَ عَلَيَّ وَأَبُوهُ لَكَ يَدْبِي فَأَعْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ) ²	سید الاستغفار صبح و شام ایک مرتبہ	جس نے اس پر یقین رکھے ہوئے دن کے وقت پڑھا، پھر اسی دن فوت ہو گیا، یا رات کے وقت پڑھا، پھر اسی رات فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے
15	(يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكْشِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ) ³	صبح و شام ایک مرتبہ	نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کی وصیت کی
16	(اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ) ⁴	صبح و شام تین مرتبہ	نبی ﷺ سے یہ دعا وارد ہے
17	(اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْيَ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمَنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظْمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي) ⁵	صبح و شام ایک مرتبہ	نبی ﷺ صبح و شام ان کلمات کے ذریعہ دعا کرنا ترک نہیں کرتے تھے
18	(سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ) ⁶	تین مرتبہ صبح	فجر سے پاشت کے وقت تک ذکر کے لیے بیٹھنے سے بہتر ہے۔

- 1^{۱۰۰} اے اللہ! میں پریشانی اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں عاجزی و سستی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں بزدلی اور بھکیلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں قرض کے غلبے اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔
- 2^{۱۰۰} اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حتی المقدور حمد اور وعدے پر قائم ہوں، میں تجھ سے ہر اس عمل کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیے ہیں، میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں، لہذا تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بھی بخشے والا نہیں ہے۔
- 3^{۱۰۰} اے زندہ جاوید! اے قائم و دائم رکھنے والے (کائنات کی ہر چیز کو) میں تیری رحمت کے واسطے سے فریاد کتا ہوں کہ تو میرے تمام تر معاملات کو درست فرما دے اور مجھے اٹک چھپنے کے بھدر بھی میری جان کے سپرد نہ کر۔
- 4^{۱۰۰} اے اللہ! مجھے میرے بدن میں تندرستی عطا فرما، اے اللہ! مجھے میرے کالوں میں تندرستی عطا فرما، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں تندرستی عطا فرما، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے کفر اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔
- 5^{۱۰۰} اے اللہ میں اپنے دین اپنی دنیا اپنے اہل اور اپنے مال میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ میری پردہ والی چیزوں پر پردہ ڈال دے، اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ، اے اللہ میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میری دائیں طرف سے اور میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر، اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اپنا تک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔ [لہوداؤن، ابن ماجہ]
- 6^{۱۰۰} میں پاکیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور اس کی ذات کی رضامندی کے برابر، اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاحت کے برابر۔

ایسے اذکار اور اعمال جن کے بارے میں اجر عظیم وارد ہے

فضیلت والے اذکار و اعمال	حدیث سے اجر و ثواب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	جو شخص ایک دن میں سو بار: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» کے گاتو یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے سونگاہ منانے جائیں گے اور اس دن شام تک شیطان سے حفاظت رہے گی، اور کسی کا بھی کوئی عمل اس سے بہتر نہ ہوگا الا یہ کہ کوئی اس سے زیادہ عمل کرے۔
سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ	جو شخص «سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ» (میں بہت ہی بڑے اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کے ساتھ) پڑھے گا تو اس کے لیے جنت میں ایک گھوڑا درخت لگایا جائے گا۔
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ	جو شخص صبح و شام سو بار سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (پاک ہے اللہ اپنی تعریفوں کے ساتھ) پڑھتا ہے، اس کے تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھلک کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اور قیامت کے دن کوئی دوسرا اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا الا یہ کہ کوئی شخص اسی جیسا عمل کرے یا اس سے زیادہ کرے۔ نیز فرمایا: «دو کلمے رحمان کو بہت محبوب ہیں، زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو میں بہت بھاری ہیں۔ اور فوہ میں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ (پاک ہے اللہ اپنی تعریفوں کے ساتھ، پاک ہے اللہ بہت عظمتوں والا)»
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ	کیا میں مجھے جنت کا ایک خزانہ نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کی: ضرور بتلائیے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فوہ خزانہ ہے قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» نہ نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی ہمت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ۔
جنت کا سوال کرنا اور آگ سے پناہ مانگنا	جو شخص تین بار جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کبھی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما اور جو شخص تین بار دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہے تو آگ کبھی ہے: اے اللہ! اسے آگ سے بچالے۔
مجلس کا کفارہ	جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا اور اٹھنے سے قبل اگر یہ دعا پڑھے: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ» (پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریفوں سمیت، میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اور رجوع کرتا ہوں تیری طرف) تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔
سورہ بکرت کی دس آیتیں یاد کرنا	جو شخص نے سورہ بکرت کی ابتدائی دس آیتوں کو یاد کر لیا تو فوہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔
نبی ﷺ پر درود و سلام	جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔ «ایک روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں: اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔»
قرآن مجید سے کچھ آیات کی تلاوت	جو شخص رات اور دن میں پچاس آیتیں پڑھے گا اسے غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا، اور جو شخص سو آیتیں پڑھے گا اس کا نام فرما رہے داروں میں لکھ دیا جائے گا، اور جو شخص دو سو آیتیں پڑھے گا تو قرآن مجید قیامت کے دن اس کے خلاف حجت نہ بنے گا، اور جو پانچ سو آیتیں پڑھے گا تو اس کے نام اجر کا ایک ڈھیر لکھ دیا جائے گا۔ نیز فرمایا: «(قل حوالہ امه) ایک تمنا ہی قرآن کے برابر ہے۔»
مؤذن کی فضیلت	مؤذن کی آواز جو کوئی بن و انسان سنتا ہے یا کوئی اور چیز سنتی ہے تو قیامت کے دن یہ سب اس کے لیے گواہی دیں گے۔ «نیز آپ ﷺ نے فرمایا: «اذان دینے والوں کی گردنیں روز قیامت تمام لوگوں سے طویل ہوں گی۔»
مؤذن کی اذان کا جواب اور اذان کے بعد دعا	جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے گا اس کے لیے میری شفاعت روا ہو جائے گی: اللَّهُمَّ رَبَّنَا الذُّعُورَةَ النَّاسِمَةَ، وَالصَّلَاةَ الْقَائِمَةَ، آتْ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْنَا مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ» اے اللہ! رب اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے، عطا کر محمد ﷺ کو خاص تقرب اور خاص فضیلت اور انھیں فائز فرما اس مقام محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

12	ابھی طرح وضو کرنا	جس شخص نے وضو کیا اور ابھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی بھر جاتے ہیں۔
13	وضو کے بعد کی دعا	تم میں سے جو شخص وضو کرے اور مکمل طور پر کرے، پھر کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ (میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی (سچا) معبود نہیں سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) تو اس کے لیے جنت کے انھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔
14	وضو کے بعد دو رکعت پڑھنا	جو مسلمان ابھی طرح سے وضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ قلب و قلب سے اللہ کی طرف متوجہ ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔
15	مسجد کی طرف اٹھنے والے قدموں کی بکثرت	جو شخص مسجد جماعت کی طرف جاتا ہے تو آتے جاتے اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔
16	جمعہ کی تیاری اور اس کے لیے جلدی جانا	جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اپنے سر اور جسم کو ابھی طرح دھوئے، پھر جمعہ کے لیے جانے میں جلدی کرے، پل کر جائے اور سوار نہ ہو اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ غور سے سنے اور کوئی فضول حرکت نہ کرے تو ہر قدم کے بدلے اسے ایک سال روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا: کوئی شخص جو جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور حتیٰ الامکان ابھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے، تیل لگاتا ہے اور (میر نہ ہو تو) اپنے گھر والوں کی خوشبو میں سے استعمال کرتا ہے، پھر مسجد کے لیے نکلتا ہے اور دو ایک ساتھ بیٹھے ہوئے آدمیوں کے درمیان تفریق نہیں ڈالتا، پھر جس قدر مقدر ہے نماز پڑھتا ہے اور جب امام خطبہ دینے لگے تو ناموش رہ کر سنتا ہے تو اس کے ایک نفع سے دوسرے نفع تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔
17	سجیدہ اہلی کا پانا	جو شخص رضائے الہی کے لیے پالیس دن اس طرح نماز پڑھتا رہے کہ سجیدہ اہلی پاتا رہے، تو اس کے لیے دو براہ میں لکھ دی جاتی ہیں: جہنم سے براہت اور نفاق سے براہت۔
18	فرض نماز باجماعت	باجماعت پڑھی گئی نماز اکیلے پڑھی گئی نماز سے ستائیس گنا افضل ہے۔
19	عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنا	جو شخص عشاء کی نماز باجماعت پڑھتا ہے تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز بھی جماعت سے پڑھ لی تو گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔
20	پہلی صفت میں نماز	اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صفت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا کیا اثر ہے، پھر وہ بغیر قرعہ اندازی کے اسے حاصل نہ کر سکیں تو ضرور اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کریں۔
21	سنن موکدہ پر مداومت	جو شخص رات اور دن میں بارہ رکعت (سنت) پڑھے گا تو اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا، چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔
22	بکثرت سے نفل نماز پڑھنا اور اسے مخفی رکھنے کی کوشش کرنا	تو بکثرت سے سجدے کر (نفل پڑھ) کیونکہ جب تو اللہ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرے گا تو اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ معاف فرمائے گا۔ (نیز آپ نے فرمایا: آدمی کا ایسی جگہ پر نفل نماز ادا کرنا جہاں اسے لوگ نہ دیکھیں لوگوں کے سامنے چھپیں نماز پڑھنے کے برابر ہے۔
23	فجر سے پہلے کی سنتیں اور نماز فجر	فجر کی دو رکعت (سنت) دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہیں۔ اور فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز پڑھ لی، وہ اللہ کی حفاظت میں آگیا۔
24	پاشت کی نماز	ہر صبح تمہارے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے، چنانچہ ہر کھجور ایک صدقہ ہے، ہر تمہید صدقہ ہے، ہر تسلیل صدقہ ہے، ہر سجیدہ صدقہ ہے، بھلائی کا علم دینا صدقہ ہے، برائی سے روک دینا صدقہ اور پاشت کی دو رکعت نماز ان تمام کی طرف سے کافی ہیں۔

25	یعنی جانے نماز میں بیٹھ کر ذکر الہی میں مشغول رہنا	”فرشتے تمہارے ایک کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جانے نماز میں رہے جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے، فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف کر دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔“
26	فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر سورج طلوع ہونے تک اپنی جگہ بیٹھا، پھر دو رکعت نماز پڑھنا	”جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے اور سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے، پھر دو رکعت نماز پڑھ لے تو ایک مکمل حج اور مکمل عمرے کا ثواب ملتا ہے۔“
27	جورات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے اہل خانہ کو بھی جگانے	”جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کر کے دونوں مل کر دو رکعت نماز پڑھ لیں تو ان کا نام بہت زیادہ ذکر کرنے والے مردوں اور بہت زیادہ ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔“
28	جس نے رات کو تہجد کی نیت کی لیکن نیند کے غلبے سے سویا رہا	”جس شخص کی عادت رات میں نماز پڑھنے کی ہو، پھر اس پر (کسی رات) نیند کا غلبہ ہو جائے (کہ اٹھ نہ سکے) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نماز تہجد کا اجر لکھ دیتا ہے اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔“
29	بازار داخل ہونے کی یادداشت نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریفوں کا سزاوار وہی ہے۔ وہ زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ خود زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آنے گی۔ اسی کے ہاتھ میں جملاتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ”اللہ تعالیٰ اس کی دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے، نیز اس کے دس لاکھ درجے بلند فرما دیتا ہے۔“	بازار داخل ہونے کی دعا
30	فرض نماز کے بعد 33 بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہے، 33 بار ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہے، 33 بار ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہے تو یہ 99 کی تعداد ہوتی اور سو کی تعداد پوری کرنے کے لیے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ کہے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھمک کے برابر ہوں۔	فرض نماز کے بعد 33، 33 بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ“ پڑھنا
31	”جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیہ الکرسی کی تلاوت کرے تو اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں روکتی۔“	فرض نماز کے بعد آیہ الکرسی کی تلاوت
32	”جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو عیادت کے لیے نکلتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے جنت میں تازہ مجرؤں کا ایک درخت ہو گا۔“	بیماری کی عیادت
33	”جس نے آزمائش یا بیماری میں مبتلا کسی شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَنِي بِمَا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا“ ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس آزمائش سے عافیت میں رکھا جس میں تو مبتلا ہے اور مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر بہت زیادہ فضیلت بخشی۔“ اسے یہ بیماری یا آزمائش بھی نہیں آنے گی۔	آزمائش یا مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر کیا پڑھا جائے
34	”جو کسی مصیبت زدہ کو سہلی دے تو اسے بھی اس کے برابر اجر ملے گا۔“ نیز فرمایا: ”جو مومن اپنے کسی مسلمان بھائی کی اس کی مصیبت میں تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شرف و کرامت کا جوڑا پہنانے گا۔“	جو کسی مصیبت زدہ کو سہلی دے
35	”جو شخص نماز پڑھنے تک جناز میں شریک رہا تو اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو شخص دفن تک شریک رہا اسے دو قیراط اجر ملے گا۔“ ”آبِ الْغَمَامِ“ سے پوچھا گیا: یہ دو قیراط کیا ہیں؟ ”آبِ“ نے فرمایا: ”دو بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر۔“ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمر <small>رضی اللہ عنہما</small> نے فرمایا: ہم نے بہت سے قیراط کم کر لیے (صرف نماز میں شریک رہنے اور دفن میں شریک نہ ہونے)	جنازے کی نماز اور دفن تک شریک رہنا
36	”جو شخص اللہ کے لیے کوئی مسجد بنائے، خواہ وہ مسجد قطافہ یعنی چڑیا کے گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“	اللہ کے لیے کوئی مسجد بنانا

37	خرچ کرنا	”ہر روز جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، چنانچہ ایک کہتا ہے: اے اللہ خرچ کرنے والے کو مزید دے، اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کے مال کو تلف کر دے۔“
38	صدقہ کرنا	”صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، حضور درگزر سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے، اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع سے کام لیتا ہے تو اللہ اس کے مرتبے کو بلند کرتا ہے۔“ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس میں سے ایک کو اس نے صدقہ کر دیا، اور دوسرا شخص اس کے پاس بہت مال تھا، چنانچہ اس نے اپنے مال کے ایک حصے سے ایک لاکھ لے کر صدقہ کر دیا۔“ نیز آپ کا فرمان ہے: جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی کاشت کرتا ہے اور اس سے پرندے یا انسان یا جانور کھاتے ہیں تو یقیناً اس کے حق میں صدقہ تصور ہو گا۔“
39	بغیر فائدے کے قرض دینا	”جو مسلمان کسی مسلمان کو دوبار قرض دیتا ہے تو یہ اس کے لیے ایک بار صدقہ کرنے کے برابر ہوتا ہے۔“
40	نیکی دست کو مہلت دینے کا ثواب	”جس نے کسی نیکی دست کو مہلت دی تو اس کے لیے قرض کی واپسی تک ہر روز اتنی رقم کے صدقے کا ثواب ہو گا۔ اور قرض کی واپسی کے وعدے کے وقت کے بعد اگر اس کو مزید مہلت دے تو اسے ہر روز مطلوبہ رقم سے دوگنا صدقہ کا ثواب ہو گا۔“
41	اللہ کے لیے ایک دن کا روزہ	”جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے پیرے کو جہنم سے ستر سال کی دُوری پر کر دے گا۔“
42	ہر مہینے تین دنوں کے روزے، عرفہ کے دن اور عاشورہ محرم کے روزے	”ہر مہینے تین دنوں کے روزے، اور رمضان کے بعد اگلے رمضان کے روزے ہمیشہ روزے رکھنے کے قائم مقام ہیں۔“ آپ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ اگلے چھپے دنوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“ اور عاشورہ محرم کے روزے سے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ”وہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“
43	شوال کے چھ روزے	”جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے زمانے بھر کا روزہ رکھا (ہمیشہ روزہ رکھا)۔“
44	امام کے ساتھ آخر تک نماز تراویح پڑھنا	”آدمی جب امام کے ساتھ اس کے واپس ہونے تک (نماز ختم کرنے تک) نماز میں شریک رہتا ہے تو اسے پوری رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔“
45	رمضان میں عمرہ کرنا	”رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔“ جس نے (سات مرتبہ) بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک غلام آزاد کیا۔
46	حج مبرور	”جو شخص اللہ کی رضا کے لیے حج کرے جس میں بے ہودہ بات اور گناہ کا کام نہ کرے تو وہ اس حال میں واپس ہوتا ہے کہ جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔“ (اور فرمایا) ”حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔“
47	عشرہ ذی الحجہ میں نیکی عمل	”جس قدر ان دس دنوں میں نیکی اعمال کرنا اللہ کو محبوب میں کسی اور دن میں نہیں ہیں۔“ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد بھی اتنا محبوب نہیں ہے الا یہ کہ کوئی شخص جان و مال لے کر جہاد کے لیے نکلے اور کچھ بھی لے کر واپس نہ ہو۔“
48	قربانی	”صحابہ نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔“ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس میں ہمیں کیا اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔“ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور اون کا کیا بدلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔“

49	عالم کا اجر اور فضیلت عابد پر ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجے کے شخص پر۔ ”آبِ عَلَیْهِمْ نَسِیْتُ اس کی مزید فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور آسمان و زمین والے حتیٰ کہ چوہنڈیاں اپنی بلوں میں اور حتیٰ کہ مچھلیاں بھی فضیلت بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔“
50	جو صدق دل سے شادت کی دعا کرے دیتا ہے، خواہ اس کی موت اپنے بستر پر ہی کیوں نہ ہو۔“
51	اللہ کے خوف سے روٹا اور اللہ کے راستے میں پھر دینا کی راہ میں پھر دستبردار رہی۔“
52	داغنا، دم کروانا اور بدشگونی لینا چھوڑ دینا اور صرف اللہ پر توکل کرنا
53	جس کے چھوٹے بیٹے انتقال کر جائیں
54	جس شخص نے اپنی بیانی ہانے پر صبر کیا
55	اللہ کے ڈر سے کوئی چیز چھوڑ دینا
56	زبان اور شرم گاہ کی حفاظت
57	گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا
58	کھانے پینے اور نیا لباس پہننے کے بعد الحمد للہ کہنا
59	جو پاپے کے اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی مشقت ہلکی کر دے
60	ہم بستر سے قبل دعا

61	یہی کا اپنے شوہر کو راضی رکھنا	”جب عورت یا نچ وقت کی نماز پڑھ لے، مہینے کے روزے رکھ لے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر لے اور اپنے شوہر کی اطاعت کر لے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہو داخل ہو جاؤ۔“ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔“
62	والدین سے حن سلوک اور صلہ رحمی	”اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والدین کی خوشنودی میں ہے۔“ نیز فرمایا: ”جسے یہ پسند ہو کہ اس کی روزی کفادہ ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو پاپا کے وہ صلہ رحمی کرے۔“
63	یتیم کی کفالت	”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح (اٹھنے) ہوں گے، یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنی درمیان والی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ بھی کیا۔“
64	ایھا اخلاق	”مومن اپنے حن اطلاق کے ذریعے سے مسجد پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔“ (اور میں اس شخص کے لیے) جنت کے بالائی حصے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں، جو اپنے اخلاق کو ایھا بنا لے۔“
65	مخلوق پر رحمت اور شفقت کرنا	”اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم دل بندوں پر رحم کرتا ہے۔“ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔“
66	مسلمانوں کے لیے خیر کو پسند کرنا	”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (حقیقی) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“
67	شرم و حیا	”حیا سے خیر ہی حاصل ہوتا ہے۔“ نیز فرمایا: ”حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”پارچہ پیریں نبیوں کی سنت ہیں: (1) حیا۔ (2) خوشبو لگانا۔ (3) سواک (4) اور نکاح کرنا۔“
68	سلام کرنے میں پہل کرنا	”ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”دس نیکیاں“ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے سلام کرتے ہوئے کہا: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ) تو آپ نے فرمایا: ”بیس نیکیاں“ پھر تیسرا شخص آیا اور سلام کرتے ہوئے کہا: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تیس نیکیاں۔“
69	ملاقات کے وقت مصافحہ	”جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“
70	اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کا دفاع	”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کا دفاع کرتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے اُن کو دُور رکھے گا۔“
71	نیک لوگوں سے محبت اور ان کی صحبت	”تو اس کے ساتھ ہے جس سے توجہ کرتا ہے۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ صحابہ کرام جن قدر اس فرمان سے خوش ہوئے اتنا کسی اور بات سے خوش نہ ہوئے۔
72	اللہ کی رضا کے لیے محبت	”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رضا کے لیے محبت کرنے والے نور کے ایسے منبروں پر ہوں گے کہ انبیاء و شہداء ان سے رشک کر رہے ہوں گے۔“
73	اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرنا	”کسی مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا ضروری قبول ہوتی ہے۔ اس کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو متعین فرشتہ کہتا ہے: آمین، اور تمہارے لیے بھی ایسا ہی ہو۔“
74	مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے استغفار	”جو شخص مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے استغفار کرتا ہے تو ہر مومن مرد و عورت کے بدلے اس کے نام ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔“
75	راستے سے تکلیف دہ چیز کو دُور کرنا	”میں نے دیکھا کہ ایک شخص جنت میں ٹھل رہا ہے، اس وجہ سے کہ اس نے راستے سے ایک ایسے درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دے رہا تھا۔“

76	لڑائی جھگڑے اور جھوٹ کو ترک کرنا	”میں اس شخص کے لیے جنت کے صحن میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں، جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑے کو ترک کر دے اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیانی حصہ میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں، جو مذاق میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔“
77	غصہ پی جانا	”جو شخص غصے کو پی گیا، مالانکہ اگر وہ پاتا تو اسے نافذ کر دیتا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلانے کا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ جس عور کا پایا ہے انتخاب کر لے۔“
78	جس کی تعریف کی گئی	”جس کا ذکر تم لوگوں نے بھلائی سے کیا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کا ذکر تم نے برائی سے کیا اس پر جہنم واجب ہو گئی، تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔“
79	مسلمان کی مصیبت دہر کرنا، اس پر آسانی کرنا، اس کی پردہ پوشی کرنا اور اس کی مدد کرنا	”جو کسی مسلمان کی مصیبت دہر کرے، اس کے معاملات سلجھائے، اس کی پردہ پوشی کرے اور اس کی مدد کرے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مسلمان پر دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دہر کرتا ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دہر کر دے گا، اور جو کسی تنگ دست پر نرمی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا، اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا، اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اور آپس میں اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، اللہ کی رحمت ان پر سایہ کر لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس موجود (فرشتوں میں) کرتا ہے، اور جس کا عمل اسے پیچھے چھوڑ دے اس کا حسب و نسب اسے آگے نہیں کر سکتا۔“
80	جسے فکر آخرت ہو	”آخرت جس شخص کی فکر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مالداری سے بھر دیتا ہے، اس کے معاملات کو درست کر دیتا ہے، اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آجاتی ہے۔“
81	ماکم کا عدل کرنا، جوانوں کا نیک بننا، مسجدوں سے تعلق جوڑے رکھنا اور اللہ کے لیے محبت رکھنا	”سات قسم کے لوگ وہ ہیں کہ جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے سائے میں رکھے گا: منصف ماکم - نوجوان جو رب کی عبادت میں پر وآن ہڑے۔ وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو۔ وہ وہ آدمی جو اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھیں، اسی بنیاد پر اکٹھے ہوں اور اسی بنیاد پر عدا ہوں۔ وہ شخص جسے کوئی صاحب خاندان و صاحب جمال عورت برائی کی دعوت دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جس نے اپنے دائیں ہاتھ سے اس قدر چھمیا کہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خیر نیک نہ ہوئی۔ وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور خوف الہی سے اس کے آسمان نکل پڑے۔“
82	استغفار کرنا	”جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ پیدا کر دے گا اور پریشانی سے نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوگا۔“

بعض ایسے کام جن کے ارتکاب سے روکا گیا ہے

ممنوع کام	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
لوگوں کو راضی کرنے کے لیے کوئی عمل کرنا	”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں شریکوں میں سب سے زیادہ شرکت سے بے نیاز ہوں، چنانچہ جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دوں گا۔“
ظاہر اور باطن کا تضاد	”میں ایسے لوگوں کے بارے میں خوب جانتا ہوں جو قیامت کے روز اس حال میں آئیں گے کہ ان کی نیکیاں تمامہ پہاڑ کی مانند سفید ہوں گی تو اللہ انھیں خس و فاشاک بنا کر اڑا دے گا۔“ ثوبان رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمیں ان لوگوں کی علامت بتا دیجئے، ان کی وضاحت کر دیجئے یہاں تک کہ ہم ان میں سے ہو جائیں اور ہمیں علم ہی نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، وہ تمہارے بھائی ہوں گے اور تمہی میں سے ہوں گے۔ راتوں کو تمہاری طرح عبادت بھی کریں گے لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ نعمت میں اللہ کی رحمتوں کو بے دریغ یا مال کریں گے۔“
عجب تہنہ لگانا	”جس کے دل میں ذرہ بھر بھی عجب ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔“ عجب حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔
حد	”تم لوگ حد سے بچو کیونکہ حد نہ کیوں کو ایسے ہی کھا پاتا ہے جس طرح کہ آگ سوکھی لکڑی یا سوکھی گھاس کو چٹ کر باقی ہے۔“
سود	”اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔“
شراب کا عادی	”پانچ قسم کے کام کرنے والے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے: شراب کا رسیا، بادو کی تصدیق کرنے والا، قطع رحمی کرنے والا، کاہن اور احسان جگانے والا۔“
بجھوت کرنا	”ہر اہو اس کا جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے، اس کا برا ہو، اس کا برا ہو۔“
تصویر	”جو شخص ان لوگوں کی باتیں سننے کی کوشش کرتا ہے جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے جھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کان میں پھگلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔“
پھل کھانا	”قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب والے لوگ تصویر بنانے والے ہوں گے۔“ نیز فرمایا: ”فرشتے ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جن میں تصویر اور کتا ہو۔“
غیبت	”پھل خورد جنت میں داخل نہ ہو گا۔“ لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کے لیے ادھر کی بات ادھر اور ادھر کی بات ادھر پہنچانے کو پھل کھانا کہتے ہیں۔
لعنت کرنا	”کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بھائی! ان باتوں کا ذکر کرنا ہے وہ ناپسند کرتا ہو۔“ آپ سے سوال کیا گیا کہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب یا بات ہو جس کا ذکر میں کر رہا ہوں (تو بھی غیبت میں داخل ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس عیب کا ذکر تم کر رہے ہو اگر اس میں موجود ہے تو تو نے اس کی غیبت کی ہے، اور اگر اس میں یہ عیب نہ پایا جائے تب تو نے تمہارا ہمت باندھی۔“
راز فاش کرنا	”مومن پر لعنت بھیجتا اسے قتل کرنے کے برابر ہے۔“ نیز فرمایا: ”ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ اللہ کے حکم کی پابند ہے اور جس نے کسی ایسی چیز پر لعنت کی جو اس کی اہل نہیں تو لعنت لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔“
فحش کلامی	”قیامت کے دن سب سے برا شخص وہ ہو گا جس کی فحش گوئی کے ثواب سے لوگ اسے چھوڑ دیں۔“
مسلمان کو کفر سے مستم کرنا	”جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہہ کر یکاریا ہے تو ان دونوں میں سے کوئی ایک اس کا قتل ہوتا ہے، چنانچہ اگر وہ ایسا ہے سے مستم کرنا میرا کہ اس نے کہا ہے تو ٹھیک ذرہ (تمت) اسی کہنے والے پر پلٹ آتی ہے۔“
ایسے باپ کے علاوہ کسی	”جو شخص اپنی نسبت جان بوجہ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے تو اس پر جنت حرام

18	اؤر کی طرف اپنی نسبت کرنا مسلمان کو خوف دلانا	ہے۔ "نیز فرمایا: "جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا تو یہ کفر کا ارتکاب ہے۔" "کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرانے۔" نیز فرمایا: "جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ اس سے باز آجائے۔"
19	دیار اسلام میں طالب امن کو قتل کرنا	"جس نے کسی صاحبِ عہد کو ناحق قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا جب کہ جنت کی خوشبو سو سال کی دوری سے پائی جاتی ہوگی۔"
20	اللہ کے ولیوں سے دشمنی رکھنے والا	"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو اس کے ساتھ میرا اعلان جنگت ہے۔"
21	منافق اور فاسق کو سردار کرنا	"کسی منافق کو سردار نہ کر نہ پکارو کیونکہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو تم نے اپنے رب تعالیٰ کو ناراض کیا۔"
22	رحیمیت کو دھوکا دینا	"جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے کسی رحیمیت کی ذمہ داری دی، پھر اگر وہ اس حالت میں مرتا ہے کہ اپنی رحیمیت کو دھوکا دینے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔"
23	بغیر علم کے فتویٰ دینا	"جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔"
24	جمعہ اور عصر کی نماز چھوڑ دینا	"جس نے غیر اہم سمجھ کر تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔" "جس نے عصر کی نماز چھوڑی اس کے سارے اعمال برباد ہو گئے۔"
25	نماز میں کوتاہی	"ہمارے درمیان اور ان (یہود و نصاریٰ) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔....." نیز فرمایا: "آدمی اور شرک کے درمیان (مدفاصل) نماز ترک کرنا ہے۔"
26	نمازی کے سامنے سے گزرنے	"نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر یہ جان جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اس کے لیے پالیس (سال) تک ٹھہرے رہنا اس کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہو۔"
27	نمازیوں کو تکلیف دینا	"جس شخص نے پیاز، لسن اور گندنا کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔"
28	زمین غصب کرنا	"جس شخص نے ایک باشت زمین بطور قلم ہتھیالی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سات طبق زمین کا طوق پہنائے گا۔"
29	ایسا کلام جو اللہ کو ناراض کرے	"بسا اوقات بندہ اللہ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ بکتا ہے اور اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، حالانکہ اس کے بدلے جہنم میں ستر سال تک گرتا جائے گا۔"
30	ذکر الہی کے علاوہ زیادہ باتیں کرنا	"ذکر الہی کے علاوہ (کسی اور بارے میں) زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ ذکر الہی کے علاوہ زیادہ کلام کرنا دل کی سستی کا سبب ہے۔"
31	یہ تکلف بات کرنا	"اور تم میں سے سب سے زیادہ مجھے ناپسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو زیادہ بولنے والے، یہ تکلف بات کرنے والے اور مجھڑ ہیں۔"
32	اللہ کے ذکر سے غفلت کی سزا	"جب کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور نہ اس کے نبی پر درود بھیجتی ہے تو یہ بیٹھنا ان کے لیے حسرت و ندامت کا باعث ہو گا، چنانچہ اللہ یا سہ تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔"
33	مسلمان کی مصیبت پر خوش ہونا	"اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار مت کرو مبادا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر دے اور تمہیں آزمائش میں ڈال دے۔" جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کسی گناہ پر عار دلانی تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کا ارتکاب نہ کرے۔
34	مسلمانوں کی باہم قطع تعلقی	"کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے، چنانچہ جس نے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کی اور وہ اسی دوران مر گیا تو آگ میں جائے گا۔"
35	اطلائیہ گناہ کرنا	"میری ساری امت قابلِ معافی ہے سوائے اطلائیہ گناہ کرنے والوں کے۔"

53	گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا	”جس نے کسی کو سنا کہ وہ مسجد میں کسی گم شدہ چیز کا اعلان کر رہا ہے تو اسے کتنا پائیے کہ اللہ اس چیز کو تمہیں واپس نہ کرے کیونکہ مسجدیں ان کاموں کے لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔“
54	شیطان کو گالی دینا	”شیطان کو برا بھلا مت کہو بلکہ اس کے شر سے پناہ مانگو“ کسی صحابی رسول سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا تو آپ کی سواری کو ٹھوکر لگی تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کہو کہ شیطان برباد ہو کیونکہ جب تم ایسا کہتے ہو تو وہ ہوتوتا ہے حتیٰ کہ گھر کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: میری قوت کے ساتھ۔ لیکن اس طرح کو۔ بسم اللہ۔ جب تم یہ کہتے ہو تو وہ بہت چھوٹا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ منجھی کے برابر ہو جاتا ہے۔“ تعس کے معنی وہ ہلاک ہوا، گڑ گیا، اسے ٹھوکر لگی یا اسے پرانی پونجی۔
55	بھٹار کو برا بھلا کہنا	”تم بھٹار کو گالی مت دو کیونکہ وہ بنی آدم کی خطائیں اس طرح نفع کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کا میل چیل صاف کر دیتی ہے۔“
56	جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دے	”جو کسی گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس کے اوپر ان تمام لوگوں کے برابر گناہ ہو گا جو اس کا اتباع کریں گے اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔“
57	پینے سے متعلق بعض ممنوع کام	”اللہ کے رسول ﷺ نے مہیچے یا منگے کو منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ نیز اللہ کے رسول ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے تاکیداً منع فرمایا ہے۔“
58	سونے اور چاندی کے برتن میں پینا	”سونے اور چاندی کے برتن میں پانی نہ پیو اور نہ حریر و دباج (ربشم) کے کپڑے ہی پونو کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں۔“
59	بائیں ہاتھ سے کھانا پینا	”تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی سے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔“
60	قطع رحمی کرنے والا	”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔“
61	اللہ کے رسول ﷺ پر درود نہ بھیجنا	”اس شخص کی ناک ناک آلود ہوئی (ذلیل ہوا) جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔“ نیز فرمایا: ”بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔“
62	کٹا پالنا	”شکاری اور نگرانی کرنے والے کتے کے علاوہ اگر کسی نے کٹا پالا تو اس کے اجر سے روزانہ دو فیہر اٹم کیا جائے گا۔“
63	تیرانوں کو عذاب دینا	”ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، اس نے کسی بلی کو مجوس رکھا (نہ اسے کھانے کو دیا نہ پینے کو دیا اور نہ چھوڑا کہ وہ خود کھائے) یہاں تک کہ وہ مر گئی جس کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی۔“ نیز فرمایا: ”کسی ایسی چیز کو نشانہ نہ بناؤ جس میں رُوح ہے۔“
64	بانوروں کی گردن میں گھنٹی لگانا	”فرشتے کسی ایسی جماعت کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ کتا ہوا گھنٹی ہو۔“ نیز فرمایا: ”گھنٹی شیطان کا باج ہے۔“
65	نافرمان پر اگر انعامات ہوں تو؟	”جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے پر اس کی نافرمانیوں کے باوجود نوازشات کیے جا رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ استدرج (ذہیل) ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فَلَمَّا شَاؤُوا مَادُّكُم بِأَيْدِيهِمْ فَمَنَّا عَلَيْهِمْ آيَاتٍ كَثِيرًا مِّنْ فَضْلِنَا إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَعْتَةً فِئَاذًا هُمْ يُبْئِسُونَ﴾ پھر جب انہوں نے وہ نصیحت بھلا دی جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے، حتیٰ کہ جب وہ ان چیزوں پر اترنے لگے جو انہیں دی گئی تھیں تو ہم نے انہیں ایانکت پڑا لیا، پھر وہ ناامید ہو کر رہ گئے۔“ (الانعام: 44)
66	جس کی سوچ صرف دنیا ہی ہو	”جس کی سوچ و فکر صرف دنیا ہی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فقیری کو اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دے گا، اس کے معاملات کو منتشر کر دے گا اور دنیا سے اسے اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے لیے مقرر ہو چکا ہے۔“

سفرنامہ آخرت

جنت یا جہنم کی طرف آب کا راستہ

قبر: آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، کافر و منافق کے لیے آگ کا گدھا اور مومنوں کے لیے (جنت کی) کیاری۔ بعض لٹا ہوں پر صراحت کے ساتھ قبر میں عذاب کا ذکر ہے، جیسے پیشاب سے نہ پینا، پھلی کھانا، مال غنیمت سے چوری کرنا، جھوٹ بولنا، نماز کے وقت سوتے رہنا، قرآن کو پس پشت ڈال دینا، زنا، لواطت، سود کھانا اور قرض لے کر واپس نہ کرنا وغیرہ۔ بعض وہ اعمال جو عذاب قبر سے نجات کا سبب ہیں: غلوص سے کیے گئے نیک اعمال، عذاب قبر سے پناہ مانگنا، سورہ ملک کی تلاوت وغیرہ۔ عذاب قبر سے محفوظ رہنے والے (لوگ یہ ہیں): شہید، سرحدوں پر پہرے دار، جمعہ کے دن وفات پانے والا، پیٹ کے مرض میں مرنے والا وغیرہ۔

صور کا چھونکا جانا: سور ایک عظیم قرن (سینک اور بلکل) ہے جسے اسرافیل اپنے منہ میں رکھے ہوئے انتظار میں ہیں کہ لب اس میں چھونک مارنے کا حکم ہوتا ہے۔ (صور میں دو بار چھونک ماری جائے گی) نفعہ فزع، یعنی گھبراہٹ کی چھونک۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ اور جس دن صور چھونک دیا جائے گا، پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے۔ (الزلزال: ۸۷)

اس نفعے کے بعد ساری کائنات تس تس ہو جائے گی، پھر چالیس (سال) کے بعد دوبارہ صور چھونکا جائے گا جسے نفعہ بعث کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ نُفُوحًا فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ پھر دوبارہ صور چھونکا جائے گا، پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگتے ہیں۔ (الزمر: ۶۸)

بعث و نشر: پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی بارش نازل فرمائے گا جس کے اثر سے (ریزہ کی ہڈی کے آخری حصے سے) تمام اجسام اٹنے شروع ہوں گے، چنانچہ وہ ایک ایسی نئی تخلیق ہوگی کہ اس کے بعد لوگوں کو موت نہ آئے گی، لوگ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور بغیر فتنے کے ہوں گے، جنوں اور فرشتوں کو دیکھیں گے، اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے، چنانچہ حالت احرام میں وفات پانے والا تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ شہید کا خون بہ رہا ہوگا اور غافل حالت غفلت میں ہوگا، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: (بعث کل عبد علی ما مات علیہ) "ہر شخص اس مال یا اس عمل پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی ہے۔" (مسلم)

حشر: پھر اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مخلوق کو حساب کے لیے ایک ایسے دن میں جمع کرے گا جس کی مقدار چھاس ہزار سال کے برابر ہوگی، حالت یہ ہوگی کہ لوگ مد ہوشوں کی طرح گھبرائے ہوئے ہوں گے (ایسا محسوس کریں گے کہ) دنیا میں ان کا رہنا صرف ایک لمحے کے لیے تھا۔ سورج ان کے قریب ایک میل کی دوری پر لایا جائے گا، اپنے اپنے اعمال کے مطابق لوگ پسینے میں ڈوبے ہوں گے، کمزور لوگوں کا اذراہل کبر و نخوت کا گروپ آپس میں جھگڑے گا۔ کافر سے اس کا قرن (ساتھی)، اس کا شیطان اور اس کے اعضاء جھگڑا کریں گے، ایک دوسرے پر لعنتیں بھیجیں گے، قالم اپنے ہاتھوں کو چاچا کر کے گئے گا: ﴿يَوْمَئِذٍ لَتَنَسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنَّ الْأَفْئِدَةَ كَغَرَابِيبٍ فِي سَمَانٍ مُّكْتَدٍ﴾ "ہائے میری بربادی! کاش! میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا۔" (الفرقان: ۲۸)

اس دن جہنم کو ستر ہزار لاکھوں سے کھینچا جا رہا ہوگا اور ہر لاکھ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوں گے، چنانچہ جب کافر اسے دیکھے گا تو پتا ہے گا اپنی طرف سے فدیہ پیش کر کے چھٹکارا لے لے یا پھر ناکت ہو جائے۔ رہی گنہگاروں کی کیفیت تو زکاة نہ دینے والوں کو ان کے مال سے آگ کی تختیاں بنا کر ان کے جسم کو داغا جائے گا، گنہگاروں کو چھوٹی چھوٹی چوٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا،

اس میدان میں خیانت کرنے والوں، غضب کرنے والوں اور دھوکہ دینے والوں کو سوا کیا جائے گا۔ پور پوری کا مال اپنے ساتھ لے کر آئے گا، ہر پوشیدہ امر اور ہر حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی، البتہ نیک اور متقیوں کو کوئی گھبراہٹ لاحق نہ ہوگی بلکہ یہ دن ان کے اڈے ایک نماز، بیسے نماز ظہر کے وقت کی طرح گزر جائے گا۔ ﴿لَا يَحْزَنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ﴾ "بڑی گھبراہٹ میں پریشان نہ کرے گی۔" (الانبیاء: ۱۰۳)

شفاعت: "شفاعت عظمیٰ" یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص ہے جو ہشر کے روز تمام مخلوقات پر سے (موقف) سختی و پریشانی دور کرنے اور ان کے حساب کے لیے ہوگی، باقی دوسری شفاعتیں جو یوم ہشر کے ساتھ خاص نہیں ہیں نبی ﷺ اور غیر کو بھی حاصل ہوں گی، بیسے جو مسلمان جسم میں جا چکے ہوں گے انہیں نکالنے کے لیے اور اہل جنت کے درجات، بلندی کے لیے۔

ساب: صفت در صفت لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر انہیں مطلع کرے گا اور ان سے متعلق سوال کرے گا۔ اسی طرح ان کی عمر، جوانی، مال، علم اور عمد و بیجان کے متعلق سوال ہوگا، نیز دنیاوی نعمتوں، لہ، کان اور دل کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔ کافروں اور منافقوں کا حساب ساری مخلوقات کے سامنے اس لیے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ انہیں پھرکارے، ذلیل کرے اور ان پر حجت قائم کرے اور ان کے خلاف لوگ، زمین، دن رات، مال و اسباب، رشتے اور اعضائے جسم گواہی دیں تاکہ ان کے جرائم ثابت ہوں اور وہ اپنے جرائم کا اقرار کریں اور (برخلاف ان کے) مومن سے اللہ تبارک و تعالیٰ تبتائی میں ملے گا، اس کے گناہوں کا اقرار کروانے گا یہاں تک کہ وہ یہ سمجھنے لگے گا کہ اب میں ہلاک ہوا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (سَتَرْنَا عَنْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَعْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ) "تیرے ان گناہوں پر میں نے دنیا میں پردہ ڈالا اور آج انہیں میں تیرے لیے معاف کر رہا ہوں" (بخاری)

سب سے پہلے امت محمد علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حساب ہوگا، اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اور فیصلہ سب سے پہلے خون کا ہوگا۔

امہ اعمال کی تقسیم:

رنامہ اعمال تقسیم کیے جائیں گے، چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں ایک ایسی کتاب دی جائے گی جس نے: ﴿مَا لَ هَذَا أَلَمْ كَتَبْ يُعَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا﴾ "کوئی چھوٹا بڑا عمل بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا ہوگا۔" (النحت: ۴۹) من اپنا نامہ اعمال (سامنے کی جانب سے) اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا اور منافق و کافر، پیچھے سے بائیں ہاتھ میں لیں گے۔

میزان (ترازو): پھر بندوں کے اعمال ایک ایسے ترازو میں تولے جائیں گے جو حقیقی اور بالکل صحیح ترازو ہوگا اور اس کے پلڑے ہوں گے تاکہ انہیں ان کا پورا بدلہ دیا جائے۔ وہ اعمال جو اخلاص اور شرع کے موافق ہوں گے ترازو میں وزنی ہوں گے، اس ترازو میں بیماری ہونے والے بعض اعمال یہ ہیں: کلمہ لآلہ لآ اللہ، حسن خلق، اور ذکر الہی، بیسے الحمد للہ، بحان اللہ و الحمدہ مان اللہ العظیم۔ اس جگہ لوگ نیکیوں اور برائیوں پر صلح کریں گے (ایک دوسرے کا حق نیکیوں اور برائیوں کے تبادلے سے ہو

حوض:

پھر مومن حوض پر وارد ہوں گے جو اس سے ایک بارنی لے گا اس کے بعد کبھی پیسا نہ ہو گا۔ مہرنبی کا ایک حوض ہو گا اور سب سے بڑا حوض ہمارے نبی ﷺ کا ہو گا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہو گا۔ اس کے پیالے سونے اور چاندی کے ہوں گے، تعداد میں وہ ستاروں کے برابر ہوں گے اس کی لمبائی اردن کے ایک شہر ایلب سے لے کر عدن تک ہوگی، اس کا پانی نہر کوثر سے آ رہا ہو گا۔

مومنین کا امتحان:

یوم حشر کے آخری حصے میں کافر اپنے ان معبودوں کے ساتھ ہو لیں گے جن کی وہ دنیا میں عبادت کرتے تھے، جو انہیں جانوروں کے ریوڑ کی طرح اپنے پیروں کے بل یا اپنے منہ کے بل جماعت در جماعت، جہنم تک پہنچادیں گے، پھر وہاں صرف مومنین اور منافقین ہی رہ جائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس آکر پوچھے گا: تم لوگ کس کا انتظار کر رہے ہو؟ لوگ جواب دیں گے کہ ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی ظاہر کر دے گا تو لوگ اسے پہچان لیں گے اور سوائے منافقین کے تمام لوگ جہدے میں گر پڑیں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتِطِيعُونَ﴾ "جس دن پنڈلی سے پردہ اٹھایا جائے گا اور لوگوں کو سجدہ کے لیے بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔" (القصص: ۴۷)

پھر لوگ اللہ تعالیٰ کی پیروی میں لگت جائیں گے، چنانچہ پل صراط رکھا جائے گا، اللہ تعالیٰ وہاں مومنوں کو نور عطا فرمائے گا اور منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا۔

پل صراط:

جہنم پر رکھا گیا ایک پل ہے تاکہ اسے پار کر کے مومنین جنت تک پہنچیں، اس کی صفت اللہ کے رسول ﷺ نے اس طرح بیان فرمائی ہے: "پلک دار پھسلاہٹ والا ہے سعدان کے کانٹوں کی طرح اس میں آنکڑے اور کنڈیاں ہیں" (بخاری) نیز فرمایا: پل سے زیادہ باریک اور تنوار سے زیادہ تیز ہے۔"

وہیں پر مومنوں کو ان کے اعمال کے مطابق نور دیا جائے گا، سب سے اعلیٰ درجے کا نور پہاڑ کے برابر اور سب سے ادنیٰ ربے کا نور یاؤں کے انگوٹھے پر ہو گا۔ جب وہ نور ان کے لیے روشن کیا جائے گا تو اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے ایسا نور لوگ سے پار کریں گے، چنانچہ پلک جھپکنے کی تیزی، بجلی کی سرعت، ہوا کی تندہی ہیزوں کی رفتار، تیز گھوڑے کی رفتار اور عام سواروں کی رفتار سے مومنین اسے پار کریں گے، کچھ لوگ صحیح و سالم پار ہو جائیں گے، کچھ لوگوں کو زخم لگیں گے اور کچھ لوگ ایک دوسرے پر تنم میں گر جائیں گے۔ (مسلم)

البتہ منافقین کے پاس کسی قسم کا نور نہ ہو گا کہ اس سے مدد لیں، پھر وہ لوٹ جائیں گے، اپنا نکت ان کے اور مومنین کے درمیان ایک دیوار حاصل کر دی جائے گی، پھر وہ پل صراط پار کرنا چاہیں گے لیکن آگ میں گرتے جائیں گے۔

جہنم:

جہنم میں (سب سے پہلے) کافر داخل ہوں گے، پھر گنہگار مسلمان اس کے بعد منافقین، جہنم کے سات دروازے میں، یہ لک دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ تیز ہے۔ اس میں کافر کے وجود کو برا کر دیا جائے گا تاکہ وہ عذاب کا خوب مزہ چکھے، چنانچہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان کا فاصلہ تین دن کی مسافت کا ہو گا، اس کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اس کی جلد کو مونا کر دیا جائے

گا، اس کے پینے کے لیے ایسا گرم پانی ہو گا جو اس کی اتنیوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔ ان کے کھانے کے لیے زقوم، غصیلین اور پیب ہو گا۔ سب سے بلکے عذاب والا جہنمی وہ ہو گا جس کے پاؤں کے نیچے دو انگارے رکھ دیے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا، جہنم کی گہرائی اس قدر ہے کہ اگر اس میں کوئی نو مولود عیج ڈال دیا جائے تو اس کی یہ تکٹ پھینچنے سے قبل اس کی عمر ستر سال کی ہو جائے گی، اس کا ایندھن کفار اور پتھر ہوں گے، اس کی ہوا سخت گرم (لو) ہوگی، اس کا سایہ سیاہ دھواں ہوگا، وہ ہر چیز کو چٹ کر جائے گی، نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی، جلد کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے گی، دلوں تک چڑھتی چلی جائے گی، بہت غصے میں چنگھاڑ رہی ہوگی۔ ایک ہزار لوگوں میں سے نو سو تانوںے افراد اس میں جائیں گے۔

جہنم میں پھینچنے کا لباس آگ ہوگی، جلدوں کا جل جانا اور سکر جانا، چہرے جل جانا اور مجلس جانا، اس میں گھسیٹا جانا اور چہرے کا کالا ہونا یہ سب جہنم کے مختلف انواع کے عذاب ہیں۔

قطرہ:

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: "جب مومنین کو جہنم سے بھڑکارا مل جائے گا تو جنت و جہنم کے بیچ ایک قطرہ (چھوٹے پل) پر انھیں روک لیا جائے گا جہاں ان سے ان مقام کا بدلہ لیا جائے گا جو ان کے درمیان دنیا میں تھے یہاں تک کہ جب وہ بالکل پاک صاف ہو جائیں گے تو انھیں جنت میں داخلہ کی اجازت ہوگی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! جنتی جنت میں اپنی منزل کے راستے کو اپنی دنیا کی منزل سے زیادہ پہچانتا ہوگا۔"

جنت:

جنت مومنوں کا ٹھکانا ہے اس کی اینٹیں سونے اور چاندی کی ہیں، اس کا گارا مشک کا ہے، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے، جنت کے آٹھ دروازے ہیں، اس کے ایک دروازے کی چوڑائی تین دن کی مسافت ہے، لیکن اس کے باوجود وہ بھیڑ سے تنگ پڑ جائے گا، اس کے سو درجے ہیں ایک درجے اور دوسرے درجے کے درمیان آسمان و زمین کے بیچ کا فاصلہ ہے، جنت کا سب سے اعلیٰ مقام فردوس ہے، وہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں، اس کی چھت عرش الہی ہے، اس کی نہریں بغیر خندق کے بہ رہی ہیں، مومن جس طرح چاہے گا ان کو بہا لے جائے گا، اس کی نہریں دودھ، پانی، شراب اور شہد کی ہیں، اس کے پھل ہمیشہ رسنے والے، قریب تر اور نیچے کی طرف لٹکے ہوئے ہیں، جنت میں ایک ایسا موتی کا نیم ہے جس کا عرض ساٹھ میل ہے اس کے ہر زاویے میں جنتی کے اہل خانہ ہیں۔ جنتیوں کے جسم پر بال نہیں ہوں گے۔ چہرے پر سر مگیں آسکیں ہوں گی، نہ ان کی جوانی ختم ہوگی، نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے، جنت میں نہ پیشاب و پانسانہ کی حاجت ہوگی، نہ کوئی اور گندگی ہوگی، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ مشک ہوگا، ان کی بیویاں خوبصورت، دوشیرا ہیں، ہم عمر اور خاوندوں کی پیاری ہوں گی، جنت میں سب سے پہلے حضرت محمد ﷺ اور دوسرے انبیاء ﷺ داخل ہوں گے۔ سب سے کم تر درجے کا جنتی وہ ہو گا جو تمنا کرے گا تو اسے (جہاں اس کی تمنا ختم ہوگی) اس کا دس گنا دیا جائے گا، جنت کے خادم ہمیشہ رسنے والے ایسے پیچھے ہوں گے جو بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح دکھائی دیں گے۔ جنت کی اعلیٰ ترین نعمتوں میں سے دیدار باری تعالیٰ، اس کی رضا مندی اور اس میں دائمی قیام بھی ہوگا۔

کیفیت وضو



بغیر وضو کے نماز درست نہیں، اور وضو کا پانی پاک ہونا ضروری ہے، پاک پانی وہ ہے جو اپنی طبعی حالت پر برقرار ہو، یعنی: سمندر، کنواں، چشمہ اور دریا کا پانی۔

نوٹ: تھوڑا پانی محض گندگی پرانے ہی سے ناپاک ہوتا ہے، البتہ زیادہ پانی (جو ۲۱۰ لیٹر سے زائد ہو) گندگی پرانے سے اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا رنگ، یا بو، یا مزہ نہ بدل جائے۔



بسم اللہ کہہ کر وضو شروع کیا جائے، ہر وضو میں دونوں ہتھیلیوں کا دھونا مستحب ہے، اور رات کی نیند سے بیدار ہونے والے کے لیے دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھونے کی تاکید آتی ہے۔

نوٹ: تمام اعضائے وضو کاتین بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے۔



پھر ایک مرتبہ واہجی طور پر کلی کرے، جبکہ تین مرتبہ کلی کرنا افضل ہے۔

نوٹ: ۱- کلی میں صرف منہ میں پانی ڈال کر پھر اسے باہر نکال دینا کافی نہیں ہے، بلکہ منہ کے اندر پانی کو حرکت دینا (گھمانا) ضروری ہے۔ ۲- کلی کرنے کے دوران مسواک کرنا مستحب ہے۔



پھر ایک بار واہجی طور پر ناک میں پانی ڈالے، جبکہ تین بار پانی ڈالنا افضل ہے۔

نوٹ: ناک میں پانی ڈالنے میں محض ناک میں پانی ڈال لینا کافی نہیں ہے، بلکہ اپنی سانس کے ذریعہ پانی کو ناک کے اندر کھینچنا ضروری ہے، پھر اسے سانس کے ذریعہ باہر نکال دے نہ کہ ہاتھ سے۔ ایک بار ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے اور تین مرتبہ ڈالنا افضل ہے۔



پھر واہجی طور پر ایک مرتبہ اپنا چہرہ دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔ چہرے کی حد جس کا دھونا واجب ہے: چوڑائی میں

ایک کان سے دوسرے کان تک، اور لمبائی میں شہدی سے لے کر عام طور پر سر کے بالوں کے اٹھنے کی جگہ تک ہے۔

نوٹ: اگر داڑھی گھنی ہو تو اس کا غلال کرنا مستحب ہے، اور اگر داڑھی ہلکی ہو تو اس کا غلال کرنا واجب ہے۔



پھر ایک بار اپنے دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کے سرے سے لے کر دونوں کھنٹیوں تک (سمیت) دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔

نوٹ: دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پہلے دھونا مستحب ہے۔



پھر اپنے پورے سر کا مسح کرے، اور اپنی شہادت کی انگلیوں کو اپنے دونوں کانوں کے سوراخ میں داخل کرے اور اپنے دونوں انگلیوں سے دونوں کان کے ظاہری حصے کا مسح کرے۔ یہ سب صرف ایک بار کرنا ہے۔

نوٹ: ۱- سر کے جس حصے کا مسح کرنا واجب ہے: وہ چہرے کے مد سے گدی تک ہے۔ ۲- نکلے ہوئے بالوں کا مسح کرنا واجب نہیں ہے۔ ۳- اگر سر پر بال نہ ہوں تو سر کے چہرے پر مسح کیا جائے گا۔ ۴- سر کے بالوں اور کانوں کے درمیان کی نالی جگہ کا مسح کرنا ضروری ہے۔



پھر ایک بار واہجی طور پر ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔

تعمیرات

- ۱- اعضاء وضو چار ہیں، اور وہ یہ ہیں: (ا) کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور چہرہ دھونا۔ (ب) دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ (ج) سر اور دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ (د) ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کا دھونا۔ ان اعضاء کو ترتیب وار دھونا واجب ہے، کسی ایک کو دوسرے پر مقدم کرنے سے وضو باطل ہو جائے گا۔ ۲- اعضاء وضو کو لگاتار پورے درپے دھونا واجب ہے، اور کسی عضو کو اس سے پہلے ڈالے عضو کے ٹنگٹ: ہو جانے تک نہ دھونے سے وضو باطل ہو جائے گا۔ ۳- وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: **أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.**

کیفیت نماز



جب آپ نماز کا ارادہ کریں تو قبلہ رخ سیدھے کھڑے ہو کر (اللہ اکبر) کہیں؛ امام یہ تکبیر اور دیگر تمام تکبیروں بلند آواز سے کہے تاکہ اس کے پیچھے والے سن سکیں اور امام کے علاوہ باقی لوگ آہستہ سے تکبیر کہیں، تکبیر شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اس طرح اٹھائیں کہ انگلیاں ایک دوسری سے ملی ہوں، مقتدی امام کی تکبیر مکمل ہونے کے بعد تکبیر کہے۔

نوٹ: وہ ارکان و واجبات بن کا تعلق قول سے ہے ان کا اس قدر آواز سے کہنا ضروری ہے کہ نمازی اپنے آپ کو سنا لے حتیٰ کہ یہی علم سری نمازوں کا بھی ہے، بہرہ کی ادنیٰ صورت یہ ہے کہ دوسرے کو سنا سکے اور سری کی ادنیٰ شکل یہ ہے کہ خود سن لے۔



اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی یا اس کی کلائی (انگوٹھے کی طرف والا کلائی کا کنارہ) پکڑ کر سینہ پر رکھ لے، اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔ پھر سنت میں وارد کوئی دعاء ثنا پڑھے، مثلاً: سبحانک اللہم وبحمدک، تبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا إله غیرک۔ پھر **أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** اور **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ** پڑھے۔ سابقہ تمام چیزیں آہستہ پڑھے، پھر سورہ فاتحہ پڑھے۔ بہرہ رکعتوں میں مقتدی پر قراءت واجب نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے امام کے سکوت اور غیر بہرہ رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا مستحب ہے، اس کے بعد بتنا میسر ہو قرآن پڑھے۔ فجر کی نماز میں اور مغرب و عشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں امام قراءت جہاں کرے اور ان کے علاوہ نمازوں میں سری قراءت کرے۔

نوٹ: سورتوں کی جو ترتیب مصححت میں وارد ہے اسی ترتیب سے پڑھنا مستحب ہے، اور اس ترتیب کے برعکس پڑھنا مکروہ ہے، اور ایک ہی سورت میں آیات کی ترتیب یا کلمات کو الٹ پلٹ کر کے پڑھنا حرام ہے۔



پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اور رکوع کرے؛ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ گویا ان کو پکڑے ہوئے ہو اور انگلیاں پھیلی (کھلی) ہوں، نیز اپنی پشت کو پھیلا لے اور سر کو اس کی برابر میں رکھے، پھر تین مرتبہ: **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** کہے۔ اس رکن کو پالنے سے رکعت مل جائے گی۔

نوٹ: تکبیر اور (سمع اللہ لمن حمدہ) کہنے کا وقت ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے عمل کے دوران ہے، نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد یہی علم نماز کی تمام تکبیروں کا ہے، اور قصد تانیر کرنے کی صورت میں نماز باطل ہو جائے گی۔



پھر **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمَدَهُ** کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھائے، اور رفع یمین کرے، جب بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو: **رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبْرُورًا فِيهِ، مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَعَبْدُكَ...** کہے۔

نوٹ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کا وقت رکوع سے مکمل طور پر کھڑے ہونے کے بعد ہے، رکوع سے اٹھنے کے دوران نہیں۔



پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے، اور اپنے دونوں بازوؤں کو پہلو سے اڑھائیٹھ کو دونوں رانوں سے دُور (میلحدہ) رکھے، اور دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے مقابل رکھے، نیز اپنے دونوں ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کر لے۔ پھر تین مرتبہ: **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** کہے۔

نوٹ: سات اعضاء پر سجدہ کرنا واجب ہے: دونوں قدموں کے کنارے، دونوں گھٹنے، دونوں ہتھیلیاں، پیشانی اور ناک۔ ان میں سے کسی ایک عضو پر بھی بلا عذر جان بوجھ کر سجدہ نہ کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

علم عمل کا متقاضی ہے

بغیر علم کے علم اللہ، اس کے رسول اور مومنین کی زبان پر مذموم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَلْمَوْءُوْدُ وَاللّٰهُ يَتَنَزَّلُ فِيْ سَمٰوٰتٍ مَّوَدَّتٍ لِّتَسْمَعُوْا اَلْحٰدِيْثَ الَّذِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ فَمِّ رَّبِّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ "اے ایمان والو! تم وہ بات سُنیں گے جو نکلے گی تم سے، تم جو کرتے نہیں اس کا کنا اللہ تعالیٰ کو سخت ملے ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُمْرَلُ بِهِ كَمَثَلِ اللّٰهِ تَعَالٰی کے راستے میں خرچ نہیں کیا جاتا۔)

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب تک علم اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا باطل رہتا ہے۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: برا اوقات تیری ملاقات کسی ایسے شخص سے ہوتی ہے جو بات کرنے میں ایک حرف کی بھی غلطی نہیں کرتا جبکہ اس کا سارا عمل غلط ہوتا ہے۔

میرے مسلمان بھائیو! اور ہمنو! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مفید کتاب کے مطالعہ کر لینے کی توفیق بخش دی، البتہ اس مطالعے کا نتیجہ ابھی باقی ہے، وہ ہے اس میں مذکور علم کے مطابق عمل کرنا:

* آپ نے قرآن مجید کا کچھ حصہ اور اس کی تفسیر پڑھی، اس لیے ان آیات کے معانی میں سے جو کچھ آپ نے سیکھا اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے تیار رہیے، چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ سے قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھ لیتے تو جب تک ان کا علم اور ان کے مطابق عمل کرنا سیکھ نہ لیتے دوسری دس آیتوں کی طرف منتقل نہ ہوتے، چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: "ہم نے علم و عمل دونوں کو سیکھا ہے۔" اسی طرح شریعت نے بھی اس پر ابھارا ہے، چنانچہ فرمان الہی: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا حٰقَّ تَلَاوُتِهٖۤا﴾ وہ لوگ اس کتاب کی ویسے ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ "اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا اتباع ایسے ہی کرتے ہیں جیسا کہ اس کے اتباع کا حق ہے۔ حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ قرآن مجید تو اس لیے نازل ہوا تھا کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے جبکہ لوگوں نے اس کی تلاوت ہی کو عمل بنا لیا ہے۔

* اسی طرح آپ کے سامنے سے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ حصہ گزرا، اسے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے آگے بڑھیے کیونکہ اس امت کے اچھے لوگ کوئی چیز سیکھ لیتے تھے تو اسے عملی جامہ پہنانے اور اس کی طرف دعوت دینے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرتے تھے، اس فرمان رسول پر عمل کرتے ہوئے: (اِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاَجْتَنِبُوْهُ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاَتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ) "میں جس چیز سے تمہیں روک دوں اس سے رک جاؤ اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو۔" (بخاری و مسلم)

اور اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے خوف کی وجہ سے بھی (وہ فرمان رسول پر عمل کرتے تھے)، چنانچہ وہ ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يَخٰلِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤا اَنْ يُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ "سنو جو لوگ علم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔" (النور: ۶۳) اس سلسلے کے بعض نمونے یہ ہیں:

* ام حبیبہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا یہ حدیث روایت کرتی ہیں: (مَنْ صَلَّى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُّكْعَةً فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؛ نَبِيٌّ لَّهُ يَهَيِّئُ فِيْ الْجَنَّةِ) "جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعت نماز پڑھی تو اس کے لیے ان کے عوض جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔" (مسلم)

آپ بیان کرتی ہیں کہ جب سے ان سنتوں کے بارے میں اللہ کے رسول سے میں نے سنا ہے تب سے میں نے انہیں چھوڑا نہیں ہے۔

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ (مَا حَقَّ امْرِيْ مُسْلِمٍ لَّهٗ شَيْءٌ يُؤْصِيْ فِيْهِ، يَبِيْثُ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ) "کسی بھی مسلمان کے لیے جس کے پاس وصیت کے لائق کوئی چیز ہو یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ تین راتیں اس طرح گزارے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ رکھی ہو۔" (مسلم)

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے یہ حدیث میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرے اوپر کوئی ایک رات بھی نہیں گزری کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

* امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسی حدیث نہیں سنی ہے جس کے مطابق میں نے عمل نہ کیا ہو حتیٰ کہ میرے سامنے یہ حدیث گزری کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکا لگوایا اور ابو طیبہ کو ایک دینار دیا، جب میں نے پھینکا لگوایا تو میں نے بھی حجام کو ایک دینار دیا۔

* امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ جان لیا کہ غیرت حرام ہے تب سے میں نے کسی کی غیرت نہیں کی اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ کسی کی غیرت میں وہ میرا محاسبہ نہ کرے گا۔

* ایک حدیث میں آیا ہے: (مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عَقَبَ كُلَّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْتَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ يَمُوْتَ) "جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو موت کے علاوہ جنت میں داخل ہونے سے اسے کوئی چیز نہیں روکتی" (سنن بکری)

* امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ کہتے تھے، آیت الکرسی پڑھنے کو کسی بھی نماز کے بعد میں نے نہیں چھوڑا، ہاں یہ اور بات ہے کہ بھول گیا ہوں یا اس طرح کوئی عذر رہا ہو۔

* علم و عمل کے بعد ضروری ہے کہ جس نعمت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے اس کی طرف دعوت دیں اور اپنے آپ کو اجر اور لوگوں کو بھلائی سے محروم نہ رکھیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرٍ فَاعْلَمِ) "جس نے کوئی بھلی بات بتلائی تو اسے اس بات پر عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔" (مسلم)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ) "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" (سنن بکری)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً) "میری طرف سے پہنچاؤ، خواہ ایک آیت ہی ہو۔" (سنن بکری)

آپ جس قدر "خیر" زیادہ پھیلائیں گے اس قدر وہ زیادہ عام ہو گا آپ کے اجر میں اسی قدر اضافہ ہو گا اور زندگی میں اور موت کے بعد بھی آپ کی نیکیوں کا سلسلہ چلتا رہے گا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنُّهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ؛ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عِلْمٍ يُنْتَعَبُ بِهِ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْهُ) "آدمی کا جب انتقال ہو جاتا ہے تو تین عملوں کے علاوہ اس کے باقی تمام اعمال کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے، صدقہ جاریہ، فریسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔" (مسلم)

روشنی: ہم روزانہ سترہ بار سے زائد سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں جس میں المغضوب علیہم جن پر غضب نازل ہوا اور الضالین "جو راہ سے بھٹک گئے" سے پناہ تو مانگتے ہیں، پھر انھی کے افعال میں ان کی مشابہت بھی کرتے ہیں اس طرح کہ علم حاصل کرنا چھوڑ کر جالت کی بنیاد پر عمل کر کے گمراہ نصاریٰ کی مشابہت کرتے ہیں اور سچے کر اس کے مطابق عمل نہ کر کے غضب کیے گئے یہودیوں کی مشابہت کرتے ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق بخشے۔